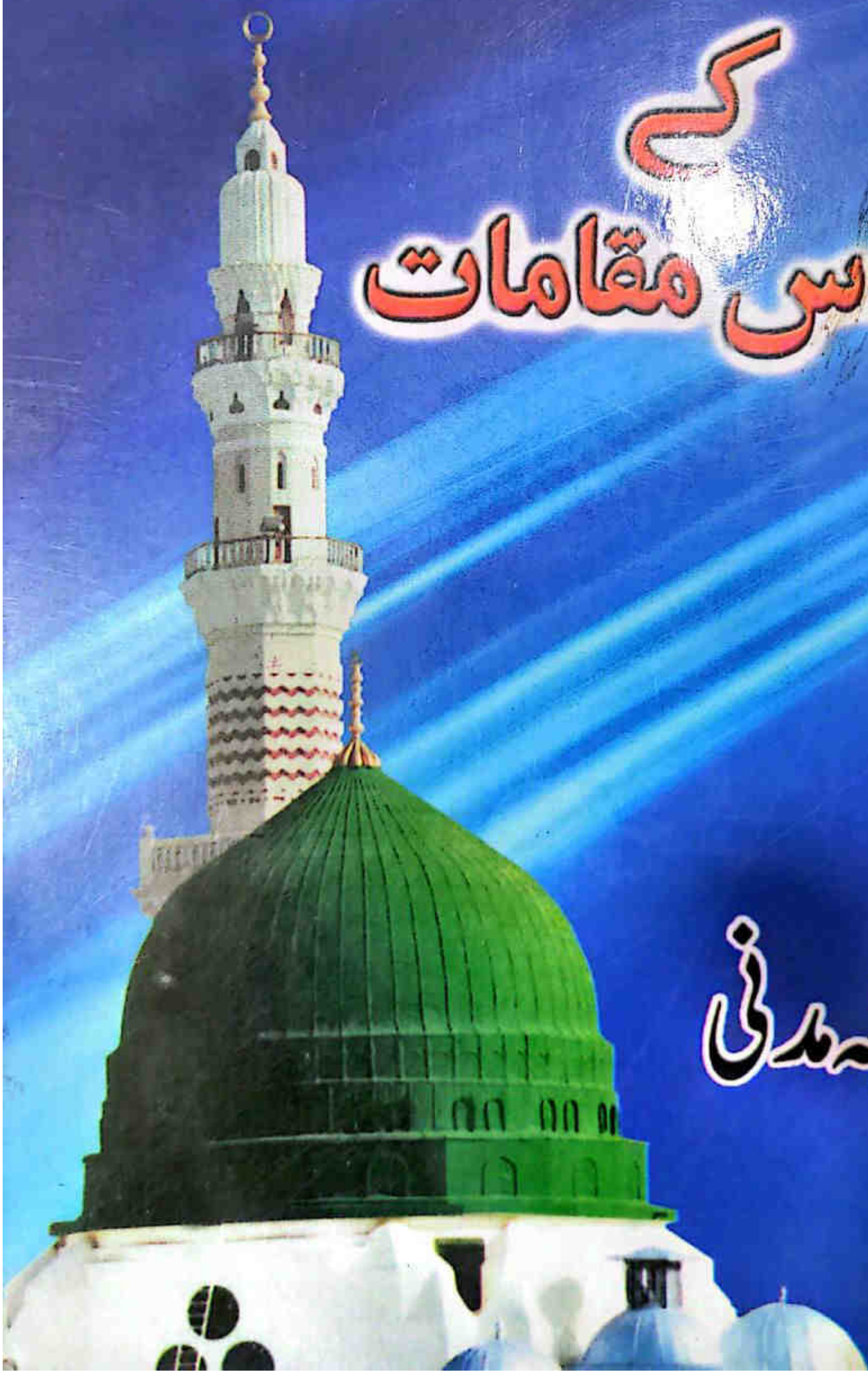
حجاج کرام اور زائرینِ عمرہ کے لئے شاندار تحفہ

مدینہ منورہ

کے

مقدّس مقامات



مکتبہ مدنی

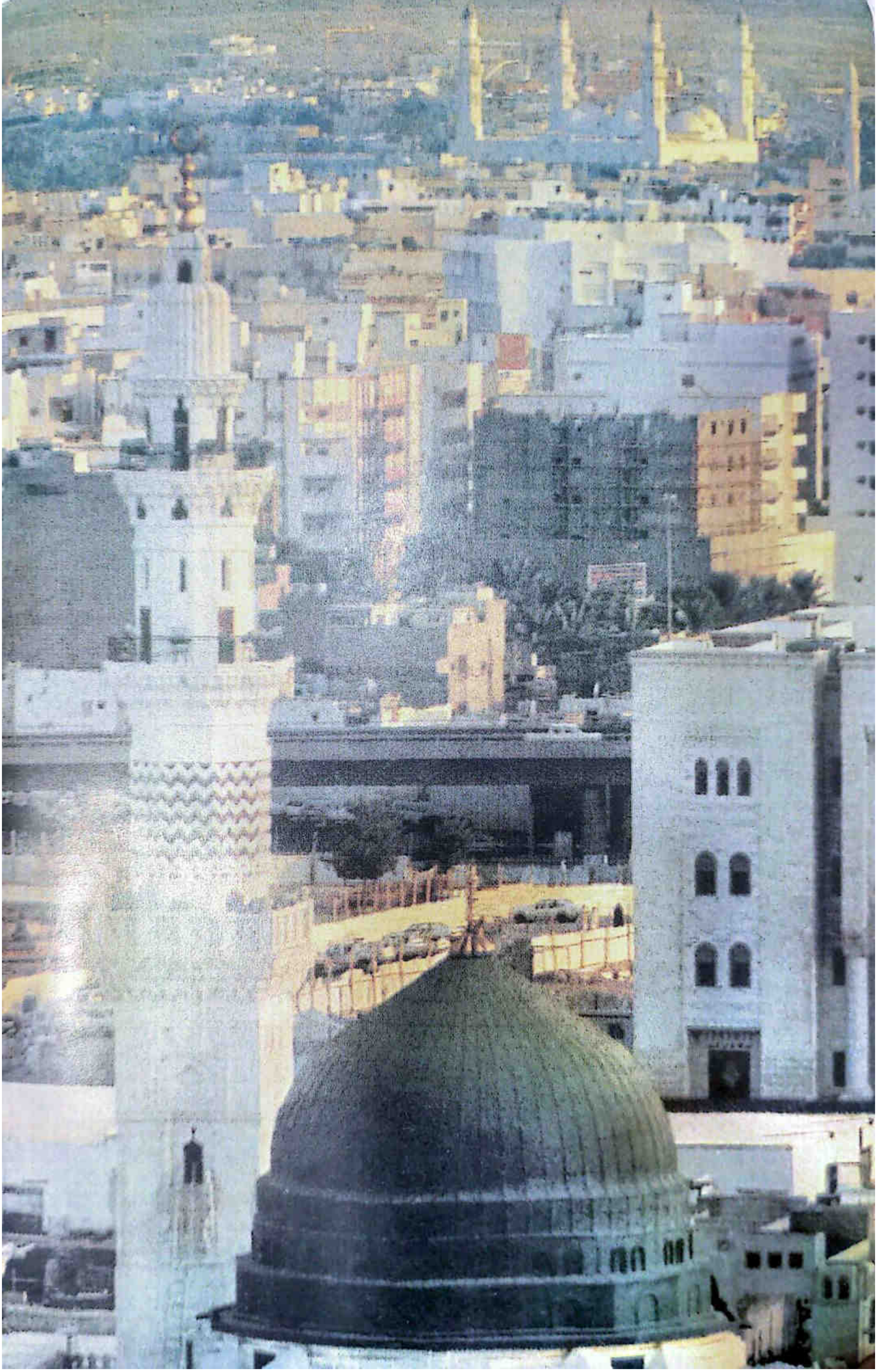
ابن ابی حذیفہ

فاضل

جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی

مدینہ منورہ
کے
مقدّس مقامات

حجاج کرام اور زائرینِ عمرہ کے لئے شاندار تحفہ



نام: تاریخ صحرائے مدینہ

عرض ناشر

الحمد للّٰہ رب العلمین والصلاۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلی الہٖ واصحابہٖ اجمعین۔ اما بعد۔

جس طرح نبوت کی ابتداء رویائے صالحہ سے ہوئی اسی طرح ہجرت کی ابتداء بھی رویائے صالحہ سے ہوئی کہ وحی الٰہی کے ذریعہ سے مدینہ منورہ کی تعیین فرمائی گئی۔ اسی لئے یہ شہر آنکھوں کا نور ہے دلوں کا سرور ہے۔ اسکی ہر جگہ پر رحمتوں کا نزول ہے۔ اسکی ہر جگہ سے اسلامی یادیں وابستہ ہیں۔ انہی یادوں کو تازہ کرنے کیلئے اس کتاب میں تاریخی مقامات کا مختصر تعارف اور انکے بارے میں واردشدہ آیات واحادیث کا مختصر تذکرہ مع دلچسپ رنگین تصاویر کے عام فہم انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کاوش کو قبول فرمائے اور غلطیوں سے درگزر فرمائے آمین۔

وصلی اللّٰہ علی نبینا محمد وعلی الہٖ واصحابہ اجمعین۔

فقط والسلام

ابن ابی حذیفہ

فاضل

جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی

نعت

محمد کا روزہ قریب آ رہا ہے بلندی اپنا نصیب آ رہا ہے
فرشتوں یہ دے دو پیغام ان کو خبر جا کے دے دو ان کو فرشتوں
کہ خادم تمھارا سعید آ رہا ہے
مدینہ مدینہ مدینہ مدینہ
بڑا لطف دیتا ہے نام مدینہ
مدینہ مدینہ مدینہ مدینہ
بڑا لطف دیتا ہے نام مدینہ

وفا تم نہ دیکھو کہ ہرگز کسی میں زمانہ وہ ایسا قریب آ رہا ہے
حفاظت کروا اپنے ایمان و دیں کی زمانہ وہ ایسا عجیب آ رہا ہے
محمد کا روزہ قریب آ رہا ہے بلندی اپنا نصیب آ رہا ہے
فرشتوں یہ دے دو پیغام ان کو خبر جا کے دے دو ان کو فرشتوں
کہ خادم تمھارا سعید آ رہا ہے
مدینہ مدینہ مدینہ مدینہ
بڑا لطف دیتا ہے نام مدینہ
مدینہ مدینہ مدینہ مدینہ
بڑا لطف دیتا ہے نام مدینہ

تمہیں کچھ خبر ہے کہاں جا رہا ہوں رسول خدا ہیں وہاں جا رہا ہوں
تمہیں کچھ خبر ہے میں کیا پا رہا ہوں محبت کا اُن کی مزہ پا رہا ہوں
چلو جا کے رہنا مدینے میں اب تو قیامت کا منظر قریب آ رہا
فرشتوں یہ دے دو پیغام ان کو خبر جا کے دے دو ان کو فرشتوں
کہ خادم تمھارا سعید آ رہا ہے
مدینہ مدینہ مدینہ مدینہ
بڑا لطف دیتا ہے نام مدینہ
مدینہ مدینہ مدینہ مدینہ
بڑا لطف دیتا ہے نام مدینہ

نگاہوں میں سلطانیت ہیچ ہوگی جو پائے گا دل میں پیامِ مدینہ
سکونِ جہاں تم کہاں ڈھونڈتے ہو سکونِ جہاں ہے نظام مدینہ
کہ خادم تمھارا سعید آ رہا ہے
مدینہ مدینہ مدینہ مدینہ
بڑا لطف دیتا ہے نام مدینہ
مدینہ مدینہ مدینہ مدینہ
بڑا لطف دیتا ہے نام مدینہ

مدینہ منورہ کے نام أسماءُ المدينةِ المنوّرةِ The Names of Madinah

أرض الله	الإيمان	البَارَّة	البرّة
البُحَيرة	البَحِيرة	الجابرة	الجُنَّة الحصينة
الحبيبة	الحرم	حرم رسول الله	حسنة
الخيِّرة	الدار	دار الأبرار	دار الإيمان
دار السنة	دار السلام	دار الفتح	دار الهجرة
الدرع الحصينة	ذات الحرار	ذات النخل	سيدة البلدان
الشافية	طابة	طائب	طيبة
ظبابا	العاصمة	العذراء	الغرَّاء
غلبة	الفاضحة	القاصمة	قبة الإسلام
قرية الأنصار	قلب الإيمان	المؤمنة	المباركة
المجبورة	المحبَّبة	المُحِبَّة	[illegible]
المحبورة	المحرمة	المحروسة	[illegible]وفة
المختارة	مُدخل صدق	المدينة	المرحومة
المرزوقة	المسكينة	المسلمة	المطيبة
المقدسة	المقرّ	المكينة	الموفِّية
الناجية	نبلاء	النحر	يندد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

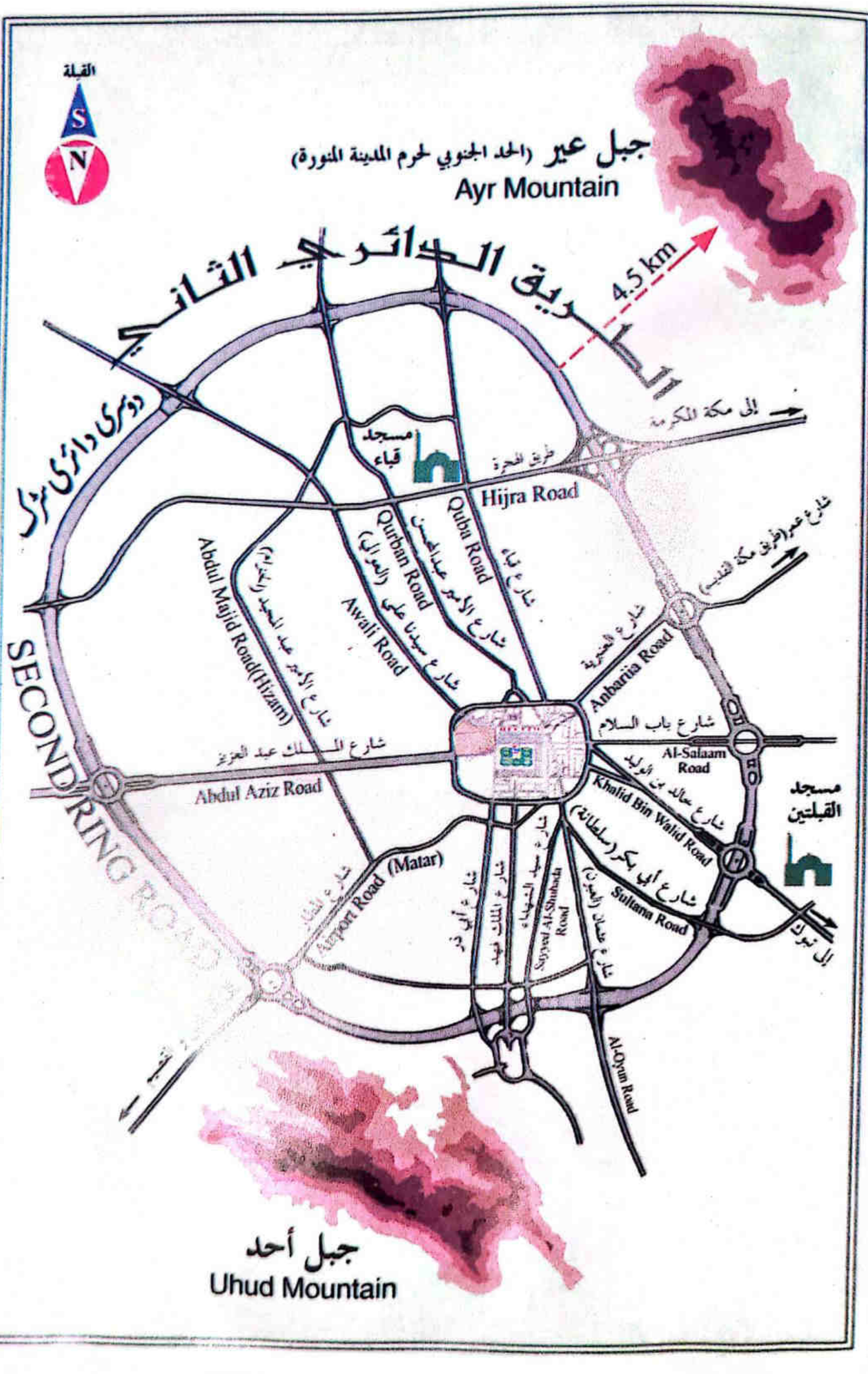
حدودِ مدینہ منورہ

ارشاد نبوی ہے: ''جبل عیر اور ثور کا درمیانی علاقہ حرم مدینہ ہے۔ جو شخص یہاں بدعات اور خلاف شریعت کام کا ارتکاب کرے یا کسی بدعتی اور بے دین شخص کو پناہ دے تو اس پر لعنت ہے اللہ کی، فرشتوں کی، اور تمام لوگوں کی، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے اعمال قبول نہیں کرے گا۔'' (صحیح مسلم حدیث نمبر ۱۳۷۰)

جبل عیر اور ثور کے درمیان تقریباً پندرہ کلومیٹر کا فاصلہ ہے۔ یہ دونوں پہاڑ جنوب وشمال میں مدینہ منورہ کی حد ہیں۔ مشرق ومغرب کی جانب حد وحوم کا تعین کرتے ہوئے نبی خاتم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں مدینہ منورہ کے دونوں محلوں (حرہ شرقیہ اور حرہ غربیہ) کے درمیانی علاقے کو حرم قرار دیتا ہوں۔ (صحیح مسلم حدیث نمبر ۱۳۶۳).

حافظ ابن حجرؒ کہتے ہیں: فرشتوں اور لوگوں کی لعنت کا مقصد رحمت الٰہی سے دوری کے مفہوم کی تاقید ہے۔ اور یہاں لعنت سے مراد اِس گناہ کی سزا ہے جو کافر پر لعنت سے مختلف ہے۔ اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ گناہ کرنا اور گنہگار کو پناہ دینا برابر ہے۔ (صحیح الباری ۸۴/۴).

واضح رہے کہ سعودی وزارت داخلہ کی ایک کمیٹی نے حرم مدینہ منورہ کی حدود کی نشاندہی کا کام مکمل کرلیا ہے اور مختلف مقامات پر ۱۶۱ برج نصب کیے گئے ہیں، جسکے بعد فضائی اور برّی راستوں سے حدودِ حرم کا تعین آسان ہوگیا ہے۔



القبلة
S
N
جبل عير (الحد الجنوبي لحرم المدينة المنورة)
Ayr Mountain
4.5 km
الطريق الدائري الثاني
إلى مكة المكرمة
طريق الهجرة
Hijra Road
مسجد قباء
Quba Road
شارع قباء
Qurban Road
شارع الأمير عبدالمحسن
Awali Road
Abdul Majid Road(Hizam)
Anbariia Road
شارع العنبرية
شارع باب السلام
Al-Salaam Road
شارع الملك عبد العزيز
Abdul Aziz Road
Khalid Bin Walid Road
شارع خالد بن الوليد
شارع أبي بكر (سلطانة)
Sultana Road
مسجد القبلتين
إلى تبوك
Airport Road (Matar)
Sayyed Al-Shuhada Road
شارع سيد الشهداء
Al-Oyun Road
SECOND RING ROAD
جبل أحد
Uhud Mountain

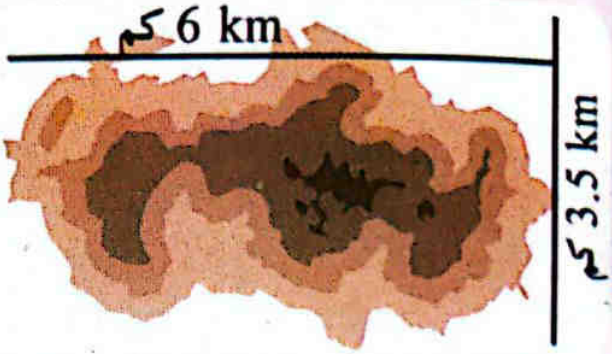
حرہ شرقیہ: (قدیم نام حرہ واقم) حرہ اس زمین کو کہتے ہیں جس میں کالے نوکیلے پتھر ہوں، وہ دیکھنے میں محسوس ہوتے ہیں کہ آگ میں جلے ہوئے ہیں۔ حرہ شرقیہ (مشرقی محلّہ) حرمِ مدینہ منورہ کی مشرقی حد ہے اس میں پانچ قبائل آباد تھے۔ قباء کی مشرقی جانب زہرہ مقام پر بنونضیر یہودی آباد تھے۔ اُنکی شمالی جانب بنوقریظہ یہودیوں کی بستی تھی اُنکی شمالی طرف بنوظفر کا علاقہ تھا اور اُن کے شمال مشرق میں بنو عبدالاشہل کا قبیلہ آباد تھا۔ اور اُن کے شمال میں بنوحارثہ کی بستی تھی۔

حرہ غربیہ: (قدیم نام حرہ وبرہ) حرم مدینہ منورہ کی مغربی حد ہے جیسا کہ حدیث نبوی میں وارد ہے۔ اس کے شمال مشرقی حصے میں بنوسلمٰی کی بستی تھی، اس میں مسجد قبلتین ہے اور اس کے مغربی حصہ میں حضرت عروہ بن زبیرؓ کا قلعہ نما محل، اُنکا مشہور کنواں اور زرعی زمین تھی۔ اور اس کے جنوبی علاقہ میں کھجوروں کے باغات ہیں اور قبا کا علاقہ ہے۔ یہودیوں کا قبیلہ بنوقنیقاع اسی قلعہ کے قرب وجوار میں آباد تھا۔

جبلِ عیر: یہ پہاڑ حرم مدینہ کی جنوبی حد ہے۔ مدینہ منورہ میں جبل احد کے بعد یہ دوسرا بڑا پہاڑ ہے۔ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوں تو یہ پہاڑ واضح نظر آتا ہے۔ مزید معلومات درج ذیل ہیں۔

مسجد نبوی سے فاصلہ	پہاڑ کی لمبائی	چوڑائی	سطح زمین سے بلندی	سطح سمند سے بلندی	جبل احد سے فاصلہ
۸,۵ کلومیٹر	۶-۵,۴ کلومیٹر	۳,۵ - ۲ کلومیٹر	۳۰۰ میٹر	۱ کلومیٹر	۱۵ کلومیٹر

المدينة حرم ما
بين عير إلى ثور



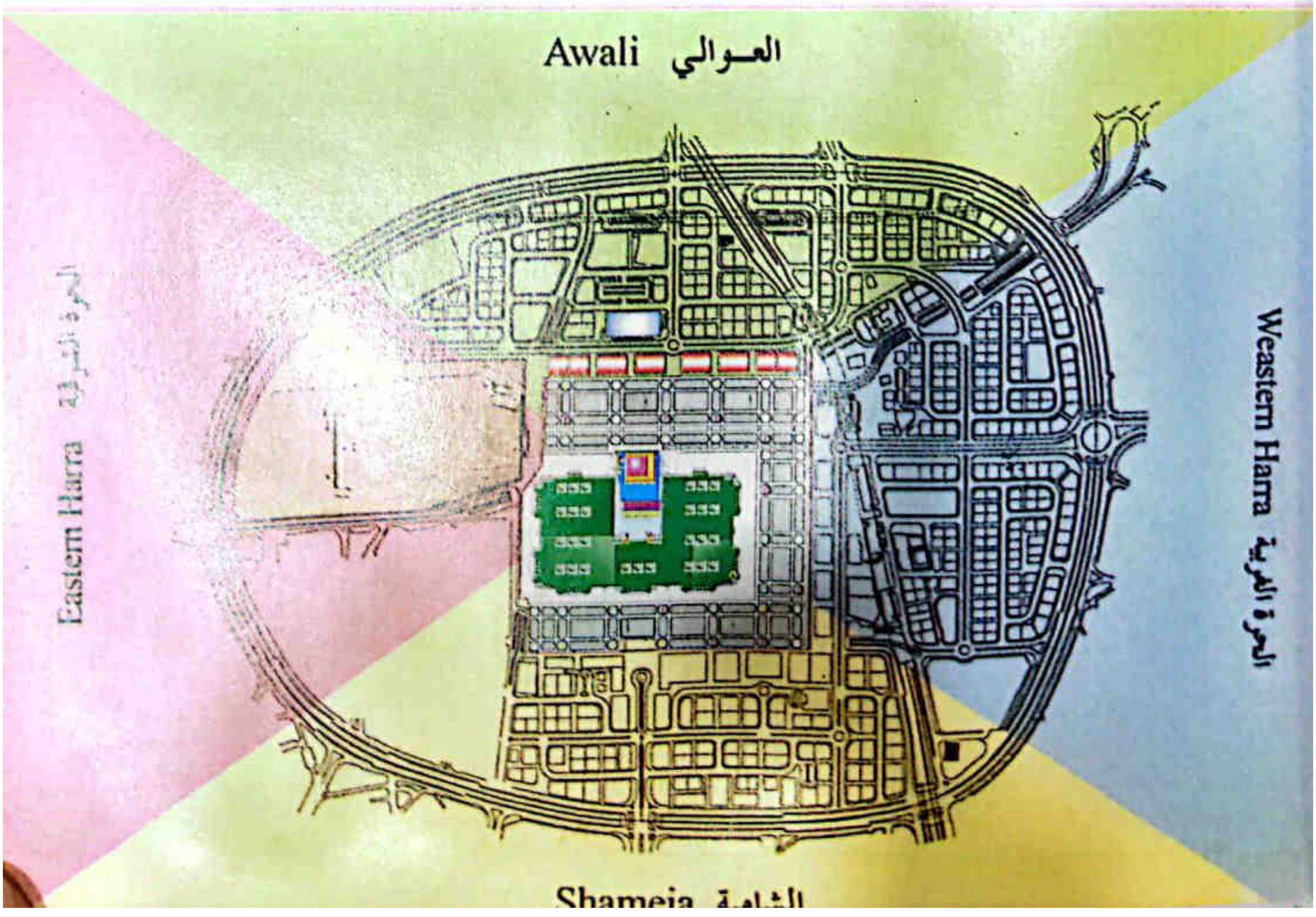


جبل عير

جبل عیر

الجهات الأربع للمدينة المنورة

مدینہ منورہ کے چار محلے



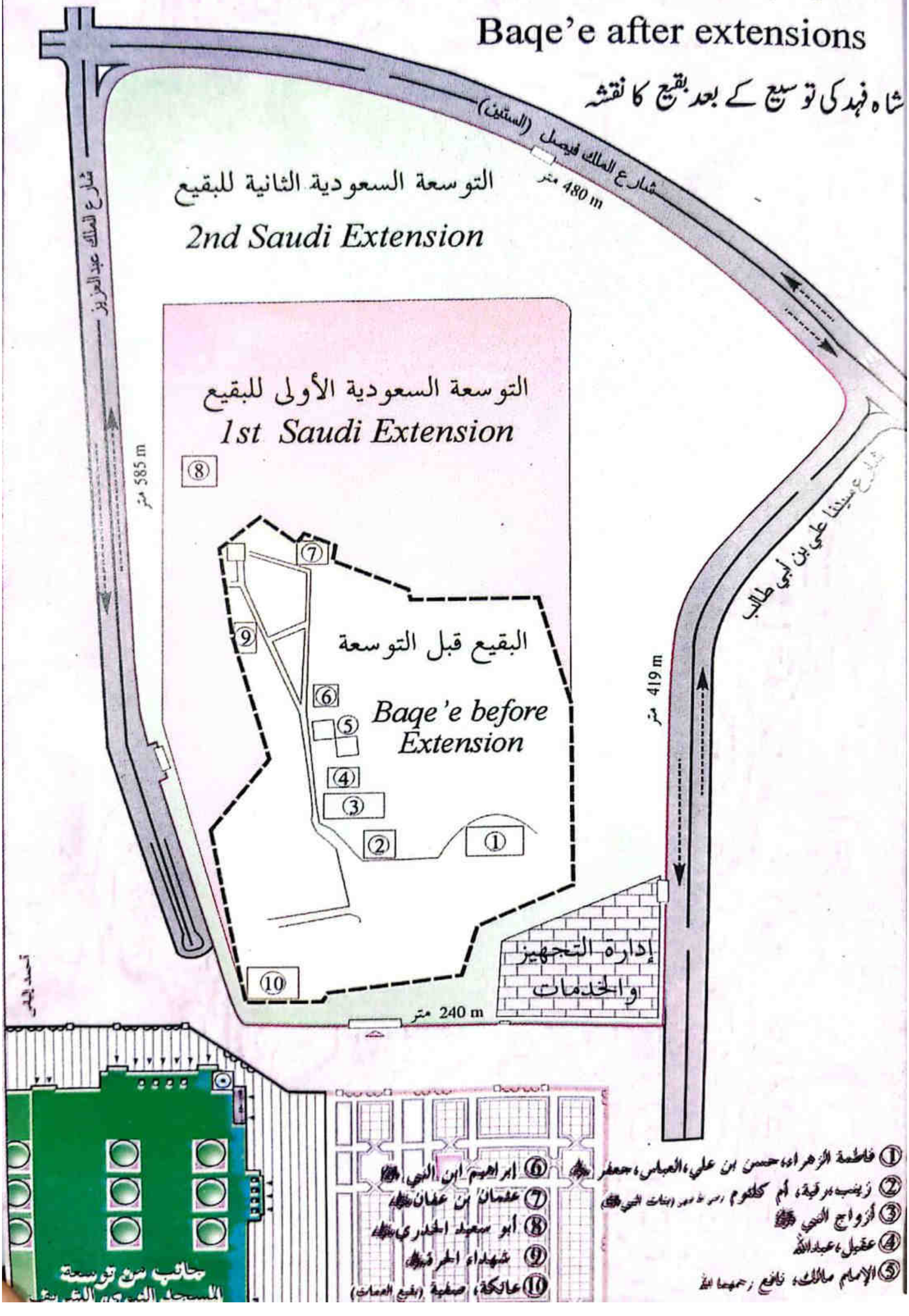
جبل ثور: سرخ پتھر کا چھوٹا سا گول پہاڑ ہے اور جبل احد کی شمالی جانب واقع ہے۔ یہ حرم مدینہ منورہ کی شمالی ہے اور جبل عیر سے تقریباً پندرہ کلومیٹر دور ہے۔ جبل عیر اور جبل ثور کا درمیانی علاقہ حرمِ مدینہ منورہ ہے۔ (واللہ اعلم)

مدینے کے لئے سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ہم ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئے تو یہاں بہت وبائیں پھیلی ہوئی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ ہمارے لئے مدینے کو مکّے سے زیادہ محبوب بنا دے اور اس کو ہر لحاظ سے صحیح کردے، اس کا صاع و مد (پیمانوں) میں برکت ڈال دے اور اِسکی بیماری کو جحفہ میں منتقل کردے۔ (صحیح بخاری حدیث نمبر ۱۸۸۹).

خلیفہٗ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ منورہ میں مہنگائی ہوگئی اور لوگ مشقت میں پڑ گئے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صبر و تحمل سے کام لو، میں تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ میں نے تمہارے صاع و مد (پیمانوں) میں برکت کی دعا مانگی ہے۔ تم مِل جُل کر کھانا کھایا کرو، ایک آدمی کا کھانا دو کفایت کر جائے گا، اور دو کا کھانا چار کو، اور چار کا کھانا پانچ چھ آدمیوں کے لئے کافی ہے۔ اکٹھے رہنے میں برکت ہے، جو مدینے کی مشکل اور سختی پر صبر کرے گا میں قیامت کے دن اس کی گواہی دوں گا اور شفاعت کروں گا۔ اور جو اس سے اعراض کر کے چلا جائے گا اللہ تعالیٰ اُس سے بہتر شخص اِسمیں بھیج دے گا۔ اور جو کوئی مدینے کے ساتھ سازش کرنا چاہے گا اللہ تعالیٰ اس کو پانی میں نمک کی طرح پگھلا دے۔ (مجمع الزوائد ۳/۳۰۶)

رسم البقيع بعد التوسعة في عهد خادم الحرمين الشريفين حفظه الله



مدینہ منورہ میں رہنے کی فضلیت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مدینہ ان کے لئے بہتر ہے اگر وہ اِس کا علم رکھتے ہوں۔ جو کوئی مدینے سے اعتراض کرتے ہوئے اُسے چھوڑ دے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس سے بہتر شخص کو مدینے لے آئے گا۔ اور جو شخص مدینے کی بھوک اور سختی کے باوجود یہیں ثابت قدم رہے گا میں قیامت کے دن اُس کی گواہی دوں گا اور شفاعت کروں گا۔ اور جو کوئی اہلِ مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو سیسے کی طرح یا پانی میں نمک کی طرح پگھلا دے گا۔

مدینہ منورہ میں موت کی فضلیت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جس شخص کو مدینہ منورہ میں موت آسکتی ہو اُسے چاہیے کہ وہ یہ سعادت حاصل کرے چونکہ میں یہاں مرنے والوں کی گواہی دوں گا (سنن ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۱۱۲)

☆خلیفۂ دوم حضرت عمرؓ یہ دُعا کیا کرتے تھے: اے اللہ مجھے اپنے راستہ میں شہادت عطاء کر اور اپنے رسول کے شہر میں موت عطاء کر. (صحیح بخاری. حدیث نمبر ۱۸۹۰)

بقیع

مدینہ منورہ کا قبرستان ہے جسمیں دس ہزار کے قریب حضرات صحابہؓ دفن ہیں جنمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں اور بیٹیاں بھی ہیں. دیگر بہت سے تابعین وصالحین بھی یہاں دفن ہیں، نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم بقیع والوں کیلئے دعاء مغفرت کیا کرتے تھے، آپکی دعاؤں میں سے یہ بھی ہے: اے مومن قوم تم پر سلامتی ہو، تمہارے پاس وہ چیز آگئی جسکا وعدہ



منظر جوي للبقيع بعد التوسعة — توسیع کے بعد بقیع کا فضائی منظر

إدارة تجهيز الموتى بجانب البقيع — بقیع سے متصل تجہیز و تکفین کا شعبہ



تھا۔کل تم اٹھائے جاؤ گے،اور ہم بھی انشاء اللہ تم سے آملینگے۔اے اللہ بقیع غرقد والوں کی مغفرت فرما۔(صحیح مسلم حدیث نمبر ۹۷۴:۱۱)لہذا انکی زیارت کرنا سنت ہے۔

اِس قبرستان کی آخری توسیع شاہ فہد کے زمانے میں ہوئی،اب اسکا رقبہ ۱۷۴۹۶۲ مربع میٹر ہے،جس کے گرد چار میٹر اونچی اور ۱۷۲۶ میٹر لمبی دیوار ہے۔

طیبہ اور طابہ: مدینہ منورہ کے مختلف نام ہیں۔ان میں سے طیبہ اور طابہ بھی ہے۔جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:بے شک یہ طیبہ ہے۔یہ گندگی کو نکال پھینکتا ہے جیسے آگ چاندی کی میل کچیل کو نکال دیتی ہے۔(صحیح مسلم حدیث نمبر ۱۳۸۴)

☆ نیز ارشاد نبوی ہے:جو مدینے کو یثرب کہے وہ اللہ تعالیٰ سے توبہ واستغفار کرے۔یہ طابہ ہے،یہ طابہ ہے۔(مجمع الزوائد ۳/۳۰۰)

حافظ ابن حجرؒ کہتے ہیں کہ یثرب کے لفظ میں ملامت اور فساد کا معنی موجود ہے۔ اور آقا مدنی ﷺ اچھے نام کو پسند کرتے اور بُرے نام کو ناپسند کرتے تھے۔اور طیبہ اور طابہ کے الفاظ میں پاکیزگی کا مفہوم پایا جاتا ہے۔اور یہ مدینے کا نام ہے چونکہ یہ شہر اپنے باسیوں کے لئے پاکیزہ ہے،اور اِسکی مٹی اور ہوا میں اِس کا واضح اثر محسوس ہوتا ہے۔یہاں کے رہنے والے اِسکے در و دیوار میں ایک پاکیزہ خوشبو محسوس کرتے ہیں جو کہیں اور نہیں ہوتی۔

مدنی کھجور کی فضیلت: نبی رحمت ﷺ نے فرمایا:جس نے مدینہ منورہ کی سات کھجوریں نہار منہ کھایں اُسے شام تک کوئی زہر نقصان نہیں دے گا۔(صحیح مسلم حدیث نمبر ۲۰۴۷)اِس حدیث میں کسی خاص قسم کا تعین نہیں۔البتہ بعض احادیث میں عجوہ کا تعین کیا گیا ہے۔جیسا کہ ارشاد نبوی ہے:جس نے صبح سویرے سات عجوہ کھجوریں کھائیں



اُسے اِس روز کوئی زہر یا جادو نقصان نہیں دے گا۔ (صحیح بخاری حدیث نمبر ۵۷۶۹) نیز ارشاد نبوی ہے: (مدینہ منورہ کے جنوبی محلّے) عوالی کی عجوہ کھجور میں شفا ہے۔ اسے صبح سویرے کھانا ترق ہے (صحیح مسلم حدیث نمبر ۲۰۴۸) صبح سویرے کھانے سے مراد نہار منہ کھانا ہے۔

مدینہ منورہ کی مٹی: (خاکِ شفاء) اگر کسی شخص کو کوئی تکلیف ہوتی یا اُسے پھوڑا پھنسی یا زخم ہوتا تو رسول رحمت ﷺ اپنی شہادت کی انگلی کو زمین پر لگا کر اُٹھاتے اور پڑھتے: اللہ کے نام کے ساتھ ہماری زمین کی مٹی ہمارے لعابِ دہن کے ساتھ بیماری سے شفا کا سبب ہے ہمارے رب کے حکم سے۔ (صحیح مسلم حدیث نمبر ۲۱۹۴)

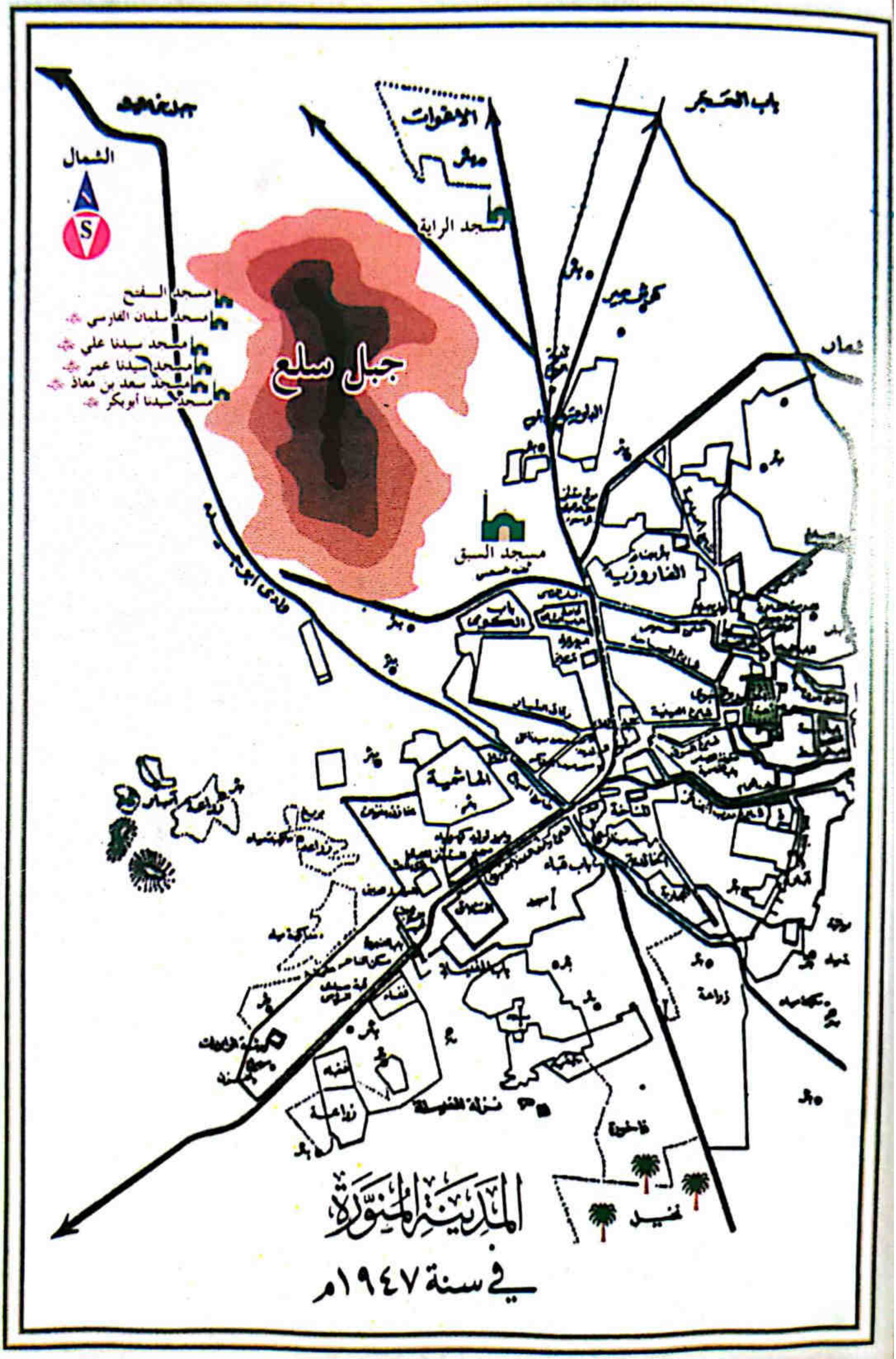
واضح رہے کہ اِس حدیث میں مدینہ منورہ کی کسی خاص جگہ کا تعین نہیں۔ اور بطحان کی مٹی کے تعین والی روایت ضعیف ہے۔ نیز مدنی مٹی کو جلد پر لگانا ثابت ہے اسکو کھانا جائز نہیں۔

اہل مدینہ پر ظلم کرنے کی سخت سزا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ جو مدینے میں رہنے والوں پر ظلم کرے اور انہیں ڈرائے دھمکائے تو اُسے ڈرا، دھمکا۔ اور اس پر اللہ، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔ اور اُس کا کوئی عمل قبول نہیں کیا جائے گا۔ (مجمع الزوائد ۳/ ۳۰۶)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اہلِ مدینہ کو خوف و ہراس میں مبتلا کیا تو اُس نے میرے دل کو خوف و ہراس میں مبتلا کیا۔ (مجمع الزوائد ۳/ ۳۰۶)

ایمان سمٹ کر مدینے آئے گا: نبی خاتم ﷺ نے فرمایا: (قیامت کے قریب) ایمان سمٹ کر مدینہ منورہ کی طرف آجائے گا جیسے سانپ اپنے سوراخ کی طرف سمٹ کر پناہ لیتا ہے۔ (صحیح بخاری حدیث نمبر ۱۸۷۶)


الشمال
جبل سلع
مسجد الفتح
مسجد سلمان الفارسي
مسجد سيدنا علي
مسجد سيدنا عمر
مسجد سعد بن معاذ
مسجد سيدنا أبوبكر
مسجد الراية
مسجد السبق
المدينة المنورة
في سنة ١٩٤٧م

دجّال مدینے میں داخل نہ ہو سکے گا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر شہر میں دجّال آئے گا سوائے مکہ اور مدینہ کے کہ اِس کے ہر درّے پر فرشتے صف باندھے ہوئے حفاظت کر رہے ہوں گے۔ پھر مدینے میں زلزلہ کے تین جھٹکے محسوس ہوں گے اور اللہ تعالیٰ ہر کافر و منافق کو مدینے سے نکال دے گا۔ (صحیح بخاری حدیث نمبر ۱۸۸۱).

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دجّال مشرق کی طرف سے آئے گا، وہ مدینہ پر قبضہ کرنا چاہے گا، اور جبل احد کے عقب میں پڑاؤ ڈالے گا اور ایک روایت میں ہے کہ جرف میں آ کر ٹھہرے گا تو فرشتے اُس کا رُخ شام کی طرف پھیر دیں گے اور وہ وہیں ہلاک ہوگا۔ (صحیح مسلم حدیث نمبر ۱۳۷۹، ۲۹۴۳)

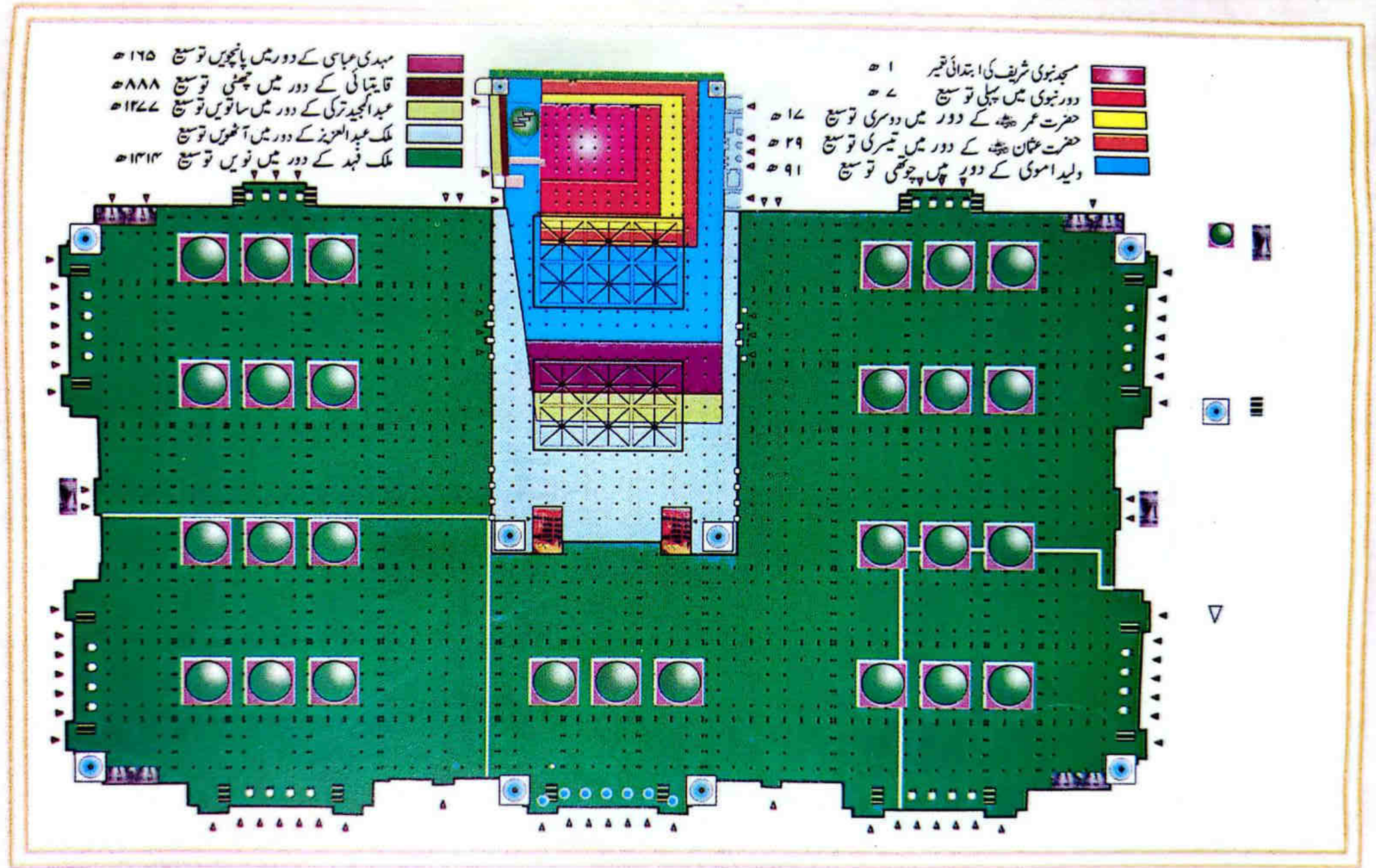
اور مسند احمد میں صحیح سند کے ساتھ منقول ہے کہ دجّال اِس شور زمین میں وادی قناۃ کی گذرگاہ تک آئے گا۔ (مسند احمد، حدیث نمبر ۵۳۵۳).

دجّال کی بابت حدیث: حضرت فاطمہ بنت قیسؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نماز پڑھی، میں عورتوں کی صف میں تھی کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے بعد مسکراتے ہوئے منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا: تمہیں معلوم ہے کہ میں نے تمہیں کیوں جمع کیا ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا "اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم میں نے تمہیں کسی ترغیب یا ڈرانے کیلئے جمع نہیں کیا، البتہ اسلئے جمع کیا ہے کہ ایک عیسائی شخص تمیم داری نے آ کر اسلام قبول کیا ہے اور اُس نے دجّال کی بابت وہی بات بتائی ہے جو میں تمہیں بتایا کرتا تھا۔ اس نے مجھے بتایا کہ وہ تیس آدمیوں کے ہمراہ ایک کشتی میں سوار تھا جو ایک مہینہ

تک سمندری موجوں میں گھری رہی پھر مغربی جانب ایک جزیرہ پر جا رکی، وہ اِس میں داخل ہوئے تو ایک جاندار کو دیکھا جسکے جسم پر اتنے بال تھے کہ اسکے آگے پیچھے کی تمیز نہ ہوتی تھی، انہوں نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ اس نے بتایا کہ میں جسّاسہ ہوں، انہوں نے پوچھا کہ جسّاسہ کا کیا مطلب؟ اس نے کہا کہ تم لوگ دیر میں بیٹھے ہوئے شخص کے پاس جاؤ وہ تم جیسے لوگوں سے ملنے کا مشتاق ہے۔ حضرت تمیمؓ کہتے ہیں کہ جب اِس نے دوسرے شخص کا ذکر کیا تو ہمیں خطرہ محسوس ہوا کہ یہ شیطان ہے۔ بہر حال ہم جلدی سے دیر میں داخل ہوئے تو وہاں ایک عظیم الجثّہ انسان ہے جسکے ہاتھ گردن کے ساتھ مضبوطی سے بندھے ہوئے ہیں اور وہ زنجیروں سے جکڑا ہوا ہے۔ ہم نے پوچھا کہ تو کون ہے؟ اُس نے کہا کہ تمہیں میری خبر تو ہوگئی ذرا یہ تو بتاؤ کہ تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے بتایا کہ ہم عرب ہیں کشتی میں سوار تھے ایک ماہ کی مسلسل سمندری موجوں نے ہمیں اِس جزیرہ میں لا پھینکا، ہم جزیرہ میں داخل ہوئے تو ہمیں بہت بالوں والا ایک جاندار ملا جس نے ہمیں اپنا نام جسّاسہ بتایا اور تیری طرف بھیج دیا، ہم جلدی سے تیری طرف آئے اور گھبرائے کہ وہ شیطان ہے۔اس نے پوچھا کہ بیسان (اردنی شہر) کی کھجوروں کی کیا خبر ہے؟ ہم نے کہا کہ اُنکی کونسی بات پوچھنا چاہتا ہے، اس نے کہا کہ وہاں کی کھجوریں پھل دیتی ہیں؟ ہم نے اثبات میں جواب دیا تو اُس نے کہا ایک وقت آئے گا کہ وہ پھل نہیں دیں گی۔ پھر اُس نے کہا کہ بحیرہ طبریہ کی خبر دو۔ ہم نے کہا کہ اُسکی کونسی خبر؟ اُس نے کہا کہ کیا اُس میں پانی ہے تو لوگوں نے بتایا کہ اسمیں بہت پانی ہے؟ اُس نے کہا کہ ایک وقت آئے گا کہ یہ پانی خشک ہوجائے گا، پھر اُس نے چشمۂ زغر کی بابت پوچھا، لوگوں نے کہا کہ اُسکی کیا بات پوچھنا چاہتا ہے؟ اس نے

پوچھا کہ اس میں پانی ہے اور کیا لوگ اسے زراعت کیلئے استعمال کرتے ہیں؟ ہم نے بتایا کہ چشمہ میں پانی ہے اور زراعت کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اُس نے کہا کہ امانت دار نبی کی کیا خبر ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ وہ مکہ میں ظاہر ہوئے ہیں اور یثرب منتقل ہوگئے ہیں، اُس نے پوچھا کہ کیا عربوں نے اُن سے جنگ کی؟ ہم نے اثبات میں جواب دیا۔ اس نے کہا کہ اس نبی نے اُن سے کیا معاملہ کیا؟ ہم نے بتایا کہ وہ اپنے قریب والے عربوں پر غالب آئے ہیں اور ان سب نے آپکی اطاعت قبول کرلی ہے۔اس نے پوچھا کہ کیا واقعی ایسے ہوچکا ہے؟ ہم نے اثبات میں جواب دیا۔اس نے کہا کہ یقیناً انکے لئے بہتر یہی تھا کہ وہ آپکی اطاعت قبول کرتے۔اور اب میں تمہیں اپنی خبر بتاتا ہوں میں مسیح (دجّال) ہوں، عنقریب مجھے نمودار ہونے کی اجازت ملے گی پھر میں نکلوں گا اور زمین کا دورہ کروں گا اور چالیس دنوں کے اندر ہر ہر بستی میں جاؤں گا سوائے مکہ اور مدینہ کے کہ میں انمیں داخلہ سے محروم کردیا گیا ہوں، اور جب بھی میں کسی ایک میں داخل ہونے کی کوشش کروں گا تو ایک فرشتہ تلوار سونت کر مجھے روک دے گا اور اُنکی ہر گھاٹی پر فرشتے محافظ بن کر کھڑے ہونگے۔

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عصائے مبارک کو منبر پر مارا اور فرمایا: یہ طیبہ ہے یہ طیبہ ہے یہ طیبہ ہے۔یعنی مدینہ۔کیا میں نے تمہیں یہ سب کچھ بتایا تھا؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے تمیم کی یہ بات پسند آئی کہ یہ اس بات کے مطابق ہے جو میں نے تم کو دجّال کے بارے میں اور مکہ و مدینہ کے بارے میں بتائی تھی... (صحیح مسلم، کتاب الفتن واشراط الساعۃ)



مسجد نبوی شریف کی ابتدائی تعمیر ۱ ھ
دور نبوی میں پہلی توسیع ۷ ھ
حضرت عمر ؓ کے دور میں دوسری توسیع ۱۷ ھ
حضرت عثمان ؓ کے دور میں تیسری توسیع ۲۹ ھ
ولید اموی کے دور میں چوتھی توسیع ۹۱ ھ
مہدی عباسی کے دور میں پانچویں توسیع ۱۶۵ ھ
قایتبائی کے دور میں چھٹی توسیع ۸۸۸ ھ
عبدالمجید ترکی کے دور میں ساتویں توسیع ۱۲۷۷ ھ
ملک عبدالعزیز کے دور میں آٹھویں توسیع
ملک فہد کے دور میں نویں توسیع ۱۴۱۴ ھ

مسجد نبوی شریف کے فضائل وآداب

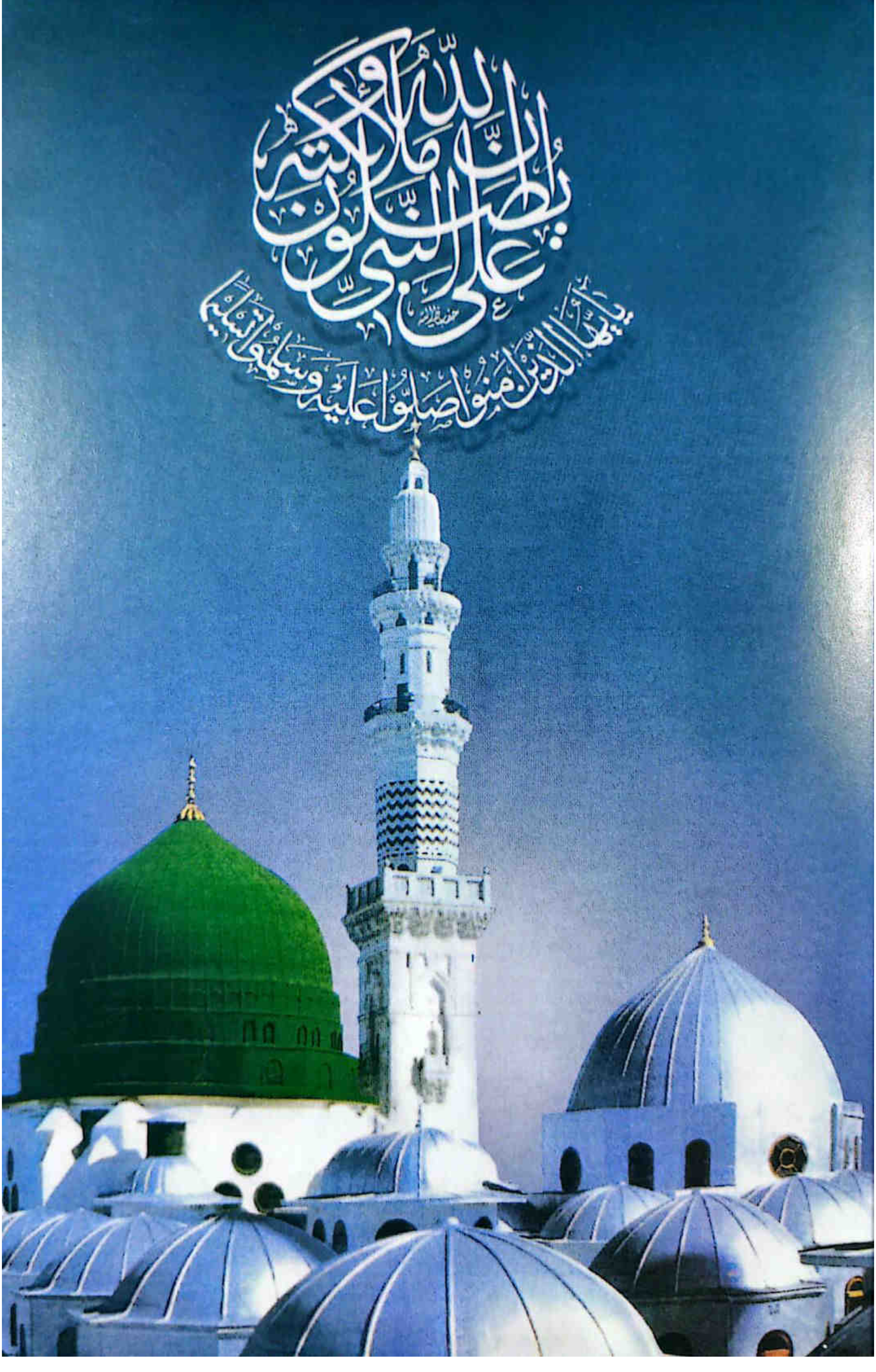
نبی خاتم ﷺ نے اسکی بنیاد رکھی اور فرمایا: میری اِس مسجد میں ایک نماز ایک ہزار نمازوں سے افضل ہے سوائے مسجد حرام کے (صحیح بخاری حدیث نمبر: ۱۱۹۰)

زائرِ مسجد کو چاہیے کہ اس کے آداب کا خیال رکھے، دایاں پاؤں پہلے داخل کرے اور یہ دعا پڑھے:"بِسْمِ اللّٰہِ وَالسَّلامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہ ﷺ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِــيْ أَبْـوَابَ رَحْمَتِکَ " اور مسجد میں سکون وادب سے چلے، لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگے، دروازوں اور گذرگاہوں میں نہ بیٹھے، ریاض الجنہ میں یا جہاں بھی جگہ ملے دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھے، پھر رسولِ رحمت ﷺ اور حضرت ابو بکر و عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوکر صلاۃ وسلام عرض کرے، مسجد میں داخل ہوتے، نکلتے وقت اور صلاۃ وسلام پیش کرتے ہوئے خیال رکھے کہ دوسروں کو دھکّا نہ لگے، رش کے دنوں میں سلام عرض کرنے کے لئے مناسب وقت کا انتخاب کرے، سلام کے بعد قبلہ رو ہوکر اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر دعائیں مانگے۔

واضح رہے کہ حجرہ شریفہ کی جالیوں کو چومنا، ان سے چمٹنا قبور شریفہ کو سجدہ کرنا یا اُنکے گرد طواف کرنا ہرگز جائز نہیں چونکہ شریعتِ اسلامیہ اسکی اجازت نہیں دیتی۔

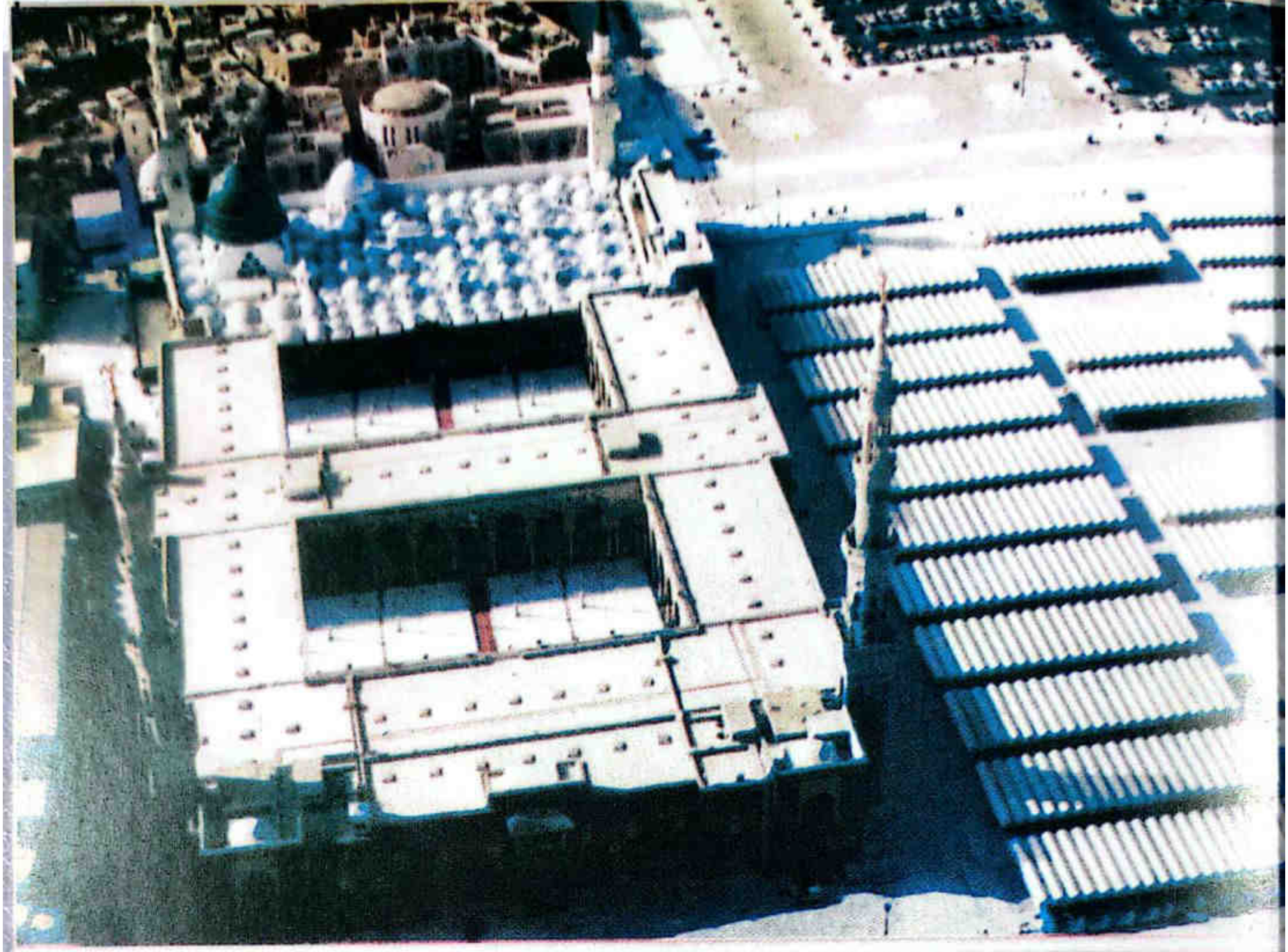
مسجد نبوی شریف کی تعمیر وتوسیع: جب آنحضور ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپنے یہ مسجد بنائی پھر مختلف اوقات میں اسکی تعمیر وتوسیع ہوتی رہی، ذیل میں اِن توسیعات کے اہم خدّ وخال کا بیان ہے۔

۱	توسیع نبوی ۷ھ	اس توسیع کے بعد مسجد کا رقبہ ۵۰×۵۰ میٹر اور چھت کی بلندی ۳.۵ میٹر ہوگئی



إن الله وملائكته يصلون على النبي
يا أيها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما

۲	عہد فاروقی میں توسیع ۱۷ھ	جنوبی طرف ایک رو = ۵ میٹر، مغربی جانب دو رو = ۱۰ میٹر اور شمالی جانب ۱۵ میٹر توسیع کی اور باب السلام و باب النساء کا اضافہ کیا اور چھت کی بلندی ۵,۵ میٹر ہوگئی۔
۳	عہد عثمانی میں توسیع ۲۹ھ	جنوبی طرف ایک رو = ۵ میٹر، مغربی جانب ایک رو = ۵ میٹر اور شمالی طرف ۵ میٹر کا اضافہ کیا، اور تعمیر میں بذات خود شرکت کی۔
۴	عہد اموی میں توسیع ۹۱ھ	مغربی جانب دو رو = ۱۰ میٹر اور مشرقی جانب تین رو = ۱۵ میٹر اور شمالی جانب کچھ توسیع کی، مسجد پر ڈبل چھت بنوائی، مسجد کے ۲۰ دروازے، چار مینار اور محراب کا اضافہ کیا۔
۵	عہد عباسی میں توسیع ۱۶۵ھ	صرف شمالی جانب توسیع کی. مسجد کے بیس دروازوں کو باقی رکھا. اور صف اول پر چھت ڈال کر بند چبوترہ بنوایا۔
۶	قایتبائی کی توسیع ۸۸۸ھ	حجرہ شریفہ کی جالیوں کی مشرقی جانب ۱۲,۱ میٹر کا اضافہ کیا، ۱۱ میٹر بلند مسجد کی ایک ہی چھت بنائی اور حجرہ شریفہ پر دو گنبد بنائے۔
۷	عہد ترکی میں توسیع ۱۲۷۷ھ	حجرہ شریفہ کی جالیوں کی مشرقی جانب ۶۲,۲ میٹر توسیع کی، چھت کو گنبدوں کی شکل میں بنایا جن پر سیسہ کی تختیاں نصب کیں۔
۸	ملک عبدالعزیز کی توسیع ۱۳۷۲ھ	مشرقی مغربی اور شمالی جانب ۶۰۲۴ مربع میٹر توسیع کی جسکی چھت کی بلندی ۵۵,۱۲ میٹر ہے، اور تعمیر کا خرچہ ۷۰ ملین ریال ہے۔
۹	شاہ فہد کی توسیع ۱۴۱۴ھ	۰۰۰,۸۲ مربع میٹر توسیع کی اور مسجد میں نمازیوں کے گنجائش ۹ گنا بڑھ گئی. مسجد نبوی شریف کی تاریخ میں یہ سب سے بڑی توسیع ہے جس پر ۲,۲۷ ملیار ریال لاگت آئی۔



1st Saudi Extension	سعودی توسیع I	التوسعة السعودية I
2nd Saudi Extension	سعودی توسیع II	التوسعة السعودية II



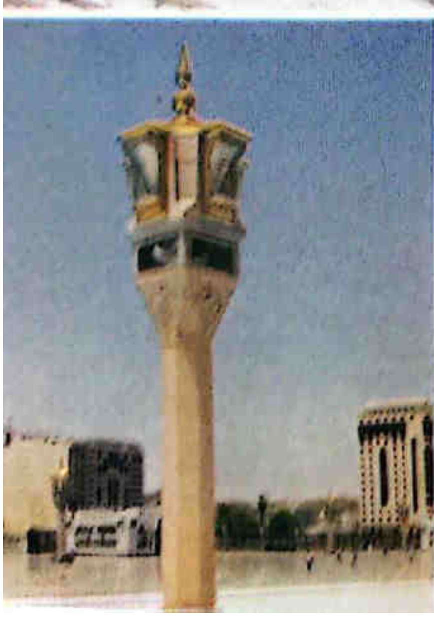
مسجد نبوی شریف کا رقبہ اور گنجائش

کل تعداد	نمازیوں کے لئے تیار شدہ صحن	دوسری سعودی توسیع کی چھت	دوسری سعودی توسیع گراؤنڈ فلور	پہلی توسیع مع ترکی عمارت
۵۳۵,۰۰۰ نمازیوں کی گنجائش	۱۳۵,۰۰۰ مربع میٹر، ۹۰,۰۰۰ نمازیوں کی گنجائش	۶۷,۰۰۰ مربع میٹر، ۹۰,۰۰۰ نمازیوں کی گنجائش	۸۲۰۰۰ مربع میٹر، ۱۶۷,۰۰۰ نمازیوں کی گنجائش	۱۶۳۲۶ مربع میٹر، ۲۸,۰۰۰ نمازیوں کی گنجائش

مسجد نبوی شریف کے مینار: رسولِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین کے زمانہ میں مسجد نبوی شریف کے مینار نہ تھے، ۹۳ھ میں حضرت عمر بن عبدالعزیز نے تعمیر مسجد کے دوران چار مینار بنوائے جنکی بلندی تقریباً ۲۷,۵ میٹر تھی پھر نویں صدی ہجری میں قایتبائی نے باب رحمت کے باہر پانچواں مینار بنوایا، پہلی سعودی توسیع کے دوران تین مینار گرا کر شمالی جانب دو مینار بنوائے گئے جنکی بلندی ۷۲ میٹر ہے، دوسری سعودی توسیع کے دوران مزید چھ میناروں کا اضافہ کیا گیا جنکی بلندی ۱۰۴ میٹر ہے، انکے چاند کی بلندی ۶ میٹر اور وزن ۴,۵ ٹن ہے۔ اِس طرح مسجد نبوی شریف کے کل دس مینار ہیں واضح رہے کہ میارِ گنبد خضراء کی بلندی ۴۴,۵۳ میٹر اور مینار باب السلام کی بلندی ۳۸,۸۵ میٹر ہے۔

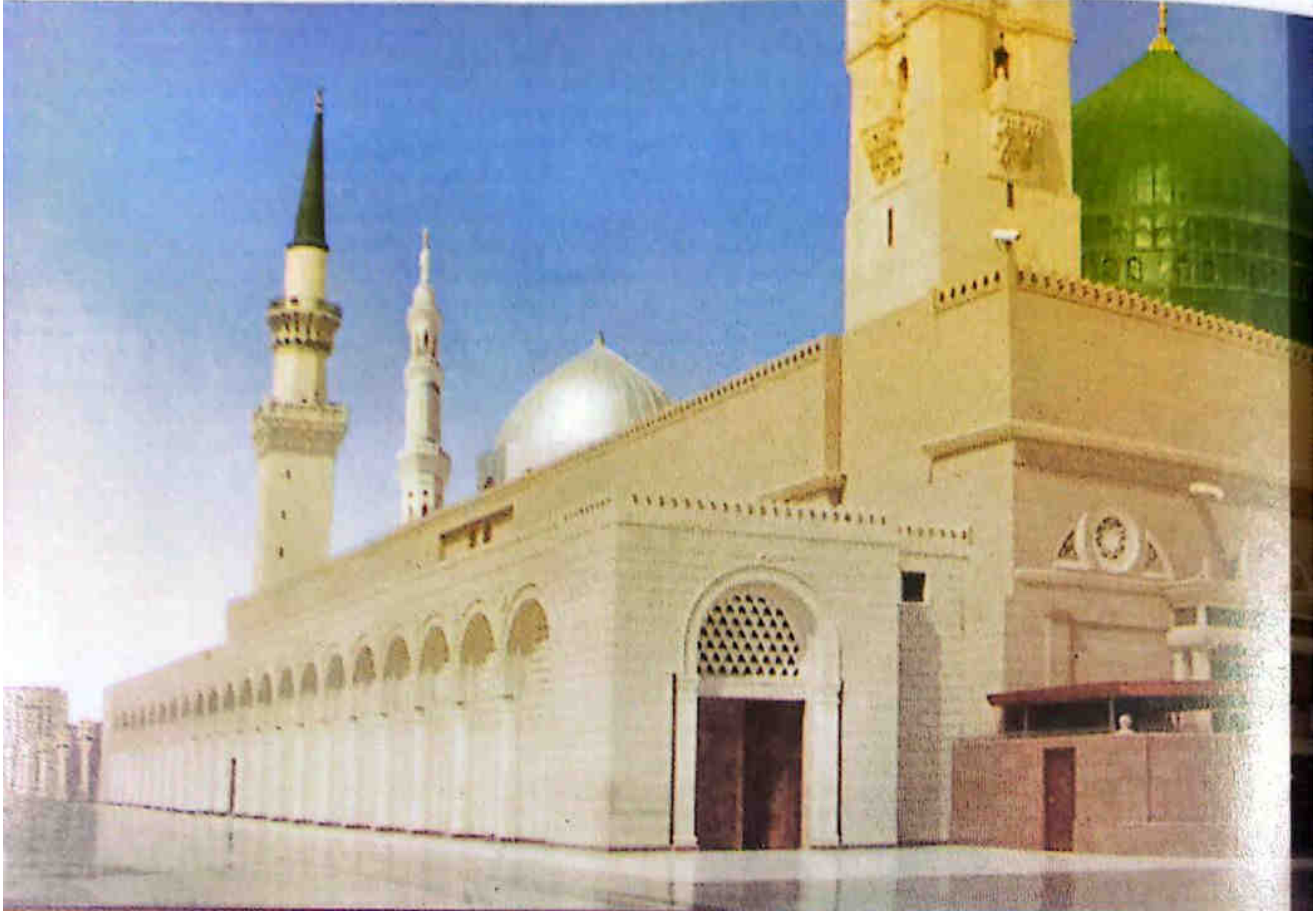
گاڑیوں کی پارکنگ: مسجد نبوی شریف کی جنوبی شمالی اور مغربی جانب زیر زمین دو منزلوں پر مشتمل پارکنگ کا رقبہ ۲۹۰,۰۰۰ مربع میٹر ہے جسمیں ۴,۴۴۴ گاڑیاں کھڑی کرنے کی گنجائش ہے۔ یہاں چار منزلہ وضو خانوں میں ۶,۰۰۰ وضو کی ٹوٹیاں نصب ہیں اور ۲,۰۰۰ بیت الخلاء ہیں۔ واضح رہے کہ مشرقی جانب بھی اِسی انداز کی پارکنگ اور وضو خانے بنانے کی تجویز زیرِ غور ہے۔




دوسری سعودی توسیع کی بابت مختصر معلومات

متحرک گنبدوں کی تعداد	۲۷ گنبد
گنبدوں کی تزیین میں استعمال شدہ سونا	۶۸ کلوگرام
گراؤنڈ فلور کے ستون	۲,۱۷۴ عدد
ستونوں کی تزیین میں استعمال شدہ پیتل	۱,۶۰۰ ٹن
تہہ خانہ کے ستون	۲,۵۵۴ عدد
تہہ خانہ کا رقبہ	۷۹,۰۰۰ مربع میٹر
چھت کے ستون	۵۵۰ عدد
متحرک سیڑھیاں	۴ عدد
عام سیڑھیاں	۱۸ عدد
ایک دروازہ کا وزن	۲,۵ ٹن
نگران کیمروں کی تعداد	۵۴۳
مسجد کے گرد صحن کا رقبہ	۲۳۵,۰۰۰ مربع میٹر
گرینائیٹ پتھر سے مزین رقبہ	۴۵,۰۰۰ مربع میٹر
سفید ٹھنڈے پتھر والا رقبہ	۱۹۰,۰۰۰ مربع میٹر
بنیادوں کی گہرائی	۵,۴ میٹر
جنوبی ہال کا رقبہ	۱۰۰ × ۵ میٹر
ائرکنڈیشننگ کیلئے سرنگ کی لمبائی	۷ کیلومیٹر
سرنگ کی چوڑائی	۶,۱۰ میٹر
سرنگ کی بلندی	۴,۱۰ میٹر
بجلی گھر اور ائرکنڈیشننگ پلانٹ کا رقبہ	۷۰,۰۰۰ مربع میٹر



المقصورة الجنوبية　　　　جنوبی ہال

القباب المتحركة والأبواب　　　　دروازے اور متحرک گنبد



ریاض الجنۃ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ شریفہ اور منبر کی درمیانی جگہ ریاض الجنۃ کہلاتی ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی نقل کرتے ہیں کہ میرے گھر اور منبر کے درمیان والی جگہ جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے اور میرا منبر قیامت کے دن حوض کوثر پر ہوگا۔ (صحیح بخاری:۱۸۸۸)

اس حدیث کی شرح میں علماء نے لکھا ہے کہ یہ جگہ جنت کے ایک باغیچہ کے عین نیچے ہے، یا یہ کہ یہاں ذکر واذکار سے جو نزولِ رحمت اور سعادت حاصل ہوتی ہے وہ ایسے ہی ہے جیسے جنت کے باغیچہ میں ہوں، یا یہ جگہ جنت کا حقیقی باغیچہ ہے اور قیامت کے روز یہ جنت میں منتقل ہو جائے گی۔

دنیا کی بہاریں صدقے ہیں جنت کی شگفتہ کیاری پر
کیا عطر میں ڈوبی روح فضا پُر کیف بہاریں ہوتی ہیں

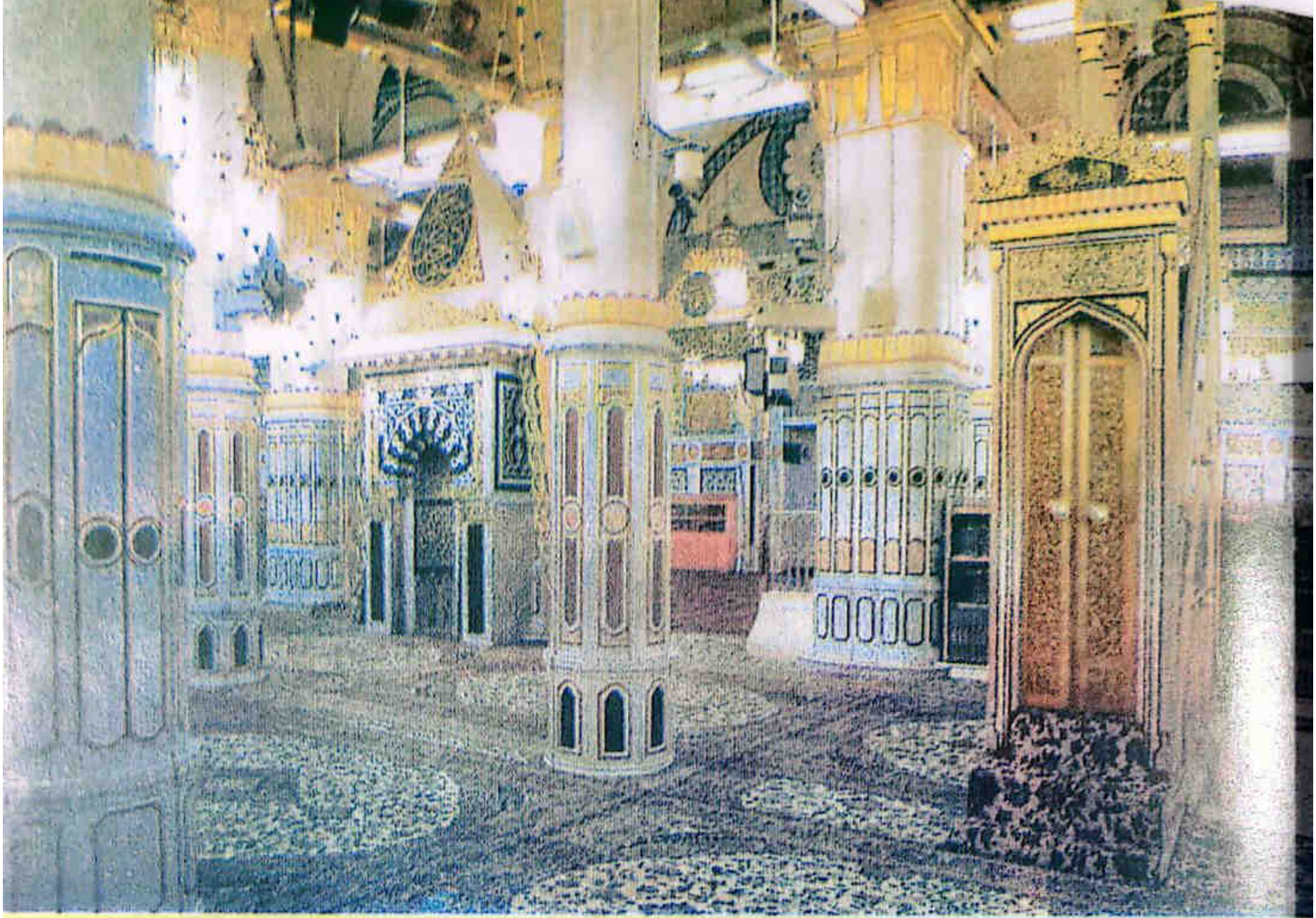
منبر شریف کی فضیلت: ارشاد نبوی ہے: میرا منبر جنت کے ایک اونچے دروازے کی سیڑھی ہوگا۔ (مجمع الزوائد۴/۹)

☆ ارشاد نبوی ہے: میرے منبر کے پائے بہشت کی سیڑھی ہونگے۔ (سنن نسائی)

☆ ارشادِ نبوی ہے: جو شخص میرے منبر کے پاس جھوٹی قسم کھائے گا خواہ سبز مسواک سے متعلق ہی ہو اُسکا ٹھکانہ دوزخ میں بن گیا۔ (سنن ابن ماجہ، ۲۳۲۵)

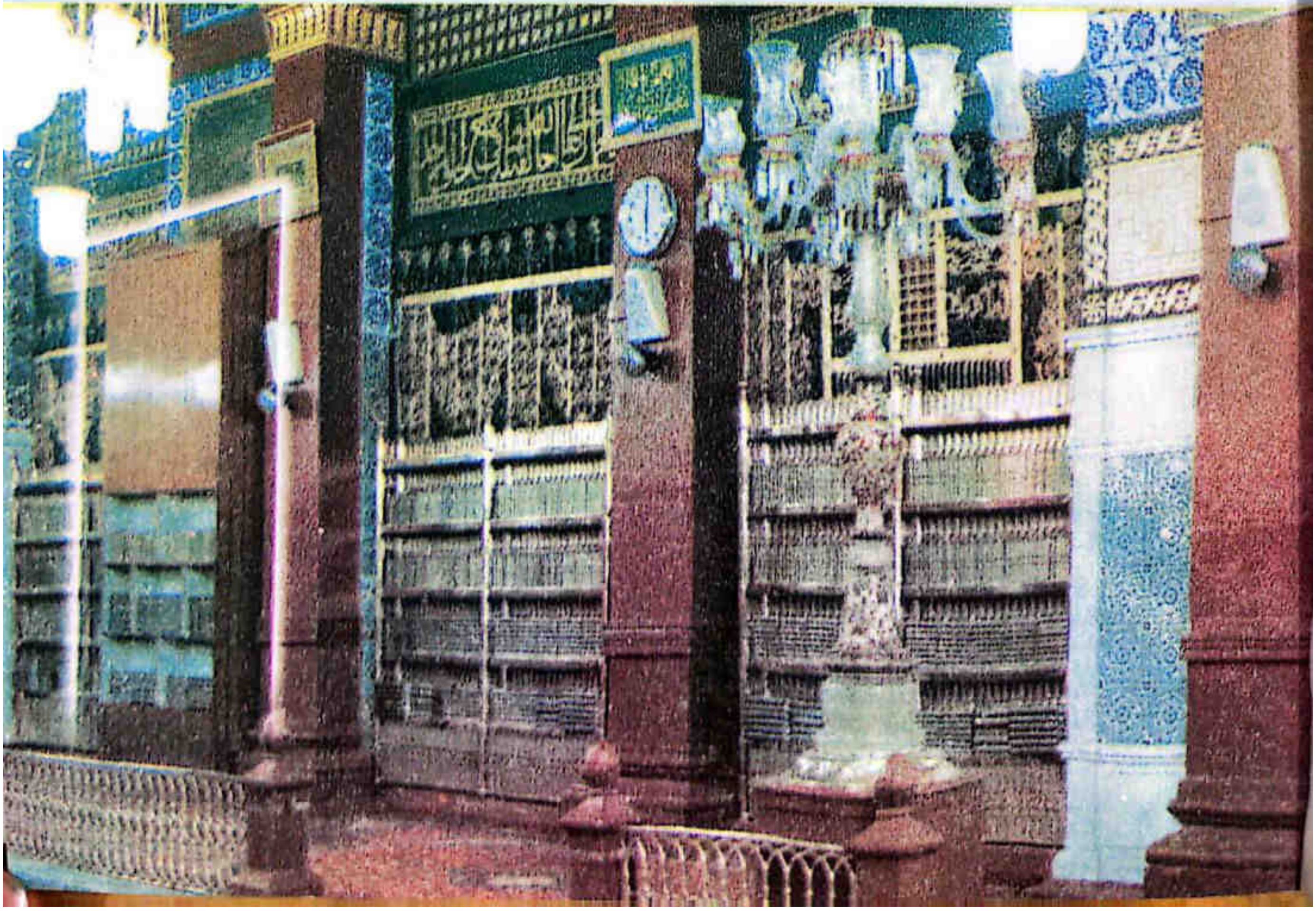
کہاں میں اور کہاں اِس منبر اقدس کا نظارہ
نظر اس سمت اٹھتی ہے مگر دز دیدہ دز دیدہ

ستون حنانہ کی فضیلت: یہ ستون اس کھجور کے تنے کی جگہ پر ہے جسکے پاس رسول خاتم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کیا کرتے اور منبر بنائے جانے سے پہلے خطبہ کے دوران اِسکا سہارا لیتے تھے۔ ایک صحابیؓ نے عرض کیا کہ آقا پسند فرمائیں تو آپکے لئے منبر بنادیں جسپر آنجناب جمعہ کے دن کھڑے ہوکر خطبہ دیا کریں تا کہ سب لوگ آپ کو دیکھ سکیں اور



Minber & Sacred Garden منبرو رياض الجنه المنبر والروضة الشريفة

Mehrab Tahajjud محراب تہجد محراب التهجد

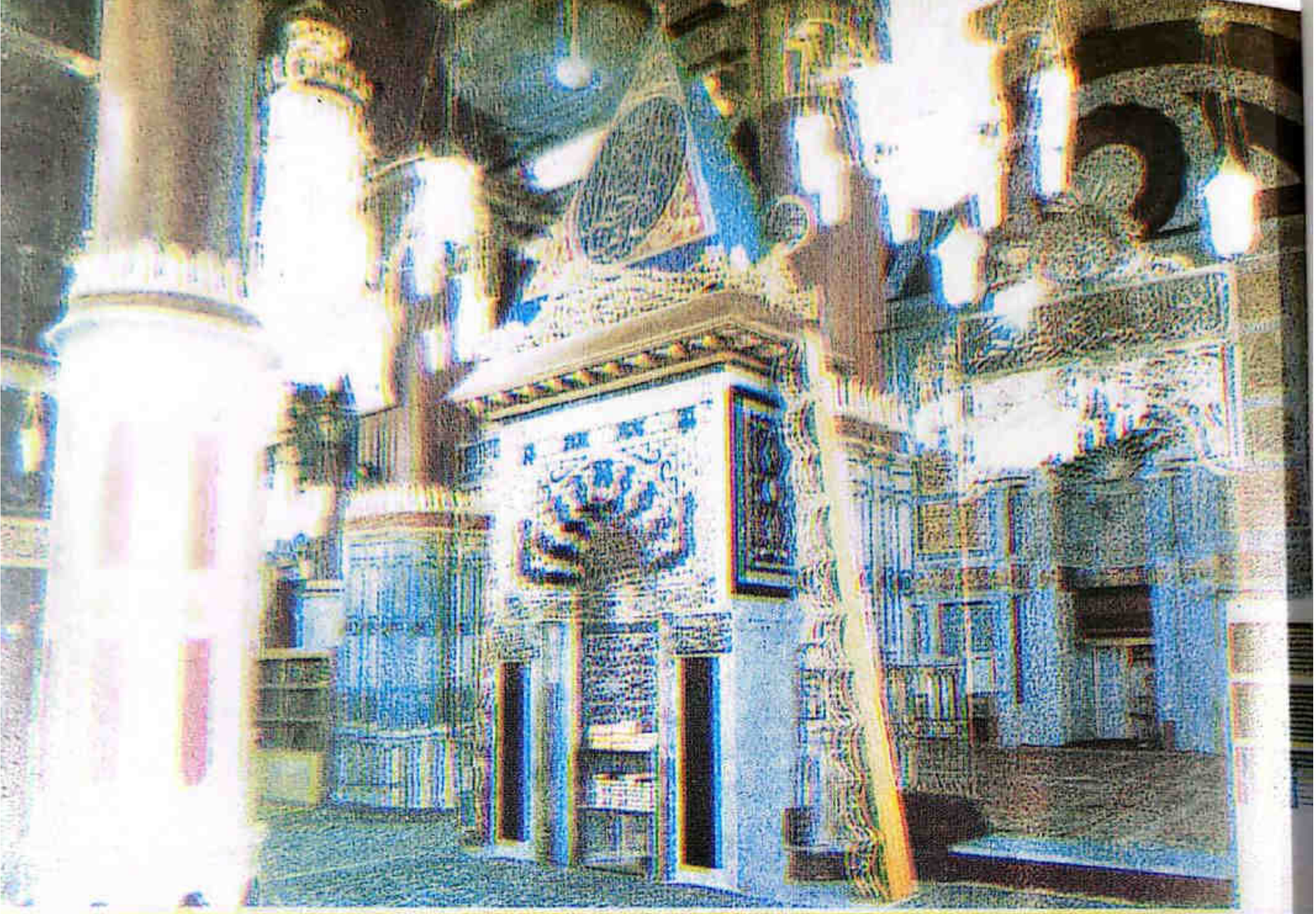


آپ کی آواز سنیں؟ آپ ﷺ نے اثبات میں جواب دیا تو تین سیڑھیاں بنادی گئیں اور انہیں اس جگہ رکھا گیا جہاں آج منبر ہے، جمعہ کے روز جب آپ ﷺ اُس تنے سے آگے بڑھے کہ منبر پر کھڑے ہوں تو اُس تنے نے چلاّنا شروع کر دیا تا آنکہ وہ پھٹ گیا، اُسکی آواز سن کر نبی اکرم ﷺ منبر سے اُترے اور اُس پر ہاتھ پھیرا تو اسمیں سکون آ گیا پھر آپ ﷺ منبر کی طرف تشریف لائے، لیکن نماز اسی ستون کے پاس ادا فرماتے۔ بخاری کی روایت میں ہے کہ جب آنجناب ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے تو ہم نے اس تنے سے دس ماہ کی حاملہ اونٹنی جیسی آواز سنی۔ (سنن ابن ماجہ: ۱۴۱۴۔ صحیح بخاری ۵۸۵)

حضرت حسن بصریؒ جب یہ حدیث بیان کرتے تو رو پڑتے اور فرماتے: اللہ کے بندو یہ سوکھی لکڑی نبی اکرم ﷺ کی محبت میں تڑپتی تھی تم کو آپ ﷺ کی زیارت اور آخرت میں ملاقات کا شوق اس سے زیادہ ہونا چاہیے۔ (شرح الشفا ۳/۶۳)

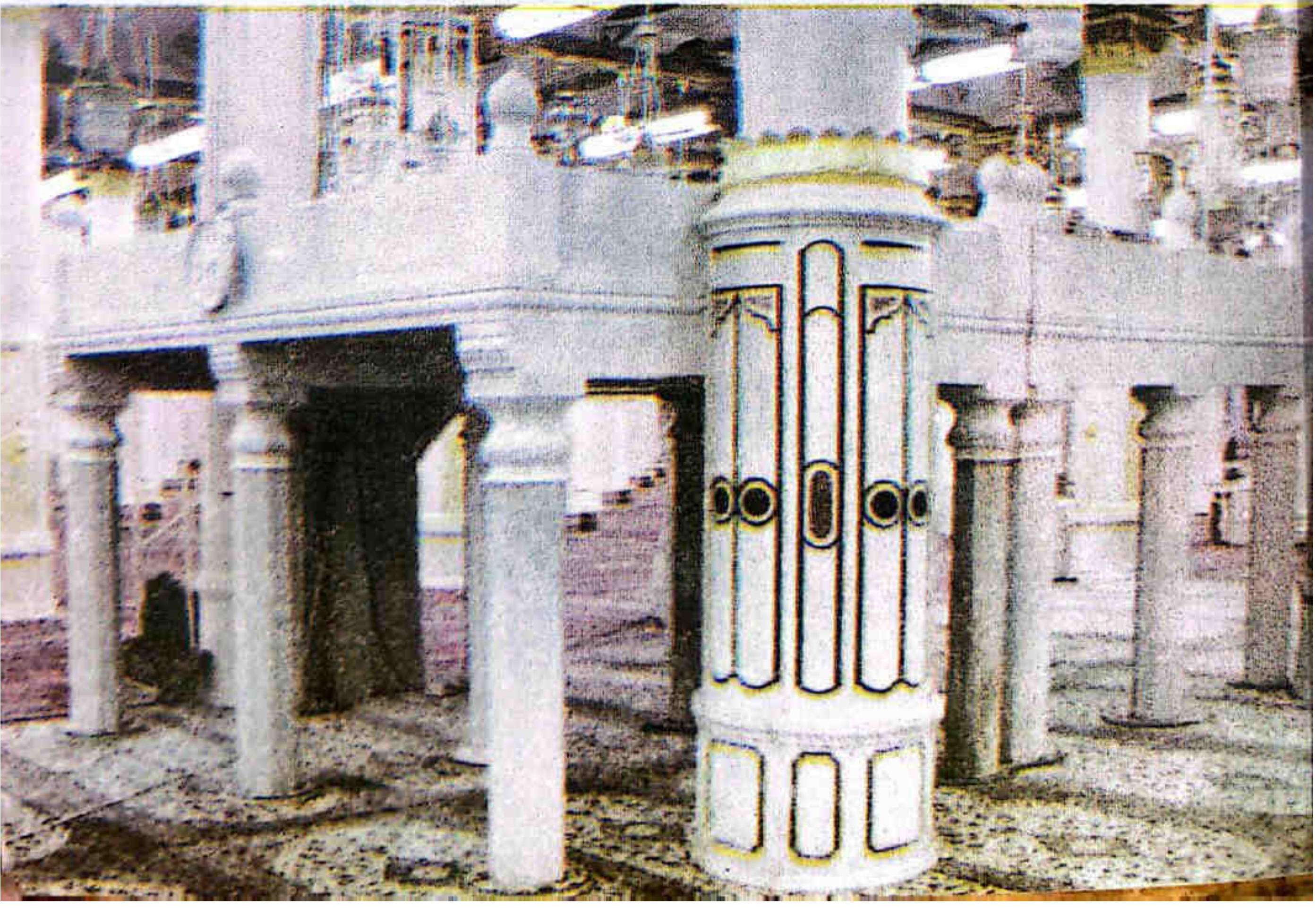
ستون عائشہؓ کی فضیلت: اس کا یہ نام اسلئے ہے کہ حضرت عائشہؓ نے اسکی جگہ متعین کر کے بتلائی جبکہ رسول خاتم ﷺ نے صرف اتنا بتایا تھا کہ مسجد میں ایک جگہ ایسی ہے کہ لوگوں کو اِسکی فضیلت معلوم ہو جائے تو وہاں نماز کی ادائیگی کے لئے آپس میں قرعہ اندازی کریں، صحابہؓ کرامؓ کے بچوں کی ایک جماعت نے حضرت عائشہؓ سے کہا کہ ام المؤمنین وہ جگہ کونسی ہے؟ آپؓ خاموش رہیں، چنداں بیٹھنے کے بعد وہ چلے گئے، صرف انکے بھانجے عبداللہ بن زبیرؓ بیٹھے رہے، اِن حضرات نے آپس میں کہا کہ ہوسکتا ہے ام المؤمنین عبداللہ کو بتا دیں، خیال رکھو کہ وہ آج نماز کہاں ادا کرتے ہیں، کچھ دیر بعد وہ نکلے اور اِس ستون کے پاس نماز ادا کی، اُنکے ساتھی سمجھ گئے کہ حضرت عائشہؓ نے اُنہیں یہ جگہ متعین کر کے بتا دی ہے۔ یوں ستون قرعہ کی جگہ متعین ہوگئی۔ (مجمع الزوائد ۴/۱۰) اور وہ ستون عائشہؓ کے نام سے متعارف ہوا۔

ستون ابی لبابہؓ: یہ منبر سے چوتھا ستون ہے اِس نام کا قصہ یہ ہے کہ



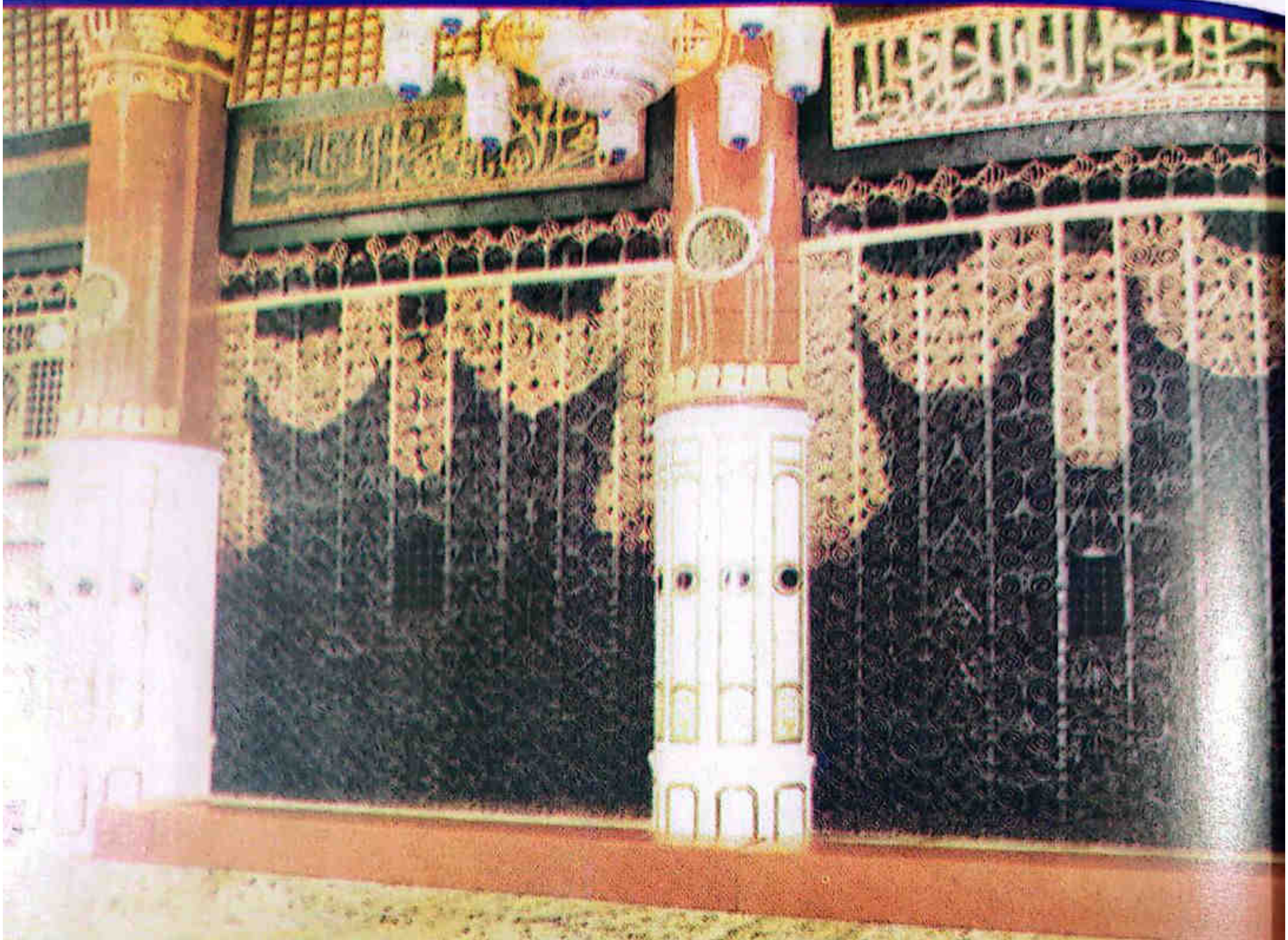
Mehrab Nabavi & Uthmani محراب نبوی وعثمانی المحراب النبوي والعثماني

Plate for Moazin چبوترہ موذن دكة المؤذن

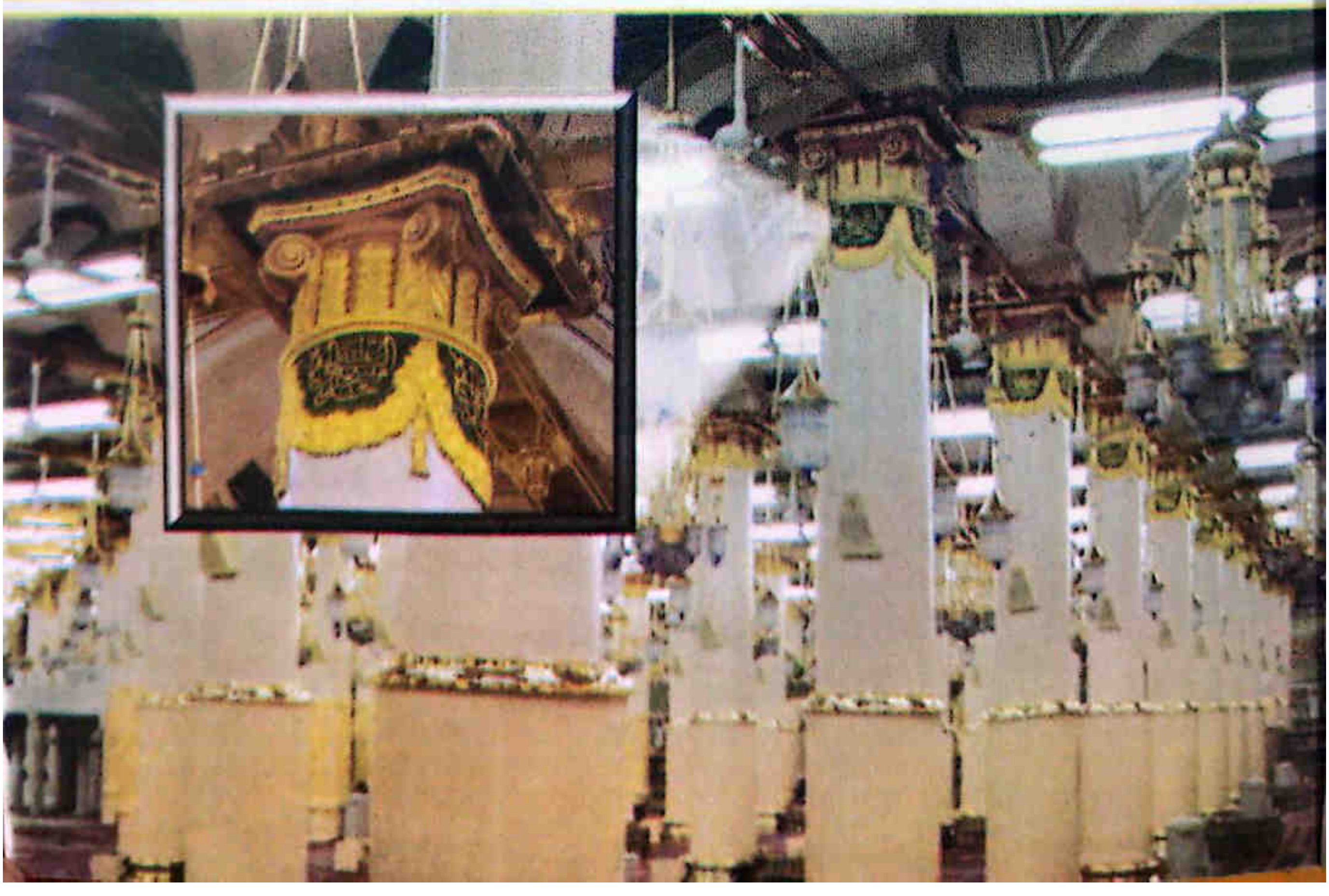


جب نبی اکرم ﷺ نے بنو قریظہ یہودیوں کی غداری کی وجہ سے اُنکا محاصرہ کیا تو یہودیوں نے آنحضور ﷺ کو عرض کیا کہ ابولبابہؓ کو ہمارے پاس بھیج دیں ہم اُن سے مشورہ کرنا چاہتے ہیں۔ جب وہ گئے تو یہودیوں نے پوچھا: ابولبابہ تمہارا کیا خیال ہے کہ ہم محمد ﷺ کا فیصلہ تسلیم کرلیں حضرت ابولبابہؓ نے فرمایا: قبول کرلو اور ساتھ ہی گلے پر انگلی رکھ کر اشارہ کیا کہ ذبح کیئے جاؤ گے۔ یہ کہتے ہی ابولبابہؓ کو احساس ہوا کہ بخدا اِس راز کو فاش کر کے میں تو اللہ اور اُسکے رسول ﷺ کیساتھ خیانت کا مرتکب ہوگیا ہوں، یہ سوچ کر آقا ﷺ کی خدمت اقدس میں آنے کی ہمت نہ ہوئی اور سیدھے آکر اپنے آپ کو مسجد نبوی شریف کے اِس ستون سے باندھ لیا اور فیصلہ کیا کہ اب اس جگہ سے نہیں ہٹوں گا اور کھانا نہیں کھاؤں گا تا آنکہ یہیں مرجاؤں یا اللہ تعالیٰ میری توبہ قبول کرلیں، وہ نو دن اسی حالت میں رہے اور بار بار بیہوش ہوجاتے تا آنکہ اللہ تعالیٰ نے نبی رحمت ﷺ پر اُنکی توبہ قبول ہوجانے کی وحی نازل کی تو آپ ﷺ مسکرائے، حضرت ام سلمہؓ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ آپکو ہنستا مسکراتا رکھے آپ کس بات پر مسکرا رہے ہیں؟ آقا ﷺ نے فرمایا: ابولبابہؓ کی توبہ قبول ہوگئی۔ ام المؤمنین نے عرض کیا کہ ابولبابہؓ کو خوشخبری سنادوں؟ ارشاد ہوا کہ جی چاہے تو سنادو۔ جب انہوں نے خوشخبری سنائی تو لوگ انہیں کھولنے کے لئے آگے بڑھے، حضرت ابولبابہؓ نے فرمایا: بخدا تم نہیں بلکہ اللہ کے رسول ﷺ اپنے دستِ مبارک سے مجھے کھولینگے پھر جب آپ ﷺ آئے تو انہیں کھولا، حضرت ابولبابہؓ نے عرض کیا: آقا میں نے نذر مانی ہوئی ہے کہ اپنا سارا مال صدقہ کردوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تیسرا حصہ صدقہ کردو۔

حجرہ شریفہ: ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کا یہ حجرہ نو حجروں میں سے ایک ہے جہاں رحمت دو عالم ﷺ اور آپ کے دو جانثار، خلیفۂ اول حضرت ابوبکر صدیق و خلیفۂ دوم حضرت عمر فاروقؓ آرام فرما ہیں۔ وہیں چوتھی قبر کی جگہ باقی ہے جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام دفن ہوں گے۔



Metalic Screens	جالیاں	شبابيك المقصورة
Masjid's Boundary in 17 H	عہد نبوی میں مسجد کی حد	حد مسجد النبي ﷺ



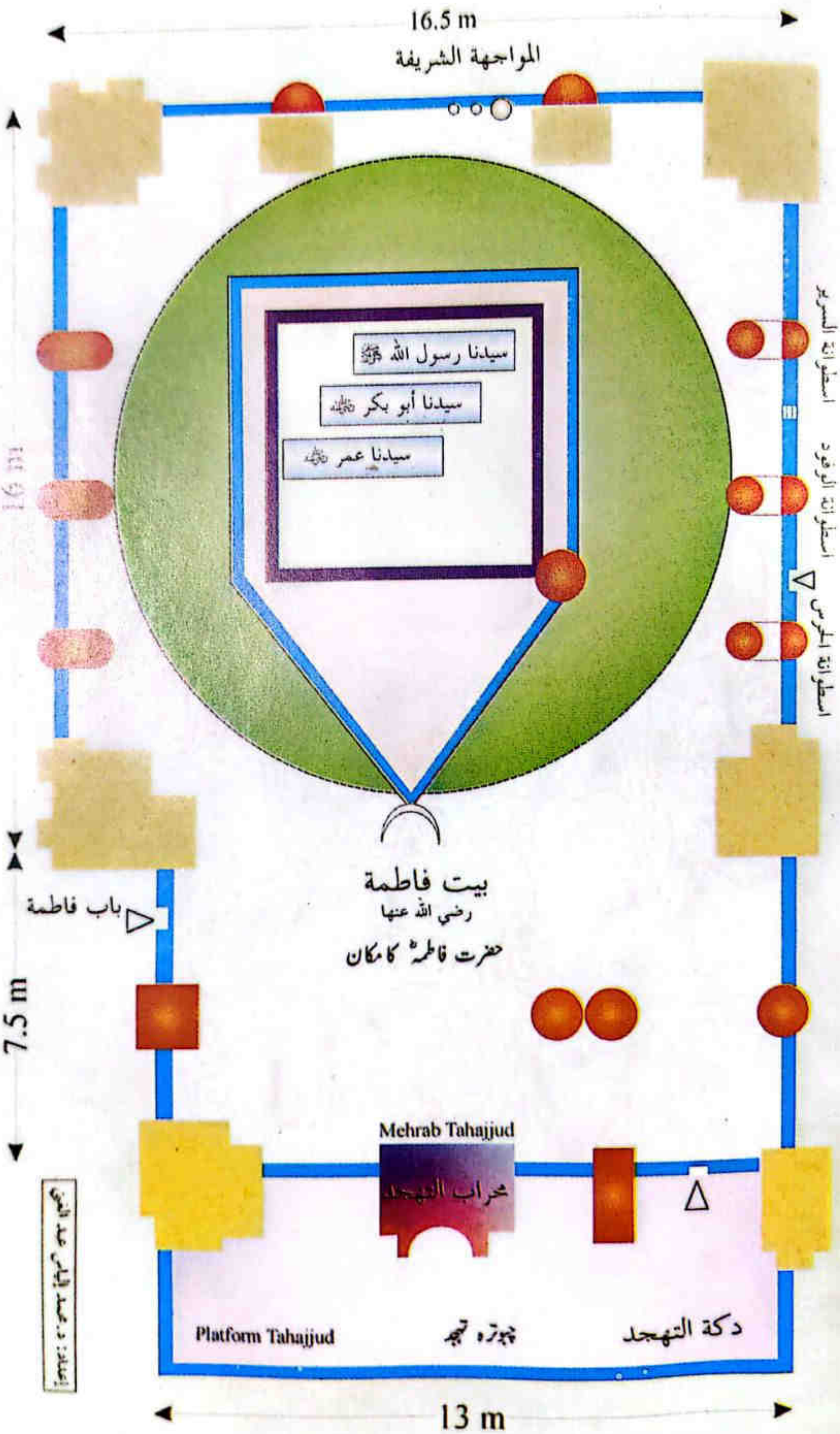
تدفین کا قصہ: ام المؤمنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے خواب دیکھا کہ تین چاند میری گود میں آکر گرے ہیں۔ میں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو یہ خواب سنایا، جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے حجرہ میں دفن ہوئے تو حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: یہ اُن تین چاندوں میں سے ایک ہے اور سب سے افضل ہے۔

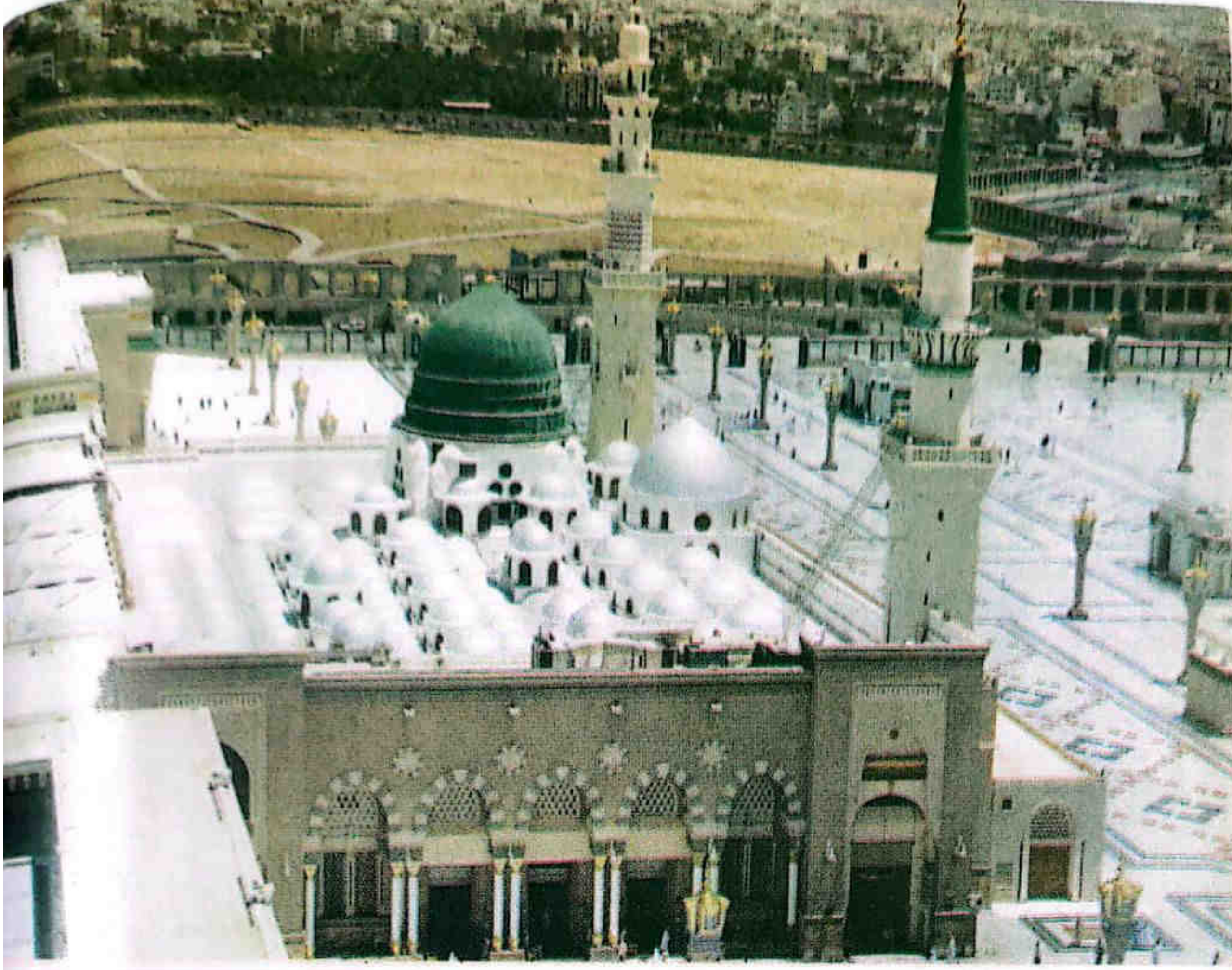
آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پیر کے دن ہوئی اور منگل کے دن تدفین ہوئی حضرات صحابہؓ نے اکیلے اکیلے حاضر خدمت ہوکر نماز جنازہ ادا کی۔ کچھ لوگوں کی رائے تھی کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر کے قریب دفن کیا جائے دیگر کا خیال یہ تھا کہ بقیع میں تدفین ہو۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ میں نے ارشادِ نبوی سنا ہے کہ نبی جہاں بھی اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کرے اُسے وہیں دفن کیا جاتا ہے۔ لہٰذا حجرہ عائشہ میں ہی آپ کی تدفین ہوئی۔ غسل کے لئے جب قمیض اتارنے کی کوشش کی گئی تو ایک آواز سنی گئی کہ قمیض نہ اتارو، لہٰذا قمیض پہنے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دیا گیا۔

☆ جب حضرت ابوبکرؓ کا انتقال ہوا تو وصیت کے مطابق انہیں حجرۂ عائشہؓ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ اور یہ ان تین چاندوں میں سے دوسرا تھا۔

☆ جب حضرت عمرؓ پر قاتلانہ حملہ ہوا تو آپؓ نے اپنے صاجزادہ عبداللہ بن عمرؓ کو فرمایا: ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوکر میرا اسلام عرض کرو اور اپنے ساتھیوں کے قریب دفن کی اجازت مانگو۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: یہ جگہ میں نے اپنے لئے رکھی ہوئی تھی لیکن آج میں انہیں اپنی ذات پر ترجیح دیتی ہوں۔ حضرت عمرؓ کو اطلاع ملی تو فرمایا: اس پڑوس سے بہتر میرے لئے اور کوئی چیز نہیں۔ (صحیح بخاری:۱۳۹۲)

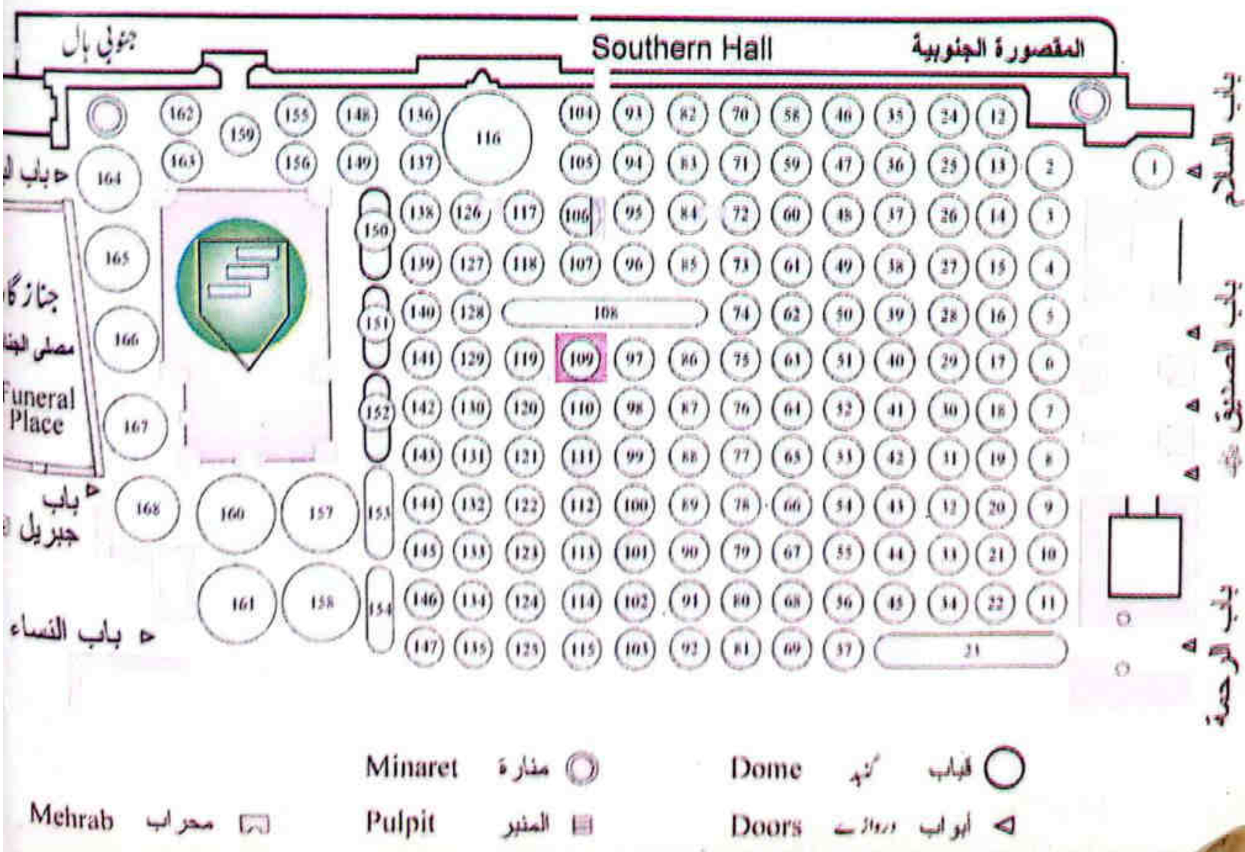
☆ حضرت عبداللہ بن سلامؓ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت توراۃ میں موجود ہے اسمیں یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام ساتھ دفن ہوں گے۔ حضرت ابومودود کہتے ہیں کہ حجرۂ شریفہ میں چوتھی قبر کی جگہ باقی ہے۔ (ترمذی:۳۶۹۶)


16.5 m
المواجهة الشريفة
سيدنا رسول الله ﷺ
سيدنا أبو بكر رضي الله عنه
سيدنا عمر رضي الله عنه
اسطوانة السرير
اسطوانة الوفود
اسطوانة الحرس
16 m
بيت فاطمة
رضي الله عنها
حضرت فاطمہؓ کا مکان
باب فاطمة
7.5 m
Mehrab Tahajjud
محراب التهجد
Platform Tahajjud
چبوترہ تہجد
دكة التهجد
13 m
إعداد: د. محمد إلياس عبد الغني



Turkish Construction — ترکی عمارت — العمارة التركية

Domes of Mosque — مسجد کے گنبد — قباب المسجد

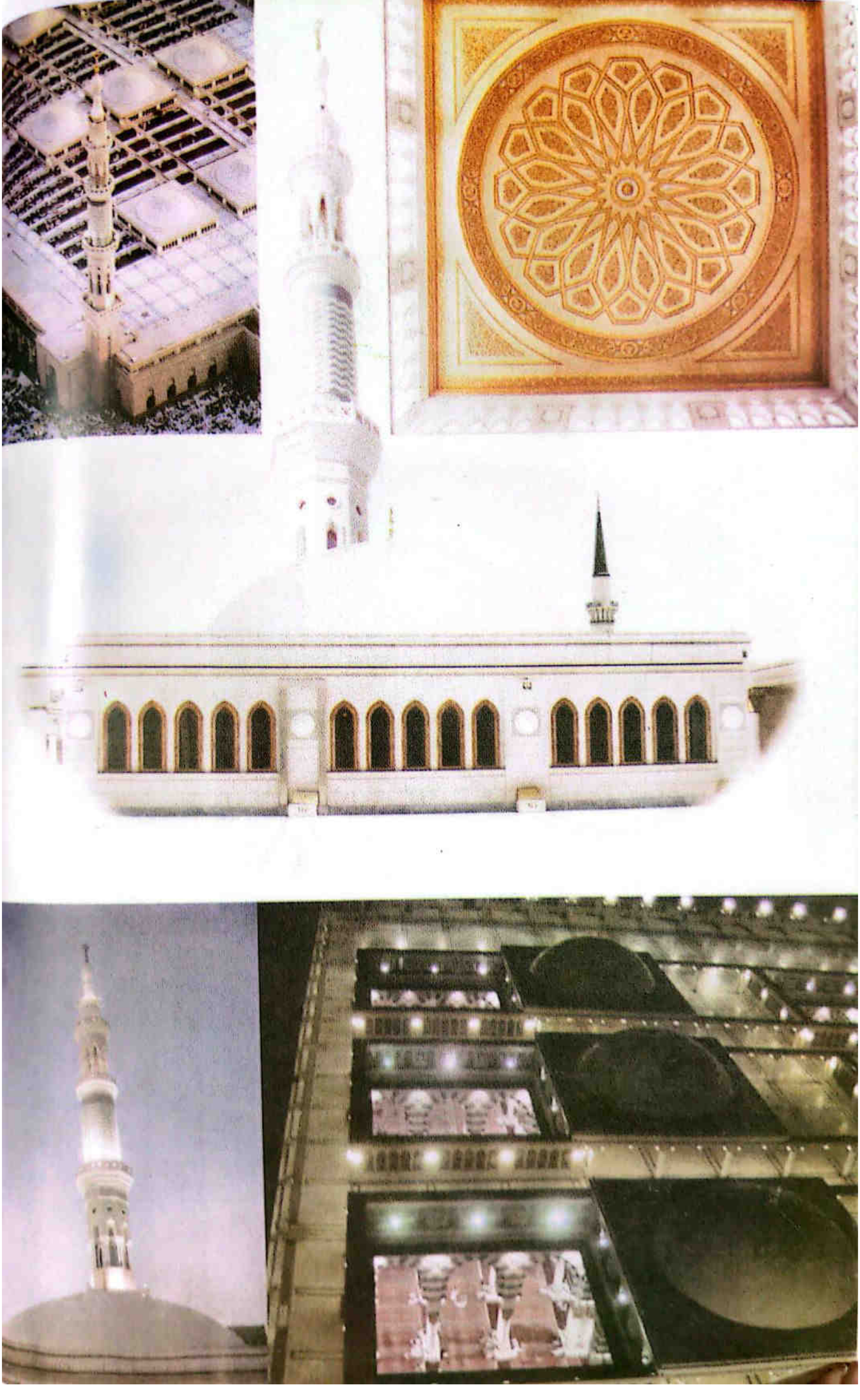


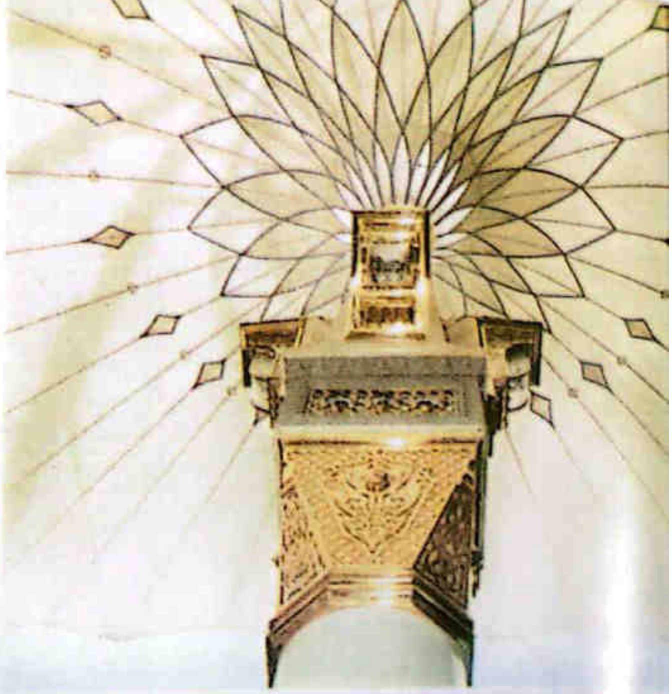


Southern Wall جنوبی دیوار الجدار الجنوبي

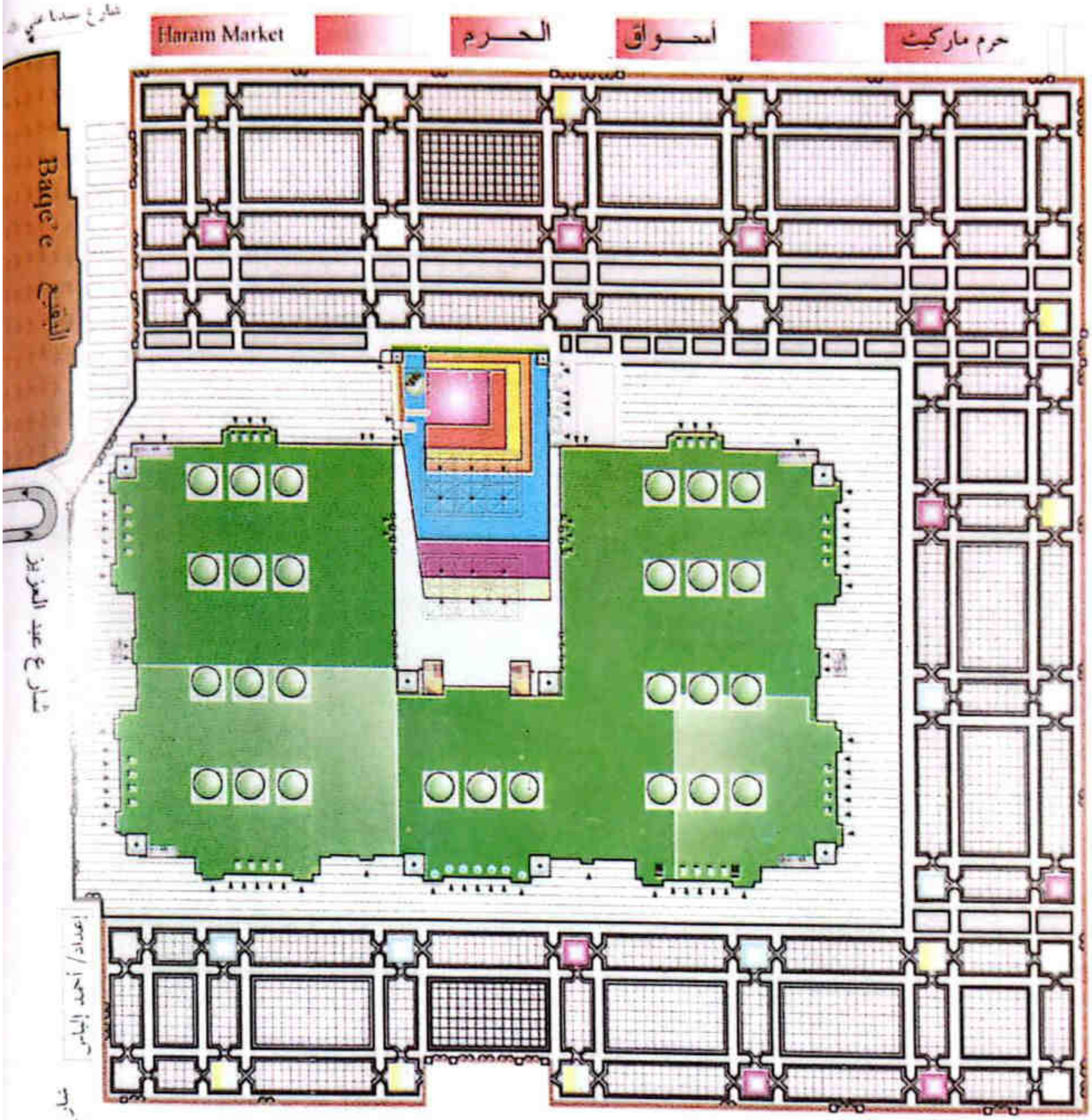
Wall of 2nd Extension توسیعی دیوار جدار التوسعة









Entrance Parking & W.C for Male	مردانہ راستہ برائے پارکنگ، وضوخانہ	المواقف ودورات المياه / للرجال	
Entrance Parkingfor Family	راستہ برائے فیملی	مدخل الى المواقف / للعائلات	
Entrance W.C for Female	زنانہ راستہ برائے وضوخانہ	مدخل دورات المياه / للنساء	
White cold Marble Yard	ٹھنڈے پتھروالاصحن	البلاط العازل للحرارة	

الساحات حول المسجد النبوي الشريف ، زخرفة البلاط ومداخل المواقف ودورات المياه

مسجد نبوی شریف کے گرد صحن ، فرش کا ڈیزائن ، پارکنگ اور وضوخانہ کے راستے

Yard around the Holy Mosque. Design pattern, Entrance for parking & W.C



مسجد قباء

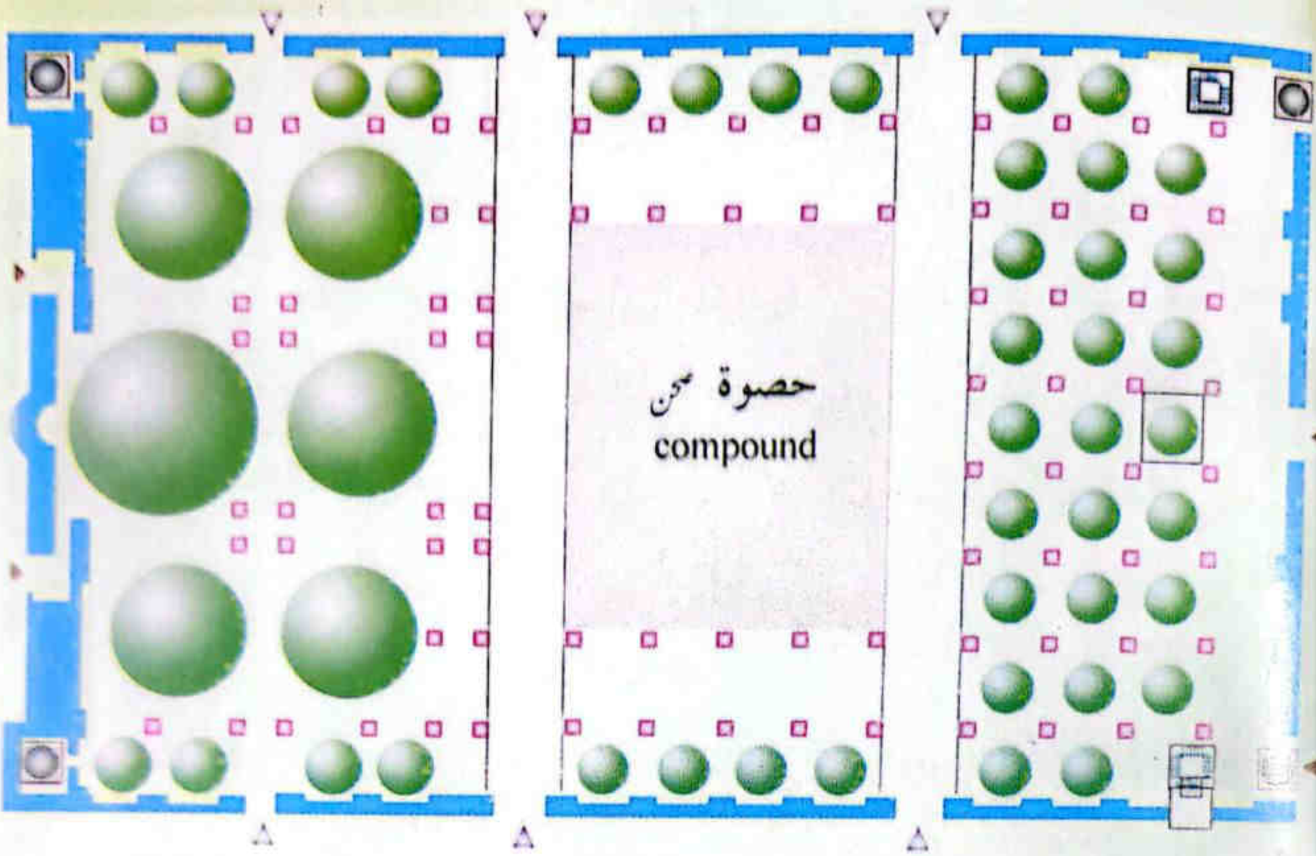
جب نبی اسلام ﷺ ہجرت کر کے مدینہ منورہ پہنچے تو اِس قبیلہ کی ایک شخصیت حضرت کلثومؓ کے ہاں قیام فرمایا اور انہیں کی زمین میں مسجد قباء تعمیر کی۔ جس کی فضیلت سورہ توبہ کی آیت نمبر ۱۰۸ میں ہے کہ ''جو مسجد اول روز سے تقوی پر قائم کی گئی ہے وہی زیادہ موزوں ہے کہ تم اس میں (عبادت کے لئے) کھڑے ہو...''

☆ نیز ارشاد نبوی ہے: جو شخص اپنے گھر وضو کر کے مسجد قباء میں آ کر نماز پڑھے اسے ایک عمرہ کا ثواب ملے گا۔ (سنن ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۴۱۲) یہ مسجد مسلمانوں کے اہتمام وتوجہ کا مرکز رہی، بالآخر سنہ ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء میں خادم حرمین شریفین شاہ فہد نے اسکی تعمیر وتوسیع کی جسمیں بیس ہزار نمازیوں کی گنجائش ہے۔

بنوعمرو بن عوف: (اوس) اُن کی آبادی مسجد قباء کے قریب تھی جو مسجد نبوی شریف سے ۲.۳ کلومیٹر کے فاصلہ پر تھی۔

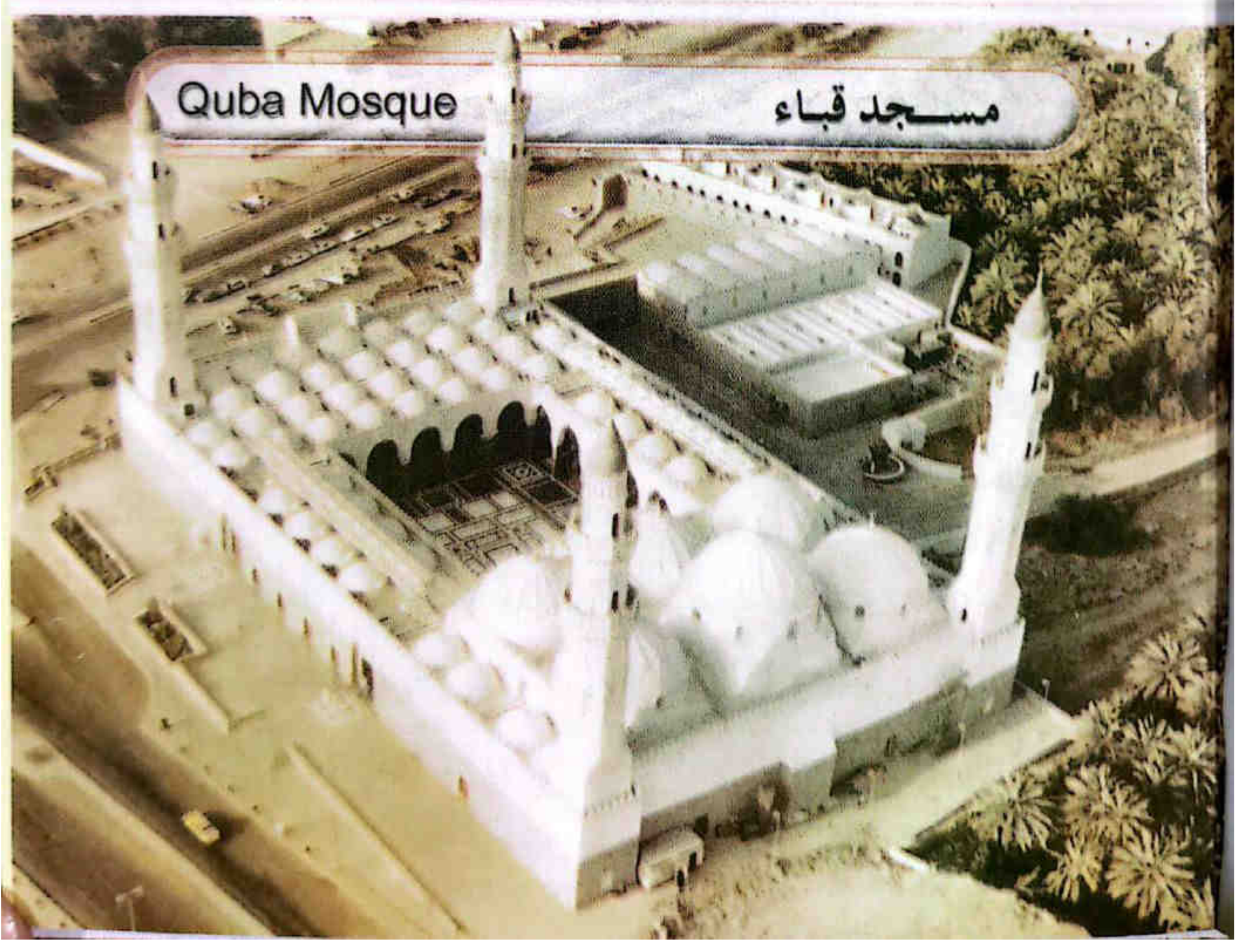
☆ اس قبیلہ کی تعریف میں سورہ توبہ کی آیت نمبر ۱۰۸ میں ارشاد ہوتا ہے ''اسمیں ایسے لوگ ہیں جو پاک رہنا پسند کرتے ہیں، اور اللہ پاکیزگی اختیار کرنے والوں کو ہی پسند کرتا ہے''۔

☆ حضرت ابولبابہؓ کا تعلق اسی قبیلے سے تھا، نبی اکرم ﷺ نے بعض غزوات میں انہیں امیر مدینہ مقرر کیا۔ جب بنو قریظہ یہودیوں کی غدّاری کے سبب آنحضور ﷺ نے اُن کا محاصرہ کیا تو بنو قریظہ نے حضرت ابولبابہؓ سے اپنے انجام کی بابت پوچھا تو انہوں نے گلے پر انگلی رکھ کر اشارہ کیا کہ قتل کیے جاؤ گے۔ فوراً احساس ہوا کہ یہ راز فاش کر کے میں نے اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے



مداخل الرجال ◄ مداخل النساء منائر (٤) قباب (٤٧)

رسم مسجد قباء Layout of Masjid Quba Ahmad



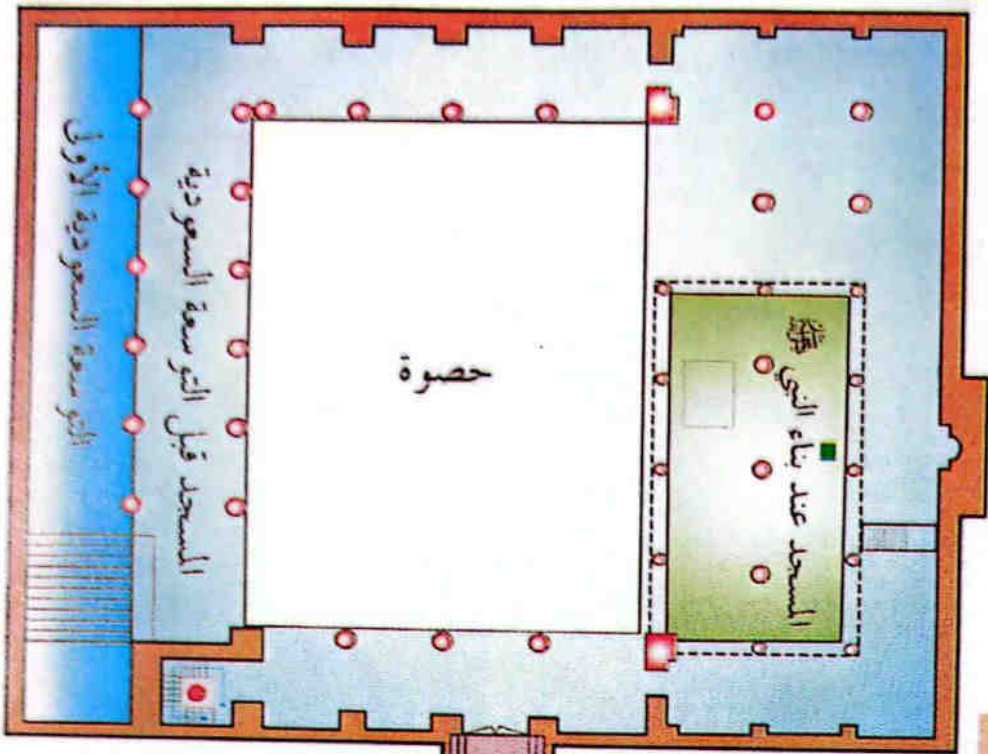
مسجد قباء Quba Mosque

ساتھ خیانت کی ہے۔ تو قسم کھالی کہ اب کچھ نہ کھاؤں گا۔ مر جاؤں گا یا توبہ قبول ہو جائے گی، اور مسجد نبوی شریف میں آکے اپنے آپ کو ایک ستون سے باندھ لیا اِس دوران بے ہوش ہو کر گر جاتے، نو دن بعد توبہ قبول ہو گئی۔ سورۂ انفال کی آیت نمبر ۲۷ انہیں کی بابت نازل ہوئی۔ مسجد نبوی میں ستون ابی لبابہ رض اِسی واقعہ کی یاد تازہ کرتا ہے۔

مسجد دار سعد بن خیثمہ رض

حضرت سعد بن خیثمہ رض کا یہ گھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے قبل ہی اسلام کا مرکز بن گیا۔ حضرات صحابہ رض کبھی کبھی اِس میں نماز جمعہ بھی پڑھ لیتے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے آئے تو حضرت کلثوم رض کے مکان میں قیام فرمایا، اور اس دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد رض کے گھر میں بھی تشریف لاتے جو مسجد قبا کے جنوب مغربی کونے میں تھا، اِسی نسبت سے وہاں بعد میں مسجد بنادی گئی جو خادم حرمین شریفین شاہ فہد کے زمانہ میں مسجد قبا کی وسیع میں شامل ہو گئی۔

قوت ایمانی کا حسین مظاہرہ: غزوہ بدر کے موقعہ پر حضرت سعد اور اُنکے والد حضرت خیثمہ رض میں قرعہ اندازی کی گئی کہ دونوں میں سے کون جہاد پر جائیگا؟ صاحبزادہ سعد رض کا نام نکلا تو والد محترم کہنے لگے: بیٹا اپنی جگہ مجھے جانے دو۔ بیٹے نے عرض کیا: ابا محترم! اگر جنت کے علاوہ کسی اور چیز کا معاملہ ہوتا تو میں ایسا کر لیتا۔ الغرض حضرت سعد رض غزوۂ بدر میں شریک ہوئے اور مقام شہادت سے سرفراز ہوئے۔ اور اُنکے والد حضرت خیثمہ رض غزوۂ احد میں شریک ہوئے اور مقام شہادت پر سرفراز ہو کر اُنکی تمنا پوری ہوئی۔ (الاصابہ ۲/۲۳)



موقع دار كلثوم ابن الهدم رضي الله عنه

موقع دار سعد بن خيثمة رضي الله عنه
بجانب مسجد قباء قبل التوسعة السعودية الثانية

موقع داري سعد بن خيثمة رضي الله عنه و كلثوم بن الهدم رضي الله عنه

مسجد قباء، دوسری توسیع سے قبل حضرت سعد بن خیثمہ رضی اللہ عنہ وکلثوم رضی اللہ عنہ کے مکانات کا محل وقوع

دار سعد بن خيثمة رضي الله عنه

حضرت سعد بن خیثمہ رضی اللہ عنہ کا مکان



مسجد جمعہ

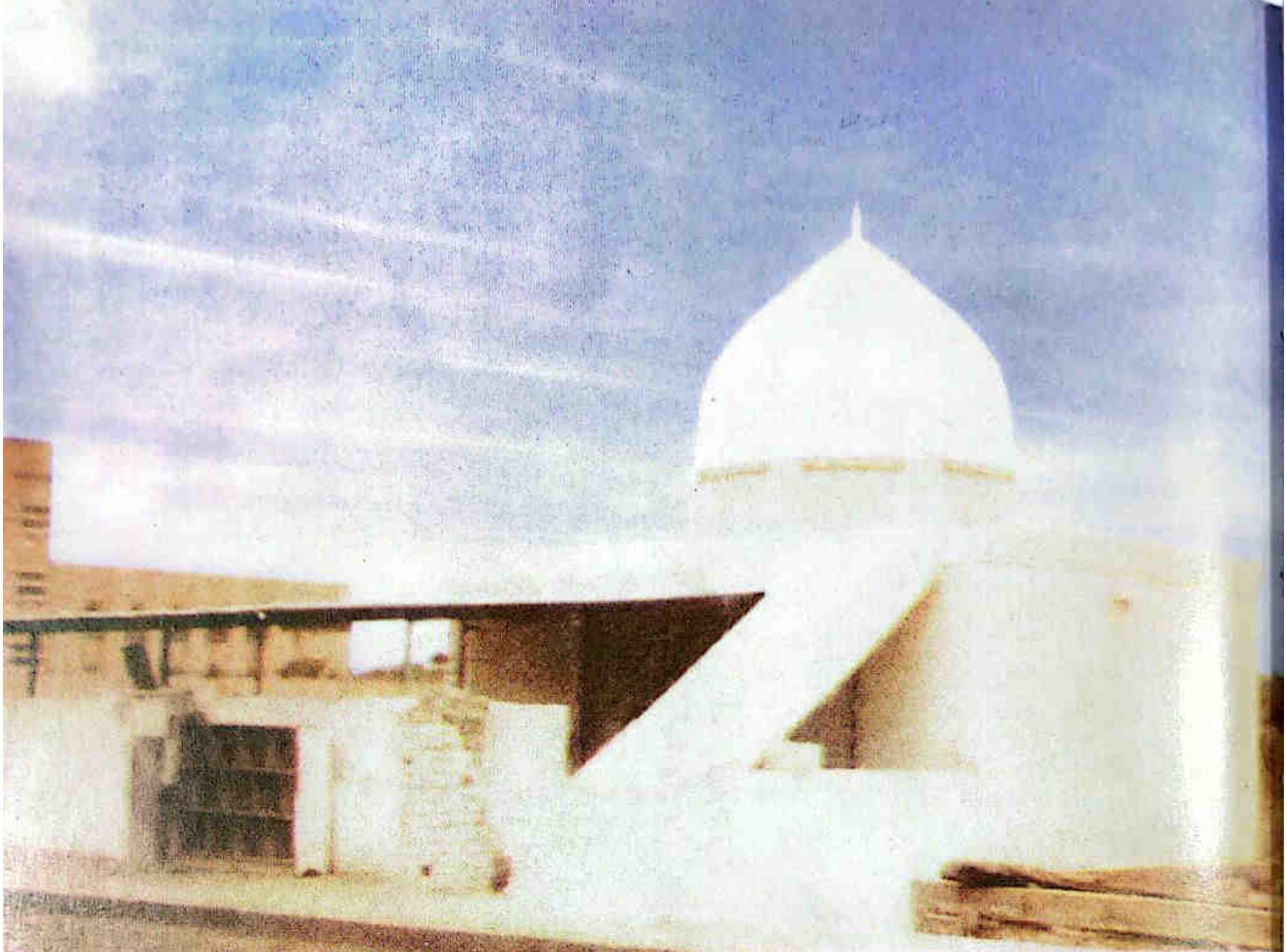
حضرت مصعب بن عمیرؓ اور اسعد بن زرارۃؓ مدینہ منورہ میں نماز جمعہ پڑھاتے تھے، جب نبی مصطفیٰ ﷺ ہجرت کرکے آئے تو قباء میں قیام فرمایا، جمعہ کے دن وہاں سے مدینہ منورہ کیلئے روانگی ہوئی، مسجد قباء سے تقریباً ایک کلومیٹر کے فاصلہ پر بنو سالم کی مسجد میں نماز جمعہ ادا فرمائی بنو سالم نے اس جگہ مسجد بنائی جو مسجد جمعہ اور مسجد سالم کہلائی اس تاریخی اہمیت کے پیش نظر خادم حرمین شریفین شاہ فہد کے زمانہ میں اِسکی تعمیر وتوسیع کا اہتمام کیا گیا اسمیں ۶۵۰ نمازیوں کی گنجائش ہے، مینار کی بلندی ۲۵ میٹر ہے.

بنو سالم: (خزرجی) ان کی آبادی مسجد قبا کی شمالی جانب تقریباً ۸۰۰ میٹر کے فاصلہ پر اور مسجد نبوی شریف سے تقریباً اڑھائی کیلومیٹر دور تھی۔

☆ نبی خاتم ﷺ قباء سے مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے تو بنو سالم نے عرض کیا: آقا آپنے ہمارے چچازاد عمرو بن عوف کو چند روزہ قیام کے شرف سے نوازا، ہمیں بھی کچھ شرف بخشیے ! آپ ﷺ اُنکی بستی میں جلوہ افروز ہوئے اور جمعہ کی نماز ادا کی۔ وہاں جو مسجد بنی وہ مسجد جمعہ کہلائی۔

☆ اسی قبیلہ میں حضرت ابو حصینؓ کے دو بیٹے عیسائی تھے۔ آپ ﷺ نے انہیں اسلام پر مجبور کیا تو آیت ﴿لا اکراہ فی الدین ...﴾ (سورۃ بقرہ:۲۵۶) نازل ہوئی۔

☆ اِسی قبیلے کے حضرت ابو خیثمہؓ غزوۂ تبوک سے رہ گئے۔ ایک دن سخت گرمی تھی، گھر پہنچے تو چھڑکاؤ کیا ہوا تھا۔ پانی ٹھنڈا اور کھانا تیار تھا۔ کہنے لگے: اللہ کے



مسجد الجمعة قديماً — مسجد جمعہ قدیم

مسجد الجمعة — مسجد جمعہ



رسول ﷺ سخت دھوپ، لُو اور گرمی میں ہوں اور ابوخیثمہ ان نعمتوں میں! یہ انصاف نہیں ہے، اللہ کی قسم میں داخل نہیں ہوں گا۔ پھر تیاری کی اور سامانِ سفر لیکر روانہ ہو گئے۔ تبوک میں آنحضور ﷺ کے قریب پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کرے یہ ابوخیثمہ ہو۔ صحابہ ؓ نے عرض کیا: آقا! وہی ہیں۔ حاضر خدمت ہوکر سلام عرض کرکے آپ بیتی سنائی۔ آپ ﷺ نے دعا دی۔

مسجد عتبان

انصار کے ایک سردار حضرت مالک بن عجلان ؓ کا تعلق اِسی قبیلے سے تھا۔ او انہی کے صاحبزادے حضرت عتبان ؓ نے آنحضور ﷺ سے درخواست کی کہ آپ میرے گھر میں تشریف لاکر نماز پڑھیں تاکہ میں اس جگہ کو گھر کی مسجد بنا لوں تو رسول رحمت ﷺ نے فرمایا کہ ان شاء اللہ میں ایسا کروں گا، ایک روز آنحضور ﷺ اور حضرت ابوبکر ؓ تشریف لائے اور فرمایا کہ ہم تمہارے گھر میں کہاں نماز پڑھیں؟ حضرت عتبان ؓ نے گھر میں ایک طرف اشارہ کیا، آپ ﷺ نے اللّٰہ اکبر کہہ کر نماز شروع کردی ہم نے بھی آپ ؐ کے پیچھے صف بنالی، آپنے دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا۔ (تفصیل کیلئے: صحیح بخاری: ۴۲۵) یہ مسجد مسجد عتبان بن مالک ؓ کہلائی۔ اس کی جگہ اب مسجد جمعہ کی شمالی جانب چاردیواری کے اندر ہے اور مسجد منہدم ہو چکی ہے۔

مسجد بنی اُنَیف

مسجد قباء کے جنوب مغرب میں محلّہ کے اندر واقع ہے، حضرت طلحہ البراء ؓ بیمار ہوئے تو رحمتِ کائنات ﷺ اپنے اِس جاں نثار صحابی کی عیادت کیلئے تشریف لاتے رہے، اِسی دوران جہاں آپ ﷺ نے نمازیں ادا کیں وہاں بنواُنیف نے مسجد بنالی،



مسجد عتبان بن مالك رضي الله عنه　　مسجد عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ

مسجد بني أنيف　　مسجد بنی انیف



حضرت طلحہؓ فوت ہوئے تو رحمتِ کائنات ﷺ نے ان کیلئے دعا کی:
''اے اللہ تو طلحہ کو مسکراتے ہوئے مل اور وہ تجھے مسکراتا ہوا ملے''۔

مسجد سقیا

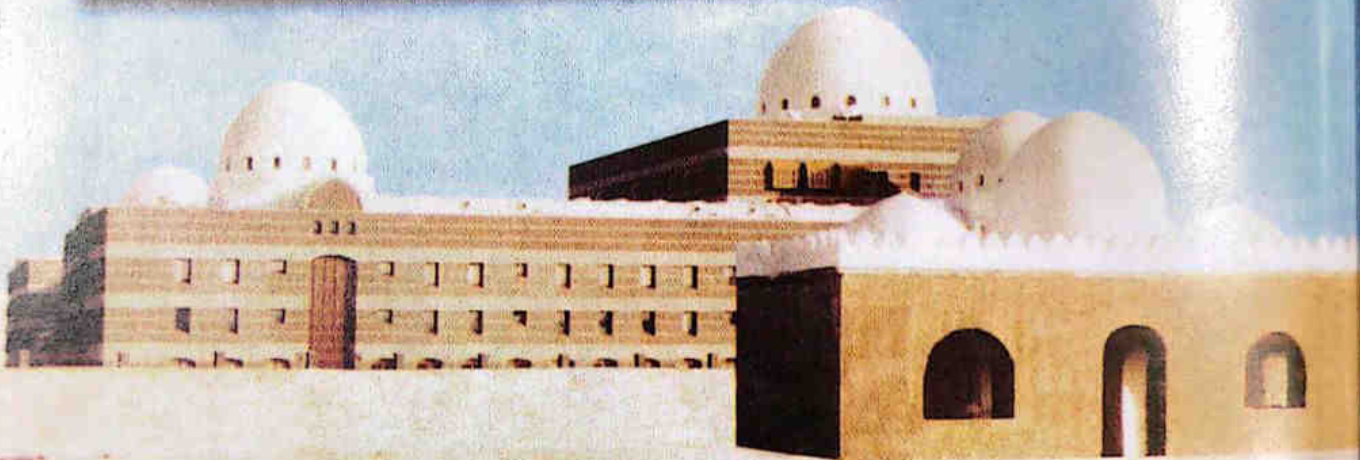
عنبریہ میں ایک جگہ کا نام سقیا ہے جو قدیم ترکی ریلوے اسٹیشن کے اندر اور باہر ہے یہ جگہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کی ملکیت تھی، یہاں مسجد سقیا ہے جو ریلوے اسٹیشن کی چار دیواری میں واقع ہے، اسکی تین گنبد والی موجودہ تعمیر ترکی دور کی ہے، اسکا رقبہ ۱۳x۵م = ۶۵ مربع میٹر ہے، سنہ ۱۴۲۳ھ/۱۴۲۴ھ میں اسکی ترمیم وتجدید ہوئی۔

☆ جب آنحضور ﷺ غزوہ بدر کیلئے روانہ ہوئے تو اِسی میدان میں ٹھہرے، وضو کر کے نماز ادا کی۔ اہل مدینہ کیلئے برکت کی دعا مانگی اور لشکر کی تنظیم نو کی۔ حضرت عمرؓ کے دور حکومت میں یہاں آنحضور ﷺ کے محترم چچا حضرت عباس بن عبدالمطلبؓ سے دعاء استسقاء کرائی گئی۔

☆ واضح رہے کہ اِس ریلوے اسٹیشن کو مدینہ منورہ کا عجائب گھر بنانے کا فیصلہ ہو چکا ہے، اور اس مقصد کے لئے اس کی ترمیم وتجدید کا کام جاری ہے۔

بئر سقیا: حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کا یہ کنواں سقیا مقام پر واقع تھا جو چودھویں صدی ہجری کے دوران سڑک کی توسیع کے پیش نظر دفن کر دیا گیا، اس کا تقریبی محل وقوع مسجد سقیا کی جنوبی طرف ریلوے اسٹیشن کی چار دیواری سے باہر ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ بدر جاتے ہوئے اس کے پانی سے وضو کیا نیز آپ ﷺ اسکا پانی نوش فرمایا کرتے تھے۔





مسجد السقيا وخلفه أمانة المدينة المنورة — مسجد سقیا اور پس منظر میں بلدیہ مدینہ منورہ کا دفتر

مسجد العنبرية ومنطقة السقيا — مسجد عنبریہ اور سقیا کا علاقہ



عید گاہ

یہ میدان مسجد نبوی شریف کے جنوب مغرب میں ہے، رسول اکرم ﷺ نے اِس میدان میں مختلف جگہوں پر عید الفطر و عید الاضحیٰ کی نماز ادا فرمائی۔ نیز نجاشی کی نماز جنازہ اور بعض اوقات نمازِ استسقاء بھی یہیں ادا فرمائی۔

☆ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول رحمت ﷺ عید الفطر و عید الاضحیٰ کے دن اِس میدان میں تشریف لاتے، نماز عید ادا کر کے لوگوں کو وعظ و نصیحت فرماتے، اگر کوئی لشکر روانہ کرنا ہوتا تو روانہ فرماتے، کسی اور چیز کا حکم دینا ہوتا تو اس کا حکم دیتے۔ (صحیح بخاری: ۹۵۶)

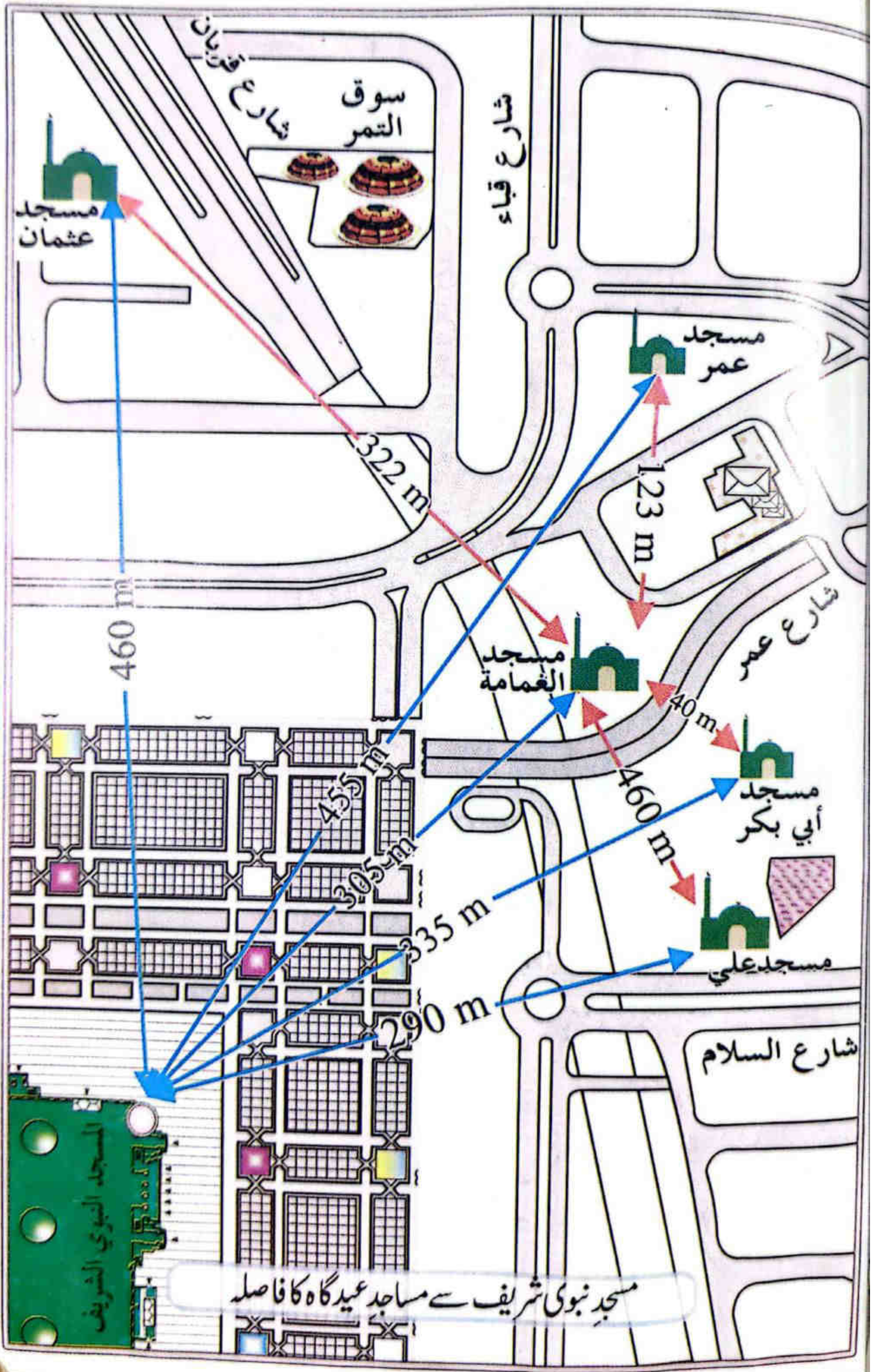
☆ حضرت عباد بن تمیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اس میدان میں نماز استسقاء ادا فرمائی اور دعا کے بعد اپنی چادر کا رخ بدلا۔ (صحیح مسلم، ۹: ۸۹۴)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے لوگوں کو نجاشی کی وفات کہ خبر اسی روز سنائی اور اس میدان میں آ کر چار تکبیر سے نماز جنازہ ادا کی۔ (صحیح مسلم، ۱۱: ۹۵)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ سفر سے واپسی پر اس عید گاہ سے گذرتے تو قبلہ رو کھڑے ہو کر دعا فرماتے۔ (تاریخ مدینہ، ابن شبہ ۱/ ۳۳۸)

☆ مدینہ منورہ میں یہودیوں کا اپنا بازار تھا۔ رسول خاتم ﷺ نے میدان عید گاہ کو مسلمانوں کا بازار قرار دیا تا کہ اسلامی تشخص قائم ہو اور مسلمان عزّت نفس کے ساتھ اپنا کاروبار کریں، اسی پس منظر میں یہ جگہ مناخہ کہلائی کہ یہاں اونٹوں کے تجارتی قافلے پڑاؤ ڈالتے تھے۔

☆ تاریخی روایات سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ سنہ ۸۷ تا ۹۳ ھ میں مدینہ منورہ کے گورنر بنے تو انہوں نے اِن تاریخی جگہوں پر مسجدیں بنوا دیں۔ ذیل میں اِن مساجد کا مختصر تعارف ہے:



مسجدِ نبوی شریف سے مساجدِ عیدگاہ کا فاصلہ

مسجد غمامہ

مسجد نبوی شریف کے جنوب مغرب میں ۳۰۵ میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے. نبی اسلام ﷺ آخری سالوں میں یہاں عید کی نماز ادا فرماتے تھے، اسی لئے تاریخی کتب میں اِس کا نام مسجد مصلّٰی (عیدگاہ والی مسجد) ہے. اندازہ ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے یہ مسجد بنوائی۔ موجود عمارت سلطان عبدالمجید ترکیؒ کے زمانہ کی ہے۔ خادم حرمین شریفین شاہ فہد کے زمانہ میں اِس کی ترمیم وتجدید کی گئی۔ آجکل یہ مسجد غمامہ کے نام سے متعارف ہے۔ قدیم تاریخی کتب میں یہ نام مذکورہ نہیں ہے۔

مسجد ابی بکر صدیقؓ

مسجد غمامہ سے ۴۰ میٹر اور مسجد نبوی شریف سے ۳۳۵ میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے. خاتم النبیین ﷺ نے بعض اوقات عید کی نماز یہاں ادا فرمائی. پھر آپ ﷺ کے خلیفہ اوّل حضرت ابو بکرؓ نے عید کی نمازیں یہاں پڑھائیں، لہذا غالباً حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے دور میں اِس جگہ بننے والی مسجد اُنہی کی طرف منسوب ہوگئی. اسکی موجود عمارت سلطان محمود خاں ترکی نے بنوائی، جسکی مرمت شاہ فہد نے ۱۴۱۱ھ میں کرائی. اسکی پیمائش ۱۹,۵×۱۵م = ۲۹۲,۵ مربع میٹر ہے۔

مسجد عمر بن خطابؓ

مسجد نبوی شریف سے ۴۵۵ میٹر اور مسجد غمامہ سے ۱۳۳ میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے. نویں صدی ہجری میں اِسکی ابتدائی تعمیر ہوئی. ۱۴۱۱ھ میں شاہ فہد نے اِسکی مرمت



مسجد الغمامة — مسجد غمامہ

مسجد أبي بكر الصديق رضي الله عنه — مسجد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ



کرائی۔ اسکا رقبہ ۳۳۵ مربع میٹر ہے اور گنبد کی اندرونی بلندی ۱۲ میٹر ہے۔

مسجد علی بن ابی طالبؓ

مسجد نبوی شریف سے ۲۹۰ میٹر اور مسجد غمامہ سے ۱۲۲ میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے.
اِس جگہ بھی نبی خاتم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ عید ادا فرمائی. شاہ فہد نے ۱۴۱۱ھ میں اِس کی تعمیر نو اور توسیع کرائی. اسکا رقبہ ۳۱×۲۲م = ۸۸۲ مربع ہے اور مینار کی بلندی ۲۶ میٹر ہے۔

غزوہ بنی قینقاع (یہودی)

اِنکی آبادی مدینہ منورہ کے جنوب مغرب میں قبا کے قلعہ کے قریب تھی۔ یہ صنعتکار اور تاجر تھے۔ میثاق مدینہ کے مطابق مسلمانوں سے اُن کا معاہدہ تھا۔ لیکن غزوۂ بدر میں مسلمانوں کی فتح کے بعد انہوں نے معاہدہ توڑتے ہوئے کہا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کچھ اناڑی قریشیوں کو قتل کر کے خوش نہ ہوں آپ ہم سے لڑینگے تو پتہ چلے گا کہ کسی جنگجو سے واسطہ پڑا ہے۔ ارشادِ ربانی ہوا: آپ کافروں سے کہہ دیجئے کہ عنقریب تم مغلوب ہو جاؤ گے اور جہنم کی طرف ہانکے جاؤ گے ... (آل عمران. ۱۲)

ایک شرمناک واقعہ: ایک دفعہ ایک مسلمان خاتون باپردہ حالت میں کچھ سامان تجارت بیچنے بازار گئی تو بنو قینقاع قبیلے کے بعض یہودیوں نے اسکو کہا کہ بے پردہ ہوکر سامان بیچو، اُس عزت مند خاتون نے اسلامی تعلیمات کا پاس رکھتے ہوئے انکار کر دیا جب وہ سامان بیچنے بیٹھی تو ایک شریر یہودی نے اُسکے دامن سے دھاگہ اٹکا کر کسی چیز سے باندھ دیا، خاتون کو اس کی خبر نہ ہوئی، کچھ دیر بعد جب وہ اٹھی تو اس کا دامن کھنچا اور وہ بے پردہ ہوگئی، بازار میں بیٹھے یہودی قہقہہ لگانے لگے۔ ایک مسلمان



مسجد عمر بن الخطاب رضي الله عنه　　مسجد عمر فاروق رضی اللہ عنہ

مسجد علي بن أبي طالب رضي الله عنه　　مسجد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ



نے مسلم خاتون کو بے بسی کی حالت میں دیکھا تو اس کی غیرتِ ایمانی جوش میں آئی اور اس نے عورت کا دفاع کرتے ہوئے شریر یہودی کو قتل کر دیا۔ باقی یہودیوں کو چاہیے تھا کہ مظلوم کی مدد کرنے والے کا ساتھ دیتے یا کم از کم غیر جانبدار رہتے لیکن انہوں نے ظالم یہودی کا ساتھ دیا اور اس غیرتمند مسلمان کو قتل کر دیا۔

مسلم خاتون کی آبرو کے تحفظ اور مسلمان بھائی کا انتقام لینے کیلئے مسلمانوں نے بنو قینقاع کا محاصرہ کیا تو عبداللہ بن ابی منافق نے یہودیوں کی سفارش کی بالآخر انہیں شام کی طرف جلاوطن کر دیا گیا۔ مزید معلومات:

موقع محل	سال	امیر مدینہ	مسلم مجاہد	یہودی کی تعداد	جنگ کا فوری سبب
قربان اور عوالی کا علاقہ	شوال ۲ ھ = ۶۲۴ ء	حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ	مسلمانان مدینہ جو اسلحہ اٹھا سکتے تھے	۷۰۰ جنگجو ۳۰۰ درع بند تھے	معاہدے سے دستبرداری، مسلم خاتون کی توہین اور مسلمان کا قتل

مسلم علمبردار	شہداء اسلام	کافر مقتول	مدّت محاصرہ	نتیجہ	قرآن کا نزول
حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ	-	-	۱۵ دن	یہودی کی جلا وطنی	سورۂ آل عمران کی آیت ۱۲، ۱۳ مائدہ کی آیت ۵۱ یا ۵۶

نوٹ: مسجد عثمان اور مسجد بلال شارع قربان پر واقع ہیں، اِنکی ابتدائی تعمیر پندرھویں صدی ہجری کے شروع میں ہوئی۔ یہ تاریخی مساجد میں سے نہیں ہیں۔



مسجد عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

مسجد عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

مسجد بلال رضی اللہ عنہ

مسجد بلال رضی اللہ عنہ



مسجد قبلتین

نبی اکرم ﷺ ظہر کی نماز یہیں ادا کر رہے تھے کہ سورۂ بقرہ کی آیت نمبر ۱۴۴ میں تحویل قبلہ کا حکم نازل ہوا، ﴿فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَام﴾ آپ ﷺ قبلہ رو ہو گئے۔ اس لئے اِس مسجد کا نام مسجد قبلتین ہے۔ یہ مسجد شارع خالد بن ولیدؓ کے کنارے اور وادی عقیق کے قریب ہے۔

خادم حرمین شریفین شاہ فہد نے ۱۴۰۸ھ میں اس کی موجودہ تعمیر توسیع کی، جسمیں دو ہزار نمازیوں کی گنجائش ہے۔ واضح رہے کہ اب خانہ کعبہ ہی ہمارا قبلہ ہے، لہٰذا مسجد قبلتین یا کہیں بھی خانہ کعبہ کی بجائے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا قطعاً جائز نہیں، چاہے وہ فرض نماز ہو یا نفل۔

بنو سلمہ: خزرج کا مشہور قبیلہ ہے۔ اُنکی آبادی حرہ عربیہ کی شمالی جانب وادی عقیق کے قریب اور جبلِ سلع کی مغربی جانب تھی۔ مسجد نبوی سے فاصلہ تقریباً ۳.۵ کلومیٹر تھا۔

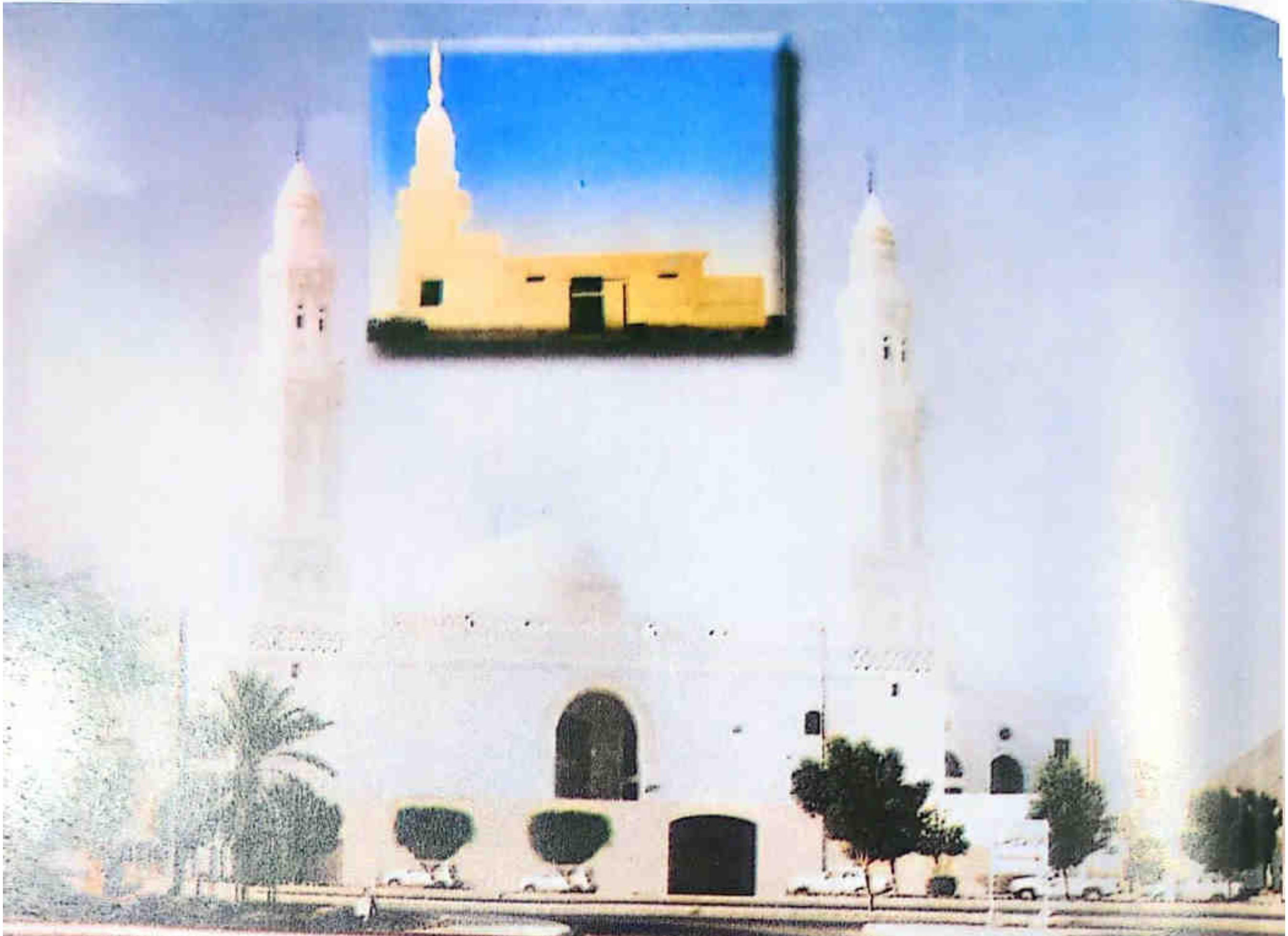
☆ جب انہوں نے مسجد نبوی شریف کے قریب منتقل ہونا چاہا تو رسول اکرم ﷺ کی دور اندیش نظر نے اِس علاقہ کے خالی ہو جانے کو دفاعی اور اقتصادی لحاظ سے مناسب نہ سمجھا اور فرمایا: اے بنو سلمہ مسجد نبوی تک اٹھنے والے قدموں کے ثواب کا خیال کرو۔

☆ سورۃ آل عمران کی آیت نمبر ۱۲۲ میں جن دو جماعتوں کا تذکرہ ہے ان میں سے ایک جماعت بنو سلمہ کی ہے۔

☆ بنو سلمہ کے حضرت براء بن معرورؓ نے سب سے پہلے بیعت عقبہ کی۔ آنحضور ﷺ نے اُن کے فرزند حضرت بشرؓ کو قبیلہ کا سربراہ مقرر کیا۔

☆ بنو سلمہ کے حضرت ابو قتادہؓ کی بابت ارشاد نبوی ہوا: ہمارا بہترین شہسوار ابو قتادہؓ ہے۔

☆ بنو سلمہؓ کا قبرستان مسجد قبلتین سے متصل مغربی جانب واقع ہے۔



مسجد القبلتين قديماً وحديثاً

مسجد قبلتین کا جدید وقدیم منظر

منظر جوي للمسجد ومنطقة بني سلمة

مسجد قبلتین کا فضائی منظر



مسجد ابی ذرؓ

مسجد نبوی شریف کی شمالی جانب ۹۰۰ میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے، تاریخی نام مسجد سجدہ ہے جسکی بنیاد حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کی روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ بیت المال کے ایک باغ میں تشریف لائے، اور وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کی اور ایک لمبا سجدہ کیا، میرے دل میں خیال آنے لگا کہ کہیں آپکی روح قبض نہ ہوگئی ہو۔ جب آپ ﷺ نے سجدہ سے سر اٹھایا تو فرمایا: کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان آپؐ نے اتنا لمبا سجدہ کیا میں ڈر گیا کہیں اللہ تعالیٰ نے آپکو اپنے پاس بلا لیا ہو آپ نے فرمایا: کہ جبریلؑ اللہ تعالیٰ کا پیغام لائے ہیں: جو آپ ﷺ پر درود سلام بھیجے گا اللہ اس پر رحمت و سلامتی نازل فرمائیگا، اس عنایت پر میں نے سجدہ شکر ادا کیا۔

بعد میں اس جگہ مسجد بنا دی گئی جو مختلف تاریخی ادوار سے گذری تا آنکہ حکومت سعودیہ نے ۱۴۲۳ھ میں اسکو خوبصورت انداز میں تعمیر کیا جو ایک تہہ خانہ اور دو بالائی منزلوں پر مشتمل ہے، کل رقبہ ۱۸×۱۸م = ۳۲۴ مربع میٹر ہے۔

رسول اطہرؐ جہاں بھی ٹھہرے وہ منزلیں یاد کر رہی ہیں
جبینِ اقدس جہاں جھکی ہے وہ سجدہ گاہیں ترس رہی ہیں

مسجد بنی دینار

حضرت صحابہؓ کا ایک قبیلہ بنو دینار تھا۔ یہ انکی مسجد ہے۔ اِسکو مسجد غسّالین اور مسجد مغسلہ بھی کہتے ہیں، چونکہ اِس محلّہ کا نام مغیسلہ ہے جو گورنر ہاؤس کی عمارت کے عقبی علاقہ میں محلّہ کے اندر ہے۔



مسجد أبي ذر رضي الله عنه قديماً وحديثاً

مسجد ابوذر رضی اللہ عنہ کا جدید وقدیم منظر

مسجد بني دينار

مسجد بنو دینار



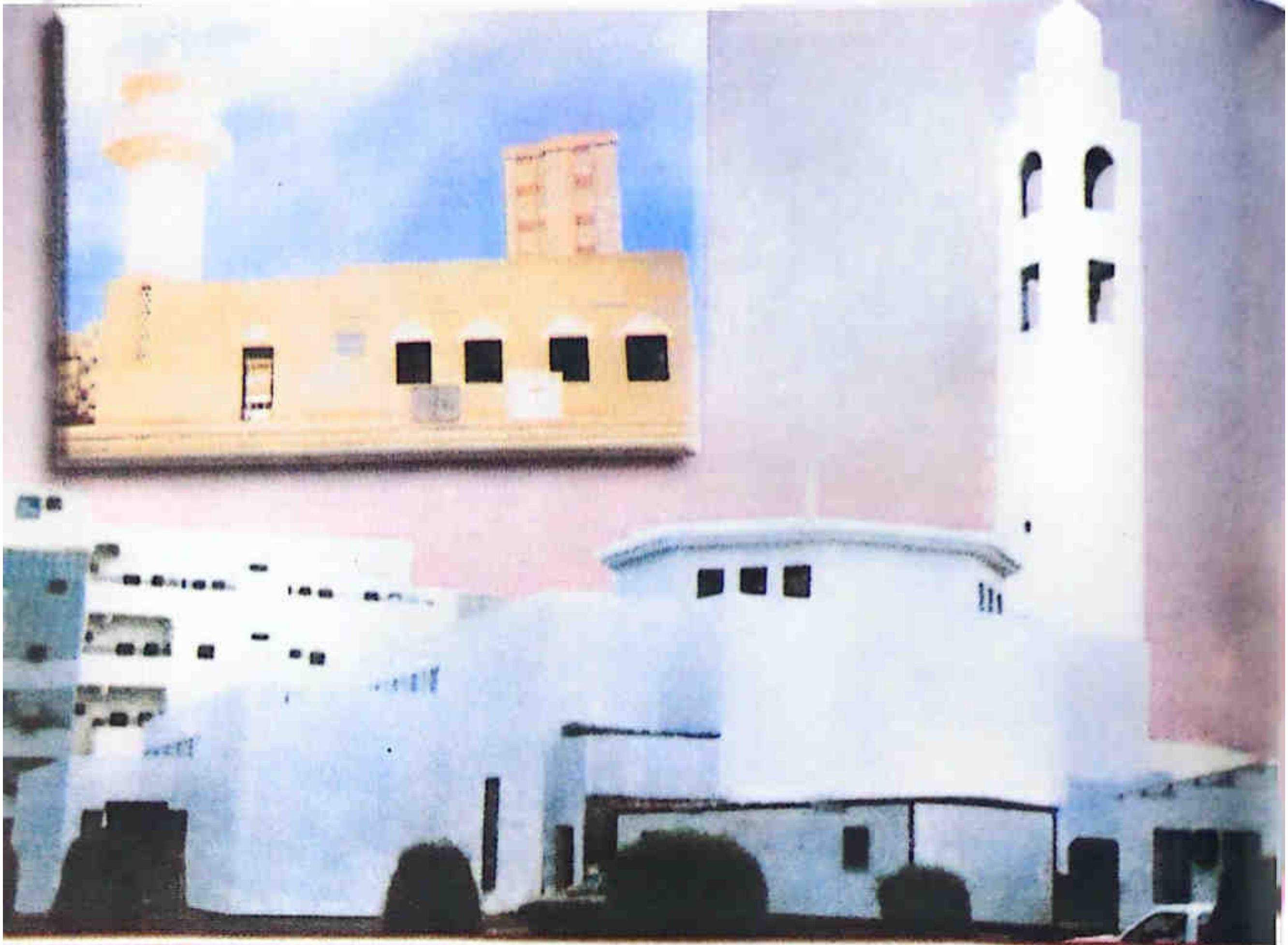
مسجدِ اجابہ

صحیح مسلم میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن عوالی سے واپس آتے ہوئے بنو معاویہ کی مسجد سے گذرتے تو اسمیں دو رکعت ادا کیں، حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی آپکے ساتھ نماز پڑھی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کے حضور طویل دعا کی اور فرمایا: میں نے اپنے رب سے تین دعائیں مانگیں، جنمیں سے دو قبول ہوگئیں. میں نے دعا کی کہ میری امّت قحط سالی کی وجہ سے تباہ نہ ہو. نیز میری امّت غرق ہوکر تباہ نہ ہو. یہ دونوں دعائیں قبول ہوگئیں. تیسری دعا یہ تھی کہ میری امت باہمی لڑائی جھگڑے سے محفوظ رہے، یہ دعا قبول نہیں ہوئی۔ (۲۸۹۰)

اِن دعاؤں کے بعد بنو معاویہ کی یہ مسجد مسجدِ اجابہ کے نام سے مشہور ہوگئی۔

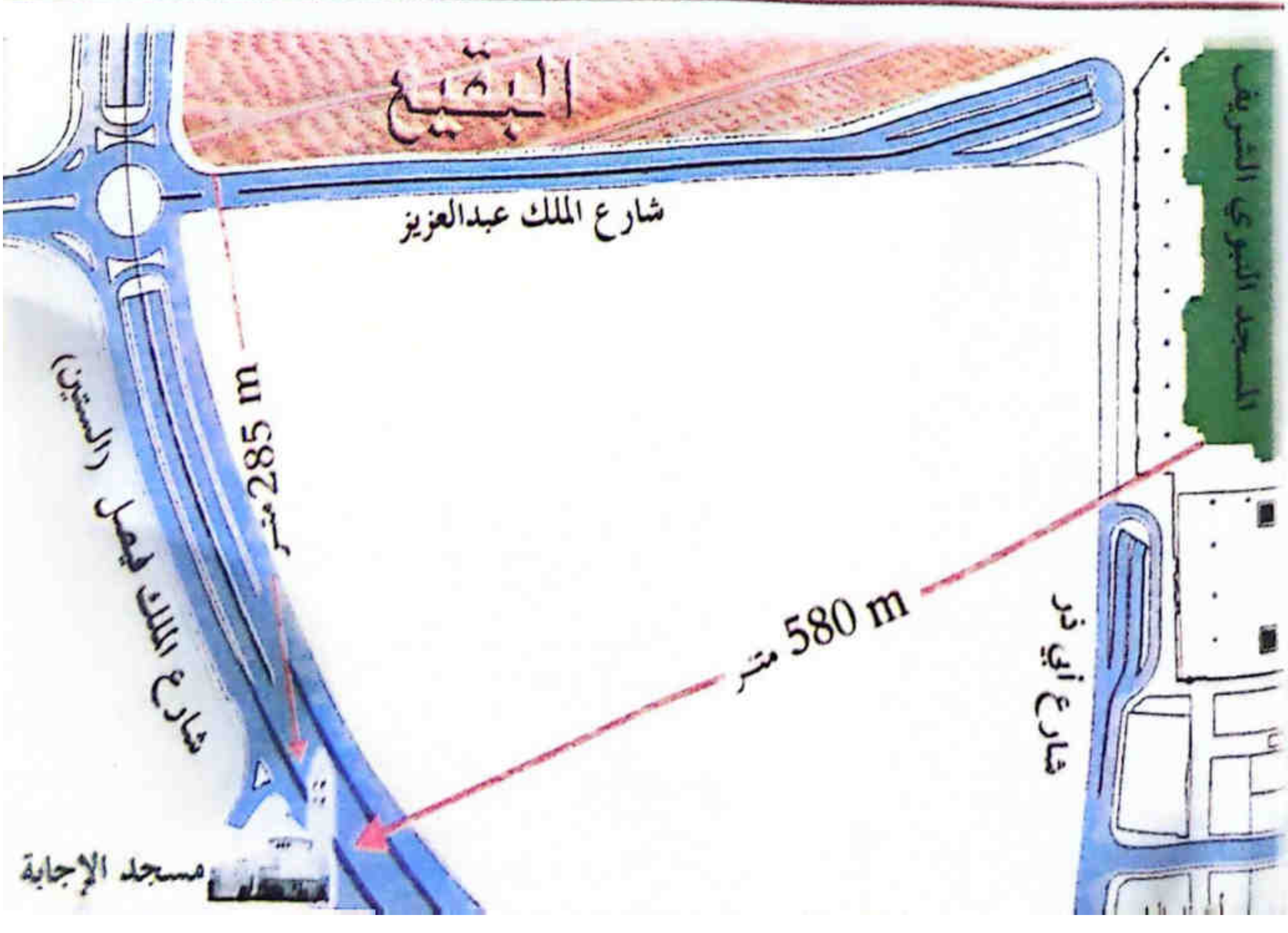
یہ مسجد بقیع سے ۳۸۵ میٹر دور شارع فیصل (شارع ستین) کے کنارے واقع ہے۔ شاہ فہد کے زمانے میں اسکی تعمیر و توسیع ہوئی۔ مسجد کے شمال مشرق میں عورتوں کی نماز گاہ ہے جس کا رقبہ ۱۰۰ مربع میٹر ہے۔ مسجد کے جنوبی حصہ میں ۱۱،۷۰ میٹر بلند گنبد ہے جس کا قطر ۹،۵ میٹر اور جنوب مشرق میں ۳۶ میٹر بلند مینار ہے۔

بنو معاویہ رضی اللہ عنہم: اوس کا قبیلہ ہے۔ اُن کی بستی بقیع کی شمالی جانب مسجد نبوی شریف سے تقریباً ۶۰۰ میٹر کے فاصلہ پر واقع تھی۔ مسجد بنی معاویہ انھی کی طرف منسوب تھی، رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسمیں نماز ادا کی اور دعا فرمائی تو اس کا نام مسجد اجابہ مشہور ہوگیا۔



مسجد الإجابة قديماً وحديثاً — مسجد اجابہ کا جدید وقدیم منظر

موقع مسجد الإجابة من المسجد النبوي والبقيع — مسجد نبوی اور بقیع سے مسجد اجابہ کا محل وقوع



مسجد بنی ظفر

بنوظفر کی بستی حرہ شرقیہ میں بقیع کی مشرقی جانب تھی وہیں اُن کی مسجد تھی جواب شارع ملک عبدالعزیز کے دائیں طرف ہیئہ کی بلڈنگ کے قریب ہے۔

☆ اُن کی بستی اسلامی دعوت وتبلیغ کا مرکز تھی، یہیں حضرت اسید بن حضیرؓ اور حضرت سعد بن معاذؓ کی ملاقات حضرت مصعب بن عمیرؓ سے ہوئی، اور اُن کا پورا قبیلہ بنوعبدالاشہل مسلمان ہوگیا۔

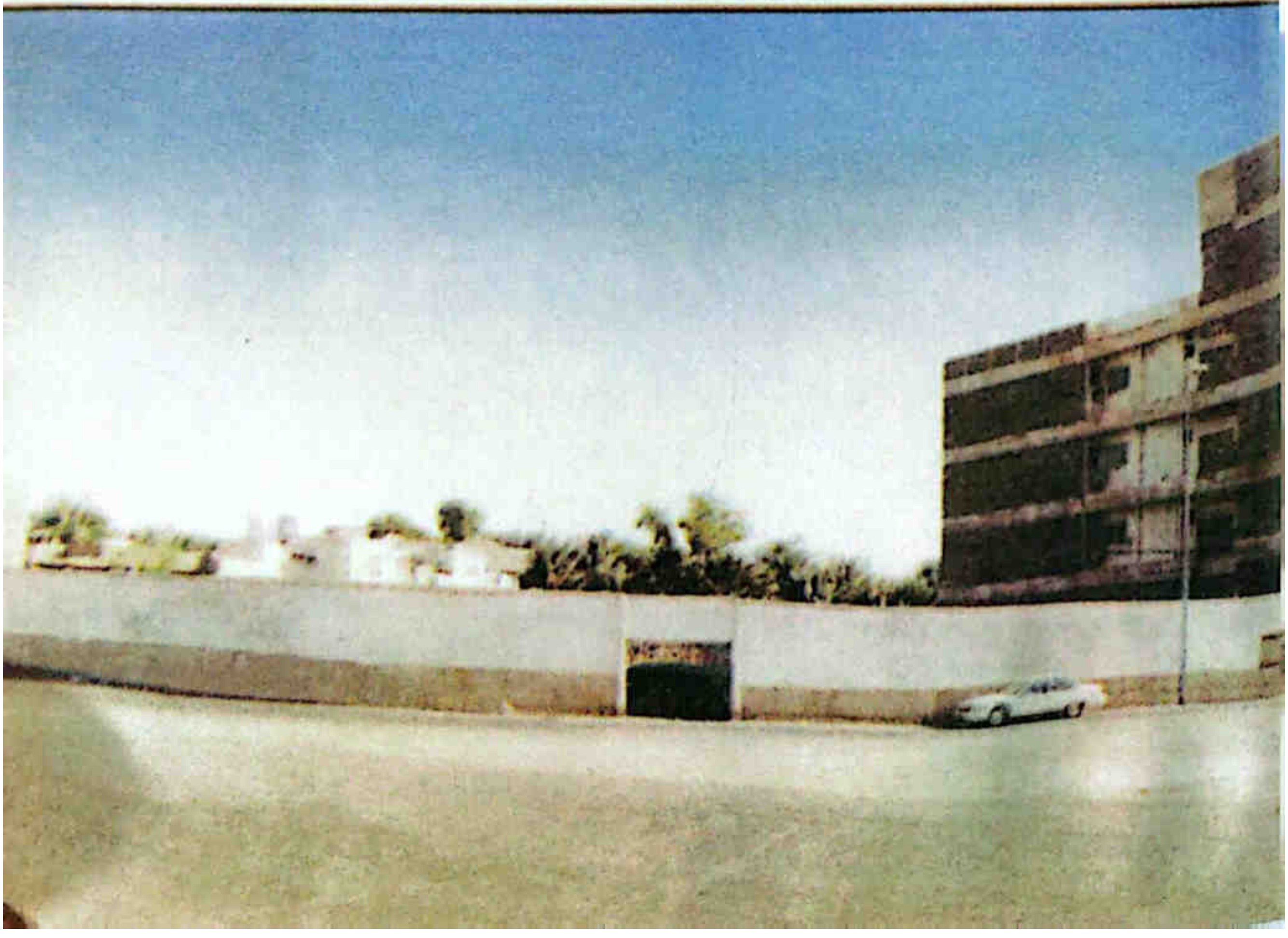
☆ ایک مرتبہ آنحضور ﷺ اور بعض صحابہؓ اِن کے علاقے میں تشریف لائے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ قرآن سناؤ۔ میں نے عرض کیا: میں قرآن سناؤں اور آپ پر تو قرآن نازل ہوا ہے! آپ ﷺ نے فرمایا: میں کسی اور سے سننا چاہتا ہوں۔ میں نے سورۂ نساء پڑھنی شروع کی، جب اِس آیت پر پہنچا (آیت نمبر ۱۴۱) تو آپ ﷺ نے فرمایا: بس کرو۔ میں نے دیکھا تو آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ (صحیح بخاری شریف نمبر ۴۵۸۲)

☆ ایک دفعہ بنوظفر کے ایک صحابی حضرت رفاعہؓ کے گھر بنواُبیرق نے چوری کی تو اُن کے بھتیجے حضرت قتادہؓ نے آنحضور ﷺ کو اطلاع دی۔ ادھر بنوابیرق نے خدمت اقدسﷺ میں آکر عرض کیا کہ قتادہ اور اُن کے چچا نے بغیر گواہی اور ثبوت کے ایک مسلمان پر الزام لگایا ہے۔ آپ ﷺ نے حضرت قتادہؓ سے فرمایا: بغیر گواہی کے ایک مسلمان پر الزام لگا دیا؟ حضرت قتادہؓ کے دل میں خیال آیا کہ کاش میں آپ ﷺ کو نہ بتاتا۔ پھر چچا کو صورتحال بتائی تو انہوں نے کہا: اللہ المستعان ۔ ادھر آنحضور ﷺ پر سورہ نساء کی آیت نمبر ۱۰۵ اور اس کے بعد والی آیات نازل ہوگئیں۔



موقع مسجد بني ظفر | مسجد بنوظفر کی جگہ

موقع قبيلة بني ظفر ﷺ | قبیلہ بنوظفر کا علاقہ



مسجد فضیخ (مسجد بنی نضیر)

بنو نضیر یہودی قبیلہ تھا جو مدینہ منورہ آکر آباد ہوگیا اور مقامی عربوں کی قبائلی جنگوں میں فریق بن گیا، انکی بستی مدینہ منورہ کے جنوب مشرق میں مسجد نبوی شریف سے ۳،۵ کلومیٹر اور مسجد قبا سے ایک کلومیٹر کے فاصلہ پر تھی ۔ جب نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو ایک وسیع البنیاد معاہدہ کا اہتمام کیا، اس میثاق مدینہ نے قیام اَمن میں مدد دی، لیکن بنو نضیر اپنی روایتی سازشوں سے باز نہ آئے، حتیٰ کہ انہوں نے سرتاج مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کی سازش کی، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا محاصرہ کیا جو چھ روز جاری رہا، بالآخر انکو مدینہ منورہ سے نکال دیا گیا، اس دوران جہاں صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں نماز ادا فرمائی ، وہاں مسجد بنادی گئی جو مسجد بنو نضیر کہلائی۔

☆ اسی دوران شراب کی حرمت نازل ہوئی تو جن حضرت کے پاس اِسکی کچھ مقدار تھی انہوں نے سب انڈیل دی، کسی بھی نشہ آور چیز کی بابت معلومات رکھنے والے جانتے ہیں کہ یہ اقدام اطاعت شعاری اور فرمانبرداری کی کتنی اعلیٰ مثال ہے، اسی بناء پر اُسے مسجد فضیخ بھی کہتے ہیں (فضیخ وہ شراب تھی جو انڈیل دی گئی)

غزوہ بنی نضیر: اِن یہودیوں کی مستقل سازشوں کی وجہ سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو دس دن کے اندر مدینہ سے نکل جانے کا حکم دیا، لیکن منافقین مدینہ کی شہ پر انہوں نے انکار کر دیا۔ ارشاد ربّانی ہے: ''کیا آپ نے منافقوں کو نہیں دیکھا جو اپنے کافر اہلِ کتاب بھائیوں سے کہتے ہیں کہ اگر تمہیں نکالا گیا تو ہم بھی تمہارے ساتھ نکلیں گے ... ''
(سورہ حشر ۱۱) یہودیوں نے نکلنے سے انکار کیا، بالآخر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکا محاصرہ کیا، اور

هو الذي أخرج الذين كفروا من أهل الكتاب من ديارهم لأول الحشر

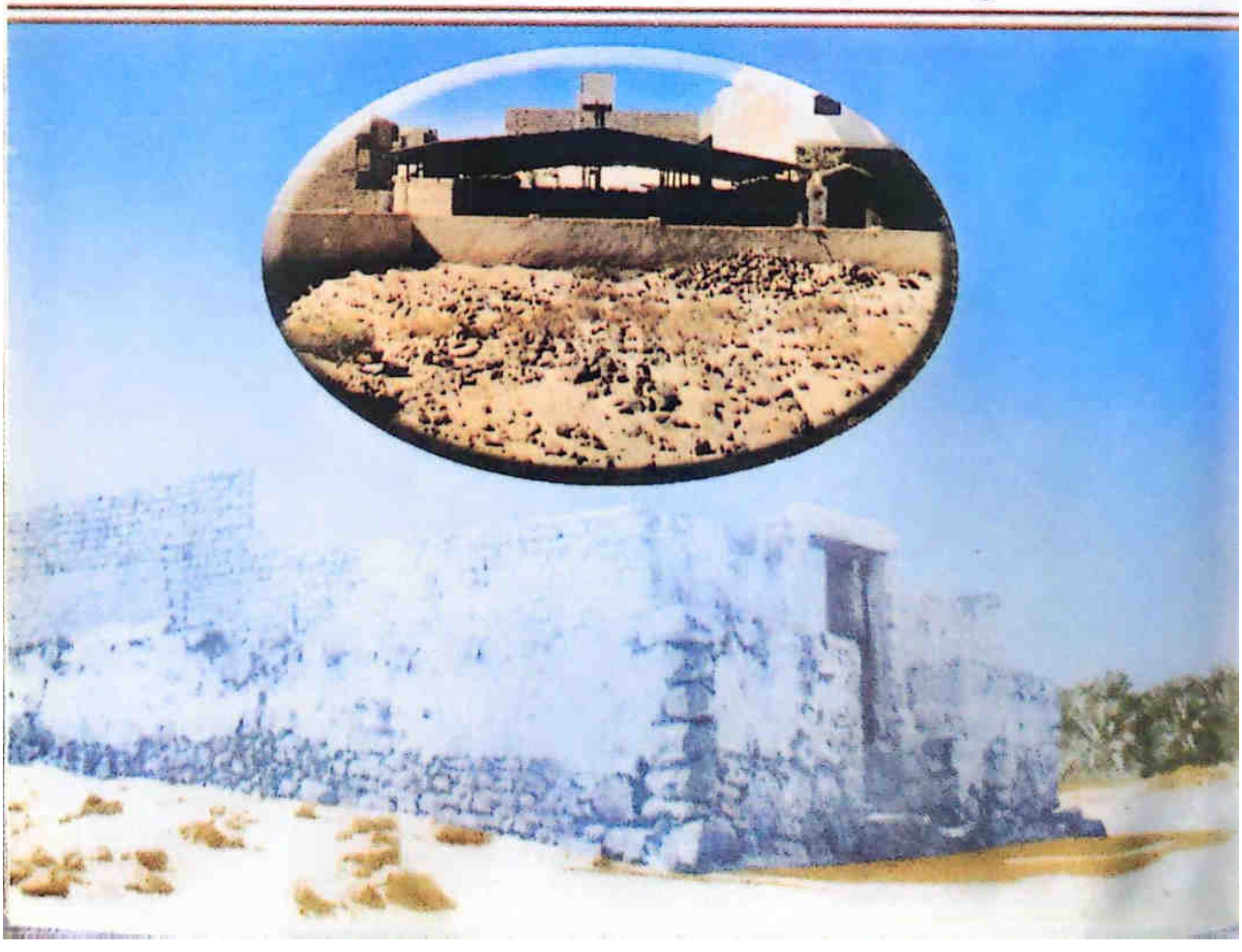


موقع مسجد الفضيخ بجانب وادي مذينب

وادی مذینب کے کنارہ مسجد فضیخ کی جگہ

مسجد الفضيخ قديماً وموقعه

مسجد فضیخ اور اسکی جگہ



انہیں خیبر وشام کی طرف جلاوطن کر دیا۔ اس غزوہ کی بابت مزید معلومات:

موقع محل	سنہ	امیر مدینہ	مسلم مجاہد	یہود کی تعداد	فوری سبب
قباء میں وادی مذینب کے قریب	ربیع الاول ۴ھ = ۶۲۶ء	عبداللہ بن ام مکتومؓ	مسلمانان مدینہ جو جہاد کے قابل تھے	قبیلہ بنو نضیر	سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کی سازش

شہداء اسلام	کافر مقتول	مدت محاصرہ	نتیجہ	قرآن نزول
-	۱۰	چھ راتیں	خیبر اور شام جلاوطنی	سورۂ حشر، اور شراب کی حرمت

کعب بن اشرف اور اسکا قلعہ

وہ عرب کے قبیلہ نبہان سے تعلق رکھنے والا مالدار شاعر تھا۔ اس کی ماں یہودی تھی۔ یہود اور عرب قبائل سے اس کے اچھے تعلقات تھے۔ ابن جریر طبری حضرت ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ سورۃ نساء کی آیت نمبر ۶۰ میں طاغوت سے مراد کعب بن اشرف ہے۔ اس کی اسلام دشمنی کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس نے غزوۂ بدر میں مسلمانوں کی فتح پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا: اگر یہ خبر سچی ہے تو میرا زمین میں دفن ہو جانا باہر رہنے سے بہتر ہے۔ نیز اس نے یہود ومشرکین کے سرداروں کو مسلمانوں کے ساتھ جنگ پر اکسایا اور اپنے تعاون کا یقین دلایا۔ اس کی اسلامی دشمنی اس حد تک پہنچ گئی کہ وہ اپنے اشعار میں نبی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرامؓ وصحابیاتؓ کے خلاف ہرزہ



قلعة كعب الأشرف وبئره — کعب بن اشرف کا قلعہ اور کنواں

قلعة كعب الأشرف — کعب بن اشرف کے قلعہ کے کھنڈرات



سرائی کرنے لگا۔ نتیجۃً آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق اسے قتل کر دیا گیا۔

اس کا قلعہ مدینہ منورہ کے جنوب مشرق میں بطحان ڈیم کے راستہ میں دائیں طرف واقع ہے۔ جو گرینائٹ پتھروں کا بنا ہوا تھا، اس کے کھنڈرات اب بھی باقی ہیں اس کے جنوب مشرقی کونے میں ایک کنواں ہے۔

قتل کا واقعہ: ارشاد نبوی ہوا: کعب بن اشرف نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچائی ہے، اسے کون ٹھکانے لگائے گا؟ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: آقا میں حاضر ہوں۔ محمد ابن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اسی مشن کی منصوبہ بندی اور تیاری میں تین دن تک کھانا بھی اہتمام سے نہ کھایا۔ بالآخر کعب کو ملے اور دونوں میں یہ گفتگو ہوئی: میں تم سے قرضہ لینے آیا ہوں۔ بس تم اپنی عورتیں بطور امانت میرے پاس رکھ دو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ جبکہ تم عرب کے خوبصورت شخص ہو۔ چلو اپنے بچے رہن رکھو۔ یوں لوگ انہیں طعنے دیں گے کہ تمہیں رہن رکھا گیا۔ البتہ ہمارا اسلحہ ضمانت رکھ لو۔ کعب مان گیا۔ محمد ابن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اچھا میں اپنے چار ساتھیوں کو بھی لے آؤں۔

آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب کو دعائیں دے کر روانہ کیا، رات کو کعب کے قلعے میں پہنچے تو محمد ابن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے ساتھیوں کو کہا: جب میں اس کو قابو کر لوں تو تم وار کر دینا۔ جب کعب آیا تو محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اس کو کہا۔ کیوں نہ بقیہ رات گھوم پھر کر خوش گپیوں میں گذاریں؟ کعب نے ہاں میں جواب دیا۔ تھوڑی دیر سیر کے بعد محمد ابن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم سے کتنی اچھی خوشبو آ رہی ہے! کعب نے کہا: چونکہ میری فلاں بیوی عرب کی معطر عورت ہے۔ محمد ابن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تمہارے سر کی خوشبو سونگھ لوں۔ کعب نے اجازت دی۔ پھر تھوڑی دیر بعد محمد ابن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے خوشبو سونگھنے کی اجازت لیکر اس کے سر کو قابو کر کے کہا: اللہ کے دشمن کو قتل کر دو۔ اور وہ قتل کر دیا گیا۔

جُرف

یہ علاقہ مدینہ منورہ کے شمالی مغرب میں وادی عقیق کے کنارہ پر واقع ہے، آبادی کے پھیلاؤ کے بعد وہ مدینہ منورہ کا محلّہ بن گیا ہے اور جامعات روڈ اسکے درمیان سے گذرتی ہے، وہاں ایک تفریحی پارک بھی ہے جسکا نام "حدیقۃ النخیل" ہے۔

☆ آقائے مدنی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اُسامہ بن زیدؓ کی قیادت میں ایک لشکر شام کے عیسائیوں کیساتھ جنگ کے لئے بھیجا، ابھی وہ جُرف میں پڑاؤ ڈالے ہوئے تھا کہ انہیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ناسازیٔ طبع کی اطلاع ملی، انہوں نے فیصلہ کیا کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی طبعیت بحال ہوجانے کے بعد اگلا سفر طے کریں گے مگر اُس بے نیاز رب کی مرضی کہ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا سفرِ آخرت شروع ہوگیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفۂ اول حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اس لشکر کو روانہ کیا۔

☆ حضرت مقداد بن اسودؓ مقامِ جُرف میں فوت ہوئے اور انہیں بقیع میں دفن کیا گیا۔

☆ دجّال جرف میں آکر ٹھہرے گا لیکن اللہ کے فرشتے اُسے مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہونے دیں گے۔ صحیح مسلم میں ہے کہ مسیح دجّال مشرق کی طرف سے آکر جبل اُحد کے پیچھے جُرف کی شور (نمکیلی) زمین میں ٹھہریگا تو فرشتے اس کو شام کی طرف بھگادیں گے اور وہ وہیں ہلاک ہوگا۔ (حدیث نمبر ۱۳۷۹ - ۲۹۴۳) مسند احمد کی روایت میں ہے کہ دجّال وادی قناۃ کی شور زمین میں آئے گا۔ (حدیث نمبر ۵۳۵۳) تو مدینہ میں تین جھٹکے آئنگے جن سے اللہ تعالیٰ ہر کافر و منافق کو مدینہ منورہ سے نکال دیں گے (صحیح بخاری: حدیث نمبر ۱۸۸۱) واضح رہے کہ وادی قناۃ کی گذرگاہ بھی جرف کے قریب ہے۔

مسجد سبق

مسجد نبوی شریف کے شمال مغرب میں ۵۲۰ میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے، نویں صدی ہجری میں یہ مسجد اس میدان میں بنائی گئی جہاں آنحضور ﷺ کے زمانہ میں گھڑ سواری کی ترتیب ہوئی تھی۔ مسجد کی موجودہ بلڈنگ شاہ فیصلؒ کے زمانہ میں تعمیر ہوئی. اور اسکی مرمت شاہ فہد کے زمانہ میں ہوئی۔ واضح رہے کہ گھڑ سواری یہاں سے شروع ہو کر دو منزلوں پر مکمل ہوتی، پہلی منزل قبیلہ بنو زریق کی بستی اور دوسری منزل مقام حفیاء تھی۔

حفیاء: مدینہ منورہ کے باہر جبل احد کی مغربی جانب غابہ کے قریب ایک جگہ ہے۔ مسجد نبوی شریف سے تقریباً دس کلومیٹر کے فاصلے پر ہے، نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں گھوڑوں کی ریہرسل یہاں تک ہوتی تھی۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حفیاء ثنیۃ الوداع تک گھوڑوں کی ریہرسل کرائی۔ (صحیح مسلم حدیث نمبر ۱۸۷۰) حفیاء سے ثنیۃ الوداع کے درمیان تقریباً ۹ کیلومیٹر کا فاصلہ ہے۔

بنو زریق: انصار کا مشہور قبیلہ ہے، اِنکی رہائش مسجد غمامہ اور مسجد نبوی شریف کی جنوبی طرف تھی جو کہ موجودہ شرعی عدالت کے قریب تھی۔

☆ اِنکی بستی میں ایک مسجد تھی جو مسجد بنی زریق کے نام سے معروف تھی۔ اِسکی بابت مؤرخین لکھتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں سب سے پہلے قرآن کریم کی تلاوت یہاں ہوئی چونکہ بنو زریق کے ایک شخص حضرت رافع بن مالکؓ بیعت عقبہ کے دوران آنحضور ﷺ سے ملے تو آپ ﷺ نے اِن کو قرآن پڑھایا، جو اُنہوں نے مدینہ منورہ آکر اپنے قبیلہ کو پڑھایا۔

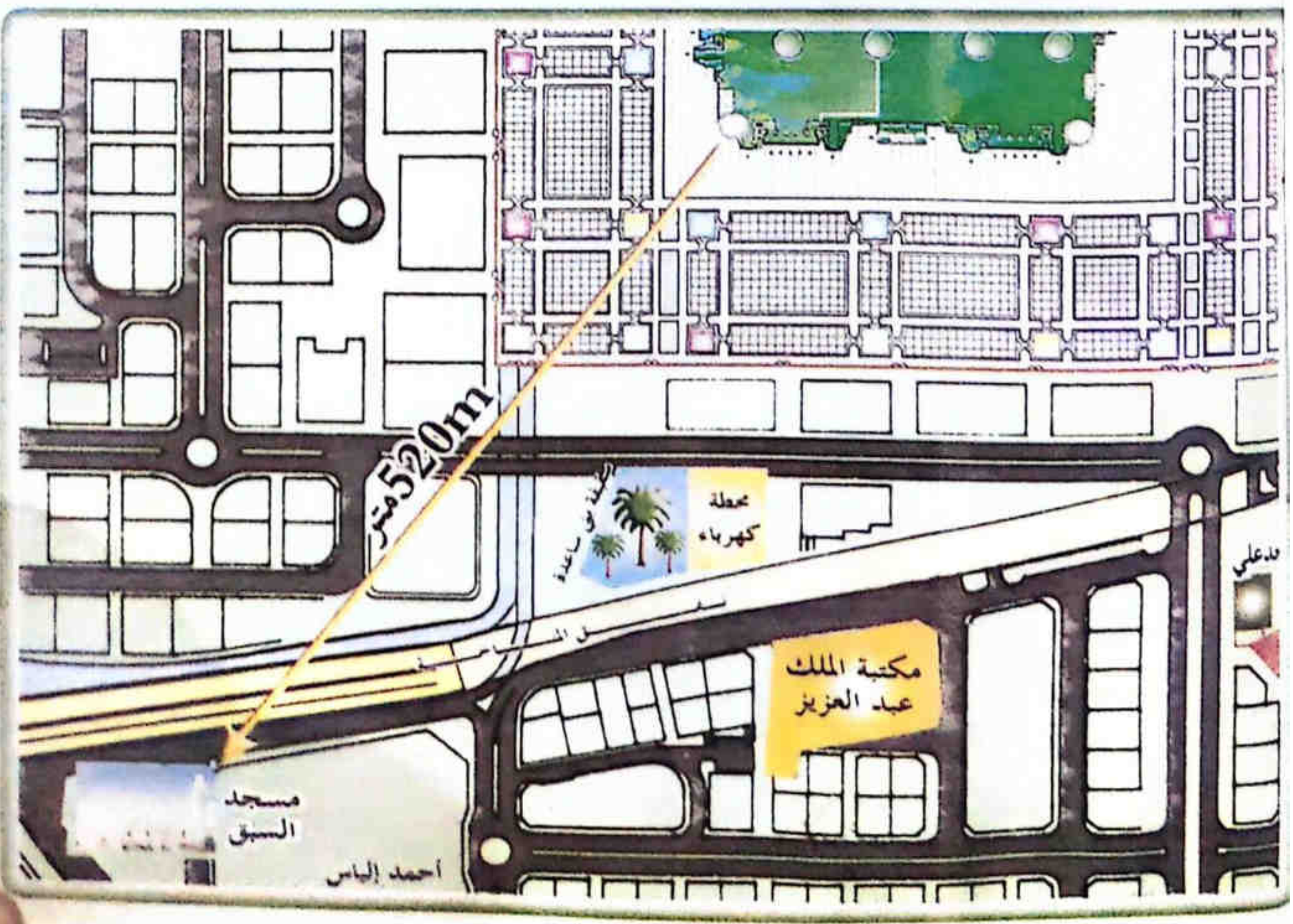


مسجد السبق

مسجد سبق

موقع مسجد االسبق من المسجد النبوي

مسجد نبوی سے مسجد سبق کا محل وقوع



☆ اِس بستی کا ایک تذکرہ گھڑ سواری کی تربیت کے ذیل میں ملتا ہے کہ ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک گھڑ سواری ہوئی تھی۔ (صحیح مسلم حدیث نمبر ۱۸۷۰)

☆ بئر ذروان بھی اِسی بستی میں تھا جہاں ایک جادوگر منافق لبید بن اعصم نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر کے دفن کر دیا تھا اور حضرت جبریل علیہ السلام کے بتانے پر اُسے نکالدیا گیا۔ (تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو صحیح بخاری، حدیث نمبر ۵۷۶۵) اور اِس جادو کے علاج کے طور پر حضرت جبریل علیہ السلام نے سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھی۔

ثنیۃ الوداع: لغت کے اعتبار سے پہاڑوں کے درمیان والے راستے کو ثنیۃ کہتے ہیں۔ مدینہ منورہ میں دو ثنیۃ مشہور ہیں ایک تو شمالی جانب ہے۔ خیبر تبوک اور شام جانے والے یہاں سے گذرتے ہیں، جو پندرھویں صدی ہجری کے آغاز میں سڑک کی توسیع میں آ گیا۔ یہ ثنیۃ شارع سید الشہداءؓ اور شارع ابوبکرؓ کے سنگم پر واقع تھا۔ جس کا فاصلہ مسجد نبوی شریف کے شمالی مغربی کونے سے تقریباً سات سو پچاس میٹر ہے۔ اس پر ایک مسجد بھی بنی ہوئی تھی جو مسجد ثنیۃ الوداع کے نام سے مشہور تھی۔ دوسرا ثنیۃ قباء کی طرف تھا قبا کے راستے سے مکہ مکرمہ آنے جانے والے وہاں سے گذرتے تھے اس کی تقریبی جگہ قباء کے قلعے اور مسجد جمعہ کے قریب ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کرتے ہوئے بنونجار کی بچیوں نے طلع البدر علینا کا ترانہ یہاں پڑھا تھا۔

ثنیاتِ وداعی پر پہنچ کر یاد آتے ہیں
طلوع بدر کے نغمے بنو نجار کی باتیں
زبان پر اشرق البدر علینا کی صدائیں تھیں
دلوں میں مادعیٰ للہ داعٍ کی دعائیں تھیں





موقع ثنية الوداع الشامية والمسجد — شمالی ثنیۃ الوداع اور مسجد کا منظر

مسجد الغمامة وموقع بني زريق — مسجد غمامہ اور بنوزریق کا علاقہ



مسجد شیخین

شارع سید الشہداءؓ کے قریب مسجد مستراح کے جنوب میں ۳۰۰ میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے. غزوہ احد کے لئے جاتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات صحابہؓ نے ایک رات یہاں قیام فرمایا، عصر مغرب اور عشاء کی نماز ادا کی، لشکر کی تنظیم نو کی ، کم عمر صحابہؓ کو یہاں سے واپس بھیجدیا۔

اُحد کے دامنوں میں فوج باطل تھی قیام آراء
ہوا شیخین میں اللہ کا لشکر قیام آراء

موجودہ بلڈنگ ترکی دور کی ہے۔ خادم حرمین شریفین شاہ فہد کے دور میں سنہ ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء کے دوران اسکی مرمت ہوئی۔

مسجد مستراح

کہا جاتا ہے کہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احد سے واپسی پر یہاں آرام کیا، قریب ہی بنو حارثہؓ کا قبیلہ آباد تھا، غزوہ اِحزاب سے قبل جو خندق کھودی گئی وہ یہاں سے شروع ہوکر مساجد فتح تک چلی گئی تھی۔ یزید بن معاویہؓ کا لشکر اِسی طرف سے مدینہ منورہ میں داخل ہوا تھا۔

خادم حرمین شریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز کے زمانہ میں مسجد مستراح کی موجودہ تعمیر وتوسیع ہوئی. یہ مسجد سید الشہداءؓ روڈ پر واقع ہے۔

بنو حارثہؓ : (اوس) اِنکی آبادی وادی قناۃ کے کنارے، مسجد شیخین کی شمالی جانب، حرہ شرقیہ کے مغربی حصہ میں اور شارع سیدا لشہداءؓ کے قریب واقع تھی۔



مسجد الشیخین　　مسجد شیخین

مسجد المستراح　　مسجد مستراح کا جدید وقدیم منظر



☆ یہ اُن دو قبیلوں میں سے ایک ہیں جنکی بابت سورۂ آل عمران کی آیت نمبر ۱۲۲ ﴿اذ همت طائفتان منكم أن تفشلا ...﴾ نازل ہوئی اور انہی کے بارے میں سورہ احزاب کی آیت نمبر ۱۳ ﴿ويستأذن فريق منهم النبي يقولون ان بيوتنا عورة ...﴾ نازل ہوئی۔

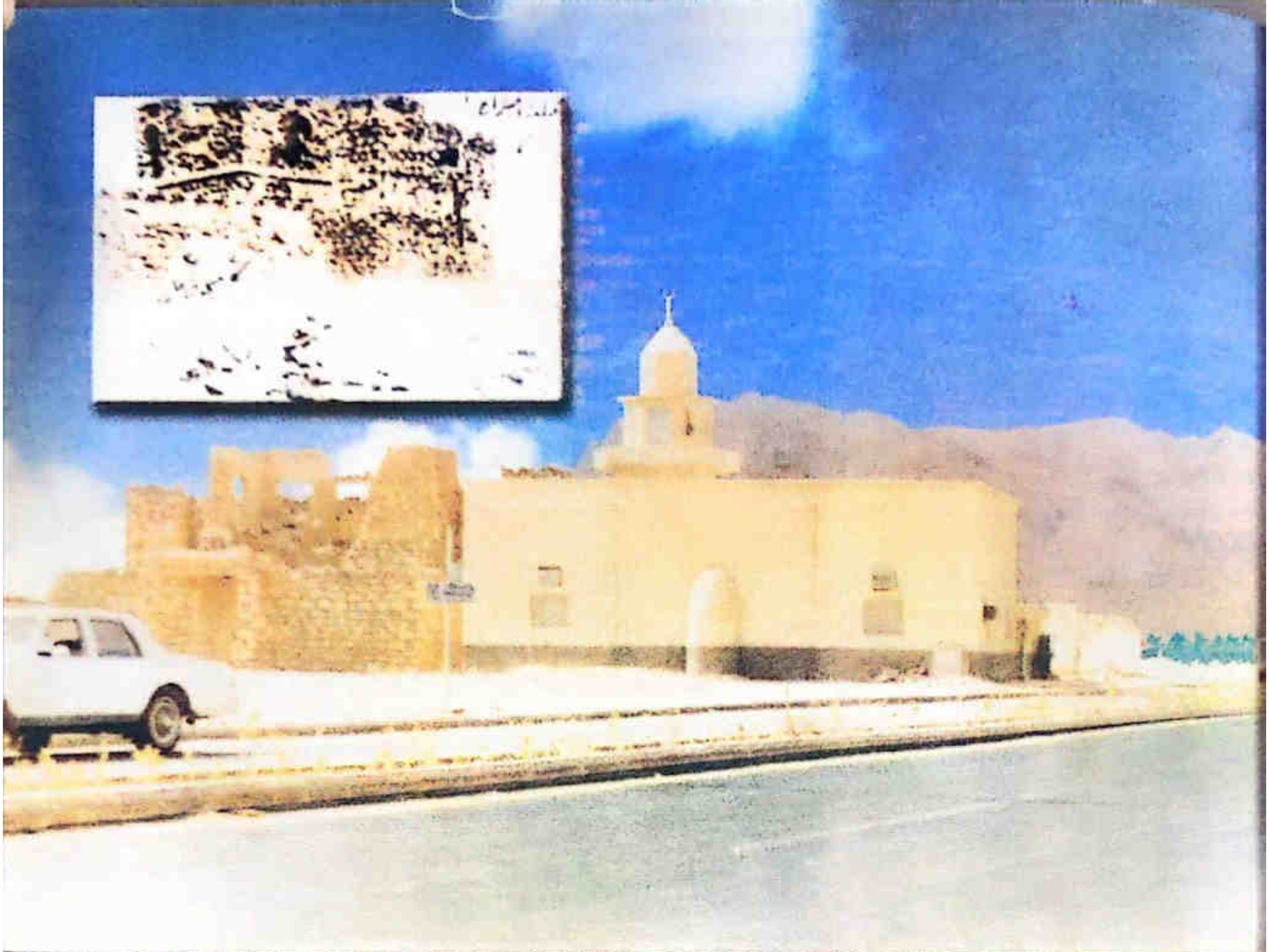
☆ انہیں نماز عصر کے دوران تحویل قبلہ کی اطلاع ملی تو باقی دو رکعتوں میں وہ قبلہ رو ہو گئے۔

☆ ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ بنو حارثہ کے علاقے میں تشریف لائے تو فرمایا: مجھے لگتا ہے کہ تم حدود حرم سے باہر ہو، پھر مُڑ کر دیکھا تو فرمایا: نہیں بلکہ تم حرم میں ہی ہو۔ (صحیح بخاری حدیث نمبر ۱۸۶۹)۔

☆ خندق کا آغاز انہی کے علاقے سے ہوا اور جبل سلع کے سامنے سے گذر کر جبل بنی عبید کے پاس اختتام پذیر ہوا۔

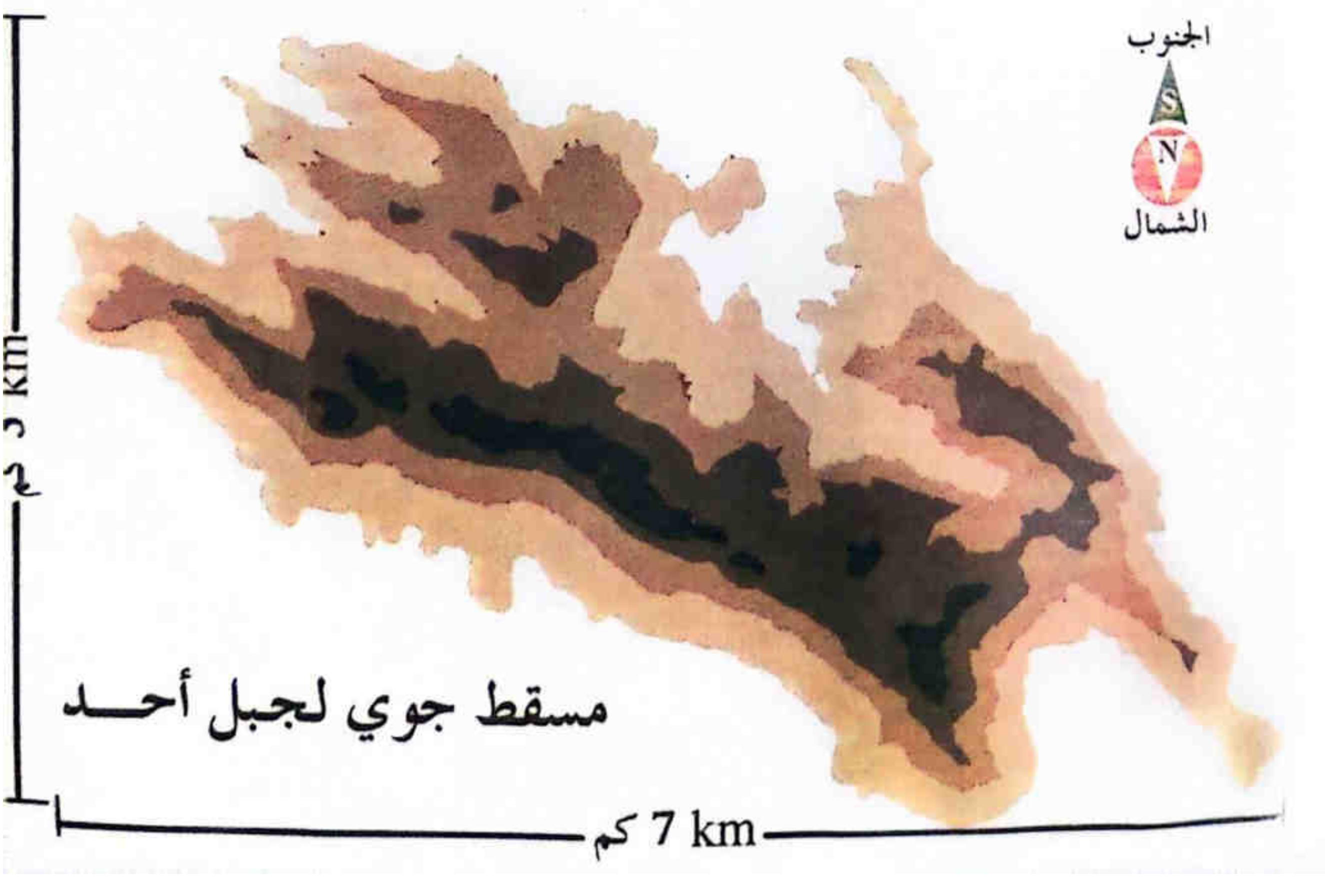
☆ یزید بن معاویہ ؓ نے لشکر بھیجا تو اہلِ مدینہ منورہ نے خندق کو از سر نو تازہ کر لیا۔ جب لشکر کو راستہ نہ ملا تو بنو حارثہ کے علاقے سے مدینہ منورہ داخل ہوا، اور قریب ہی واقعہ حرہ پیش آیا۔

☆ انہی بنو حارثہ میں سے حضرت محمد بن مسلمہ ؓ بڑے عالم اور بہادر تھے، بعض غزوات میں آنحضور ﷺ نے انہیں امیر مدینہ مقرر کیا۔ جب کعب بن اشرف یہودی نے مسلم خواتین کا تذکرہ اپنے اشعار میں کیا تو مسلمانوں کو گراں گذرا، آنحضور ﷺ نے فرمایا: کون اِس یہودی کا کام تمام کرے گا؟ محمد بن مسلمہ ؓ نے عرض کیا میں حاضر ہوں۔ اِس ذمہ داری کے احساس میں تین دن تک کھانا پینا چھوڑے رکھا۔ بس اتنا کھاتے کہ جان بچی رہے، تا آنکہ اُسے قتل کر کے دم لیا۔



مسجد المستراح قديماً وبجانبه القلعة — مسجد مستراح اور قلعہ کا قدیم منظر

مسقط جوي لجبل أحد — جبل احد کا فضائی نقشہ



جبل احد

مدینہ منورہ کی حدود میں شمالی جانب واقع ہے۔ اِسکی لمبائی مشرق سے مغرب کی طرف ہے، اس کی مختلف چوٹیاں ہیں۔مزید معلومات درج ذیل ہیں:

مسجد نبوی سے فاصلہ	لمبائی	چوڑائی	محیط	سطح زمین سے اس کی اعلی چوٹی	سطح سمندر سے اس کی اعلی چوٹی
۴کلومیٹر	۴,۴۷کلو میٹر	۴,۱و۳کلو میٹر	۱۹ کلومیٹر	۳۰۰میٹر	۱ کلومیٹر

اُحد کی فضیلت: آنحضور ﷺ نے احد پہاڑ کو دیکھ کر فرمایا: یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اُس سے محبت کرتے ہیں۔(صحیح مسلم حدیث نمبر۱۳۹۳)

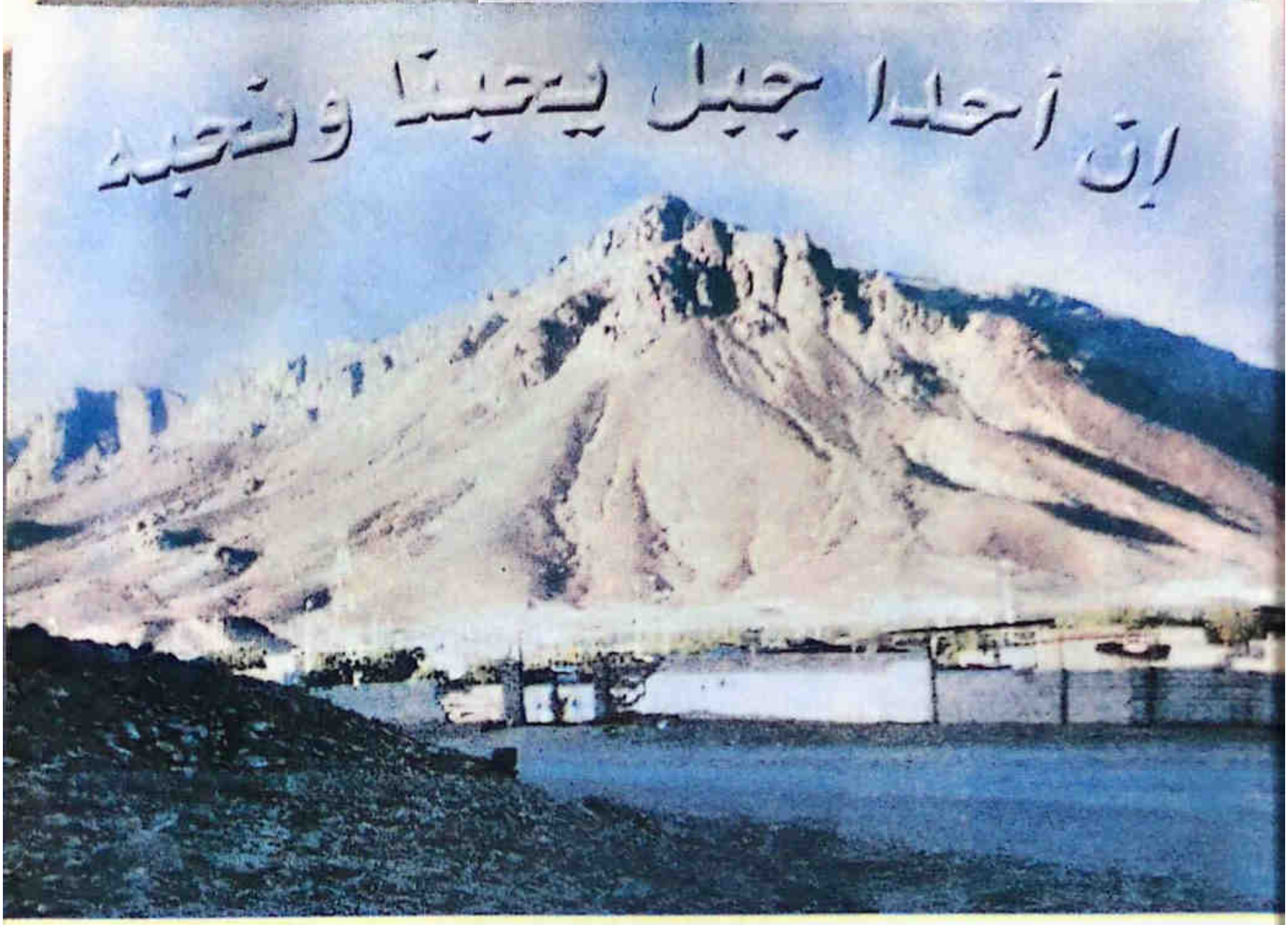
اُحد کا منظر سحر ہے کتنا جاذب نظر اُدھر بھی لالہ زار ہے اِدھر بھی لالہ زار ہے

ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ اُحد پہاڑ پر چڑھے ، حضرت ابو بکرؓ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ بھی ہمراہ تھے، پہاڑ ہلنے لگا، آپ ﷺ نے فرمایا: اُحد ٹھہر جا، تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔(صحیح بخاری حدیث نمبر۳۶۷۵)

میدانِ اُحد کی صبح طرب پھرتی ہے ابھی تک آنکھوں میں اس کیف و سرور کے عالم میں جیسے تھے ہمیں ہم کیا کہیے

جبل رماۃ (تیراندازوں کا پہاڑ): وادی قناۃ کے کنارے اور شہداء احد کی جنوبی طرف چھوٹا سا پہاڑ ہے جنگ احد کے روز نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن جبیرؓ کی قیادت میں پچاس تیراندازوں کو اس پر کھڑا کیا اور فرمایا: دشمن کے سواروں کو ہمارے پیچھے سے حملہ آور ہونے سے روکنا، جنگ کے نتائج کچھ بھی ہوں تم یہاں ثابت قدم رہنا۔

فلک ٹوٹے زمیں پھٹ جائے موت آئے کہ دم نکلے مگر ہرگز نہ ہادیؐ کی اطاعت سے قدم نکلے
شکست و فتح کی اچھی بری کوئی بھی صورت ہو تمہاری رائے میں ہم کو مدد کی بھی ضرورت ہو
جمے رہنا اِسی ٹیلے پہ ہر دم باخبر رہنا کوئی صورت ہو مضبوطی سے اپنے حال پر رہنا



مقبرة شهداء أحد — شہداء احد کا قبرستان اور جبل احد

جبل الرماة — جبل رماۃ



مشرکین کو شکست ہوئی تو اکثر تیر اندازوں نے خیال کیا کہ جنگ ختم ہوگئی ہے لہٰذا وہ مالِ غنیمت جمع کرنے لگ گئے۔ مشرکین نے یہ محاذ خالی دیکھا تو مسلمانوں کے پیچھے سے حملہ آور ہوئے نتیجۃً بہت سے صحابہؓ شہید ہوگئے، رسولِ رحمت ﷺ بھی زخمی ہوگئے اور آپ کے دندانِ مبارک شہید ہوئے۔

☆ اسی پہاڑی کی مشرقی دامن میں چھپ کر وحشی نے حضرت حمزہؓ کو شہید کیا جنہیں آقائے مدنی ﷺ نے سید الشہداءؓ کے لقب سے نوازا۔

☆ اس پہاڑ کے جنوب مشرقی کنارہ پر ایک تاریخی مسجد تھی جو مسجد صبح یا مسجد عینین کہلاتی تھی۔ اس پہاڑ کی بابت مزید معلومات:

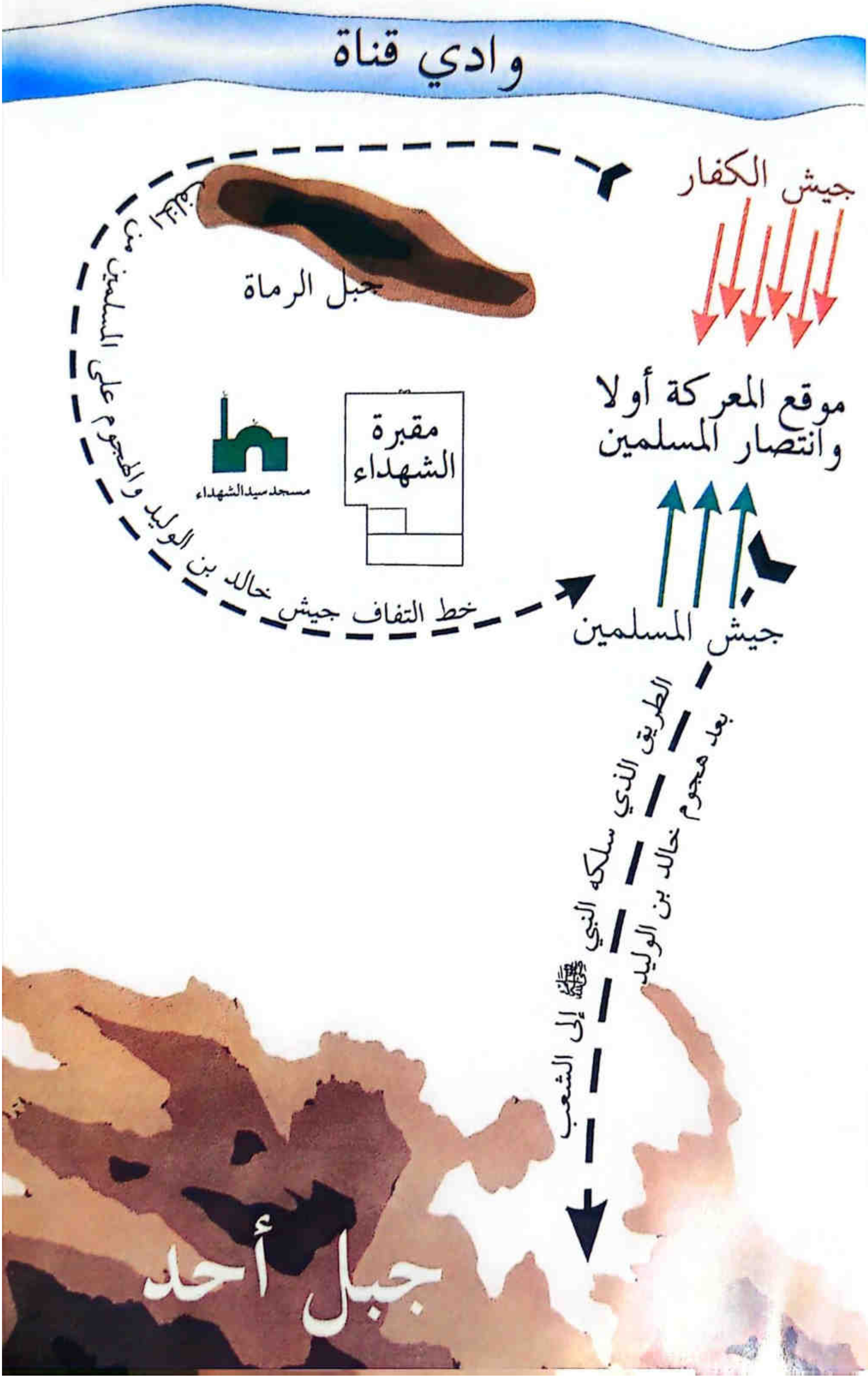
جبل احد سے جبل رماۃ کا فاصلہ	مقبرہ شہداء اُحد سے فاصلہ	جبل رماۃ کی لمبائی	جبل رماۃ کی چوڑائی	محیط	بلندی
۸۱۵ میٹر	۵۷ میٹر	۱۷۷ میٹر	۵۵ میٹر	۳۸۱ میٹر	۲۰ میٹر

غزوہ اُحد: مشرکین مکہ غزوہ بدر میں شکست کا انتقام لینے کیلئے مدینہ پر حملہ آور ہوئے تو احد پہاڑ کے قریب پڑاؤ ڈالا۔ آقائے مدنی ﷺ ایک ہزار مجاھدین لیکر نکلے۔ جن میں سے تین سو افراد عبداللہ بن ابی منافق کے ہمراہ میدان جنگ سے واپس آ گئے۔

دغا بازی سے نامردوں نے آئینِ وفا توڑا صفیں کر کے مرتب لشکرِ اسلام کو چھوڑا

خدا کی فوج میں اب سات سو افراد باقی تھے بروئے لشکرِ شیطاں یہ آدم زاد باقی تھے

آپ ﷺ نے اپنے لشکر کی پشت احد پہاڑ کی طرف کی اور پچاس تیر اندازوں کو قریبی پہاڑی پر کھڑا کیا، جب مسلمانوں کو فتح ہوگئی اور وہ مالِ غنیمت جمع کرنے کیلئے اپنی جگہ سے ہٹے تو مشرکین نے اُدھر سے دوبارہ حملہ کردیا، اور نبی رحمت ﷺ کو قتل کرنے کی کوشش کی۔ صحابہؓ نے بھرپور دفع کیا۔ آپؐ نے احد کی ایک گھاٹی میں پناہ لی، مسلمان از سرِ نو وہاں اکٹھے ہوگئے اور آپؐ نے نمازِ ظہر بیٹھ کر پڑھی۔ مزید معلومات:



وادي قناة
جيش الكفار
جبل الرماة
موقع المعركة أولا
وانتصار المسلمين
مقبرة
الشهداء
مسجد سيد الشهداء
خط التفاف جيش خالد بن الوليد والهجوم على المسلمين من
جيش المسلمين
الطريق الذي سلكه النبي ﷺ إلى الشعب
بعد هجوم خالد بن الوليد
جبل أحد

موقع محل	سنہ	امیر مدینہ	مسلم مجاہد	کفار کی تعداد	فوری سبب
جبل احد کا میدان	شوال ۳ھ ۶۲۵ء	حضرت ابن ام مکتومؓ	۷۰۰ جن میں ۵۰ سوار تھے	۳۰۰۰ جن میں ۲۰۰ سوار تھے	قریش کا حملہ اور اہلِ مدینہ کا دفاع

مسلم علمبردار	کافر علمبردار	مسلم شہداء	کافر مقتول	مدت جنگ	نتیجہ	نزول قرآن
حضرت مصعبؓ پھر حضرت علیؓ	ابوسفیان	۷۰ جن میں ۴ مہاجر تھے	۲۲	چند گھنٹے	مدینے کے دفاع میں کامیابی	۱۲۱ سے ۱۸۰ تک آل عمران کی ۶۰ آیات

مسجد فسح

اُحد پہاڑ کے دامن میں غار کے نیچے واقع ہے، روایات میں ہے کہ جنگ احد کے دن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں ظہر کی نماز ادا کی. مسجد منہدم ہوچکی ہے، محراب اور دیواروں کے آثار باقی ہیں. اُس کے اردگرد ایک حفاظتی جنگلہ نصب کیا گیا ہے۔

شہداء اُحد کا قبرستان: رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق حضرات شہداء احدؓ کو میدان قتال میں دفن کیا گیا۔ اُنکی زیارت مسنون ہے۔ وہاں حاضری کے موقع پر یہ مسنون دعا پڑھیں: ''**السلام علیکم اهل الدیار من المؤمنین والمسلمین و انا انشاء الله بکم لاحقون أسأل الله لنا ولکم العافیة**''.

زائر کو چاہیے کہ یہاں شرک و بدعت والا کوئی کام نہ کرے مثلاً حضرات شہداءؓ سے حاجت روائی اور مشکل کشائی کی دعا کرنا ، وہاں نذ رانے پیش کرنا، دھا گے



مسجد الفسح — مسجد فسح

منظر جميل لجبل أحد — جبل احد کا حسین منظر

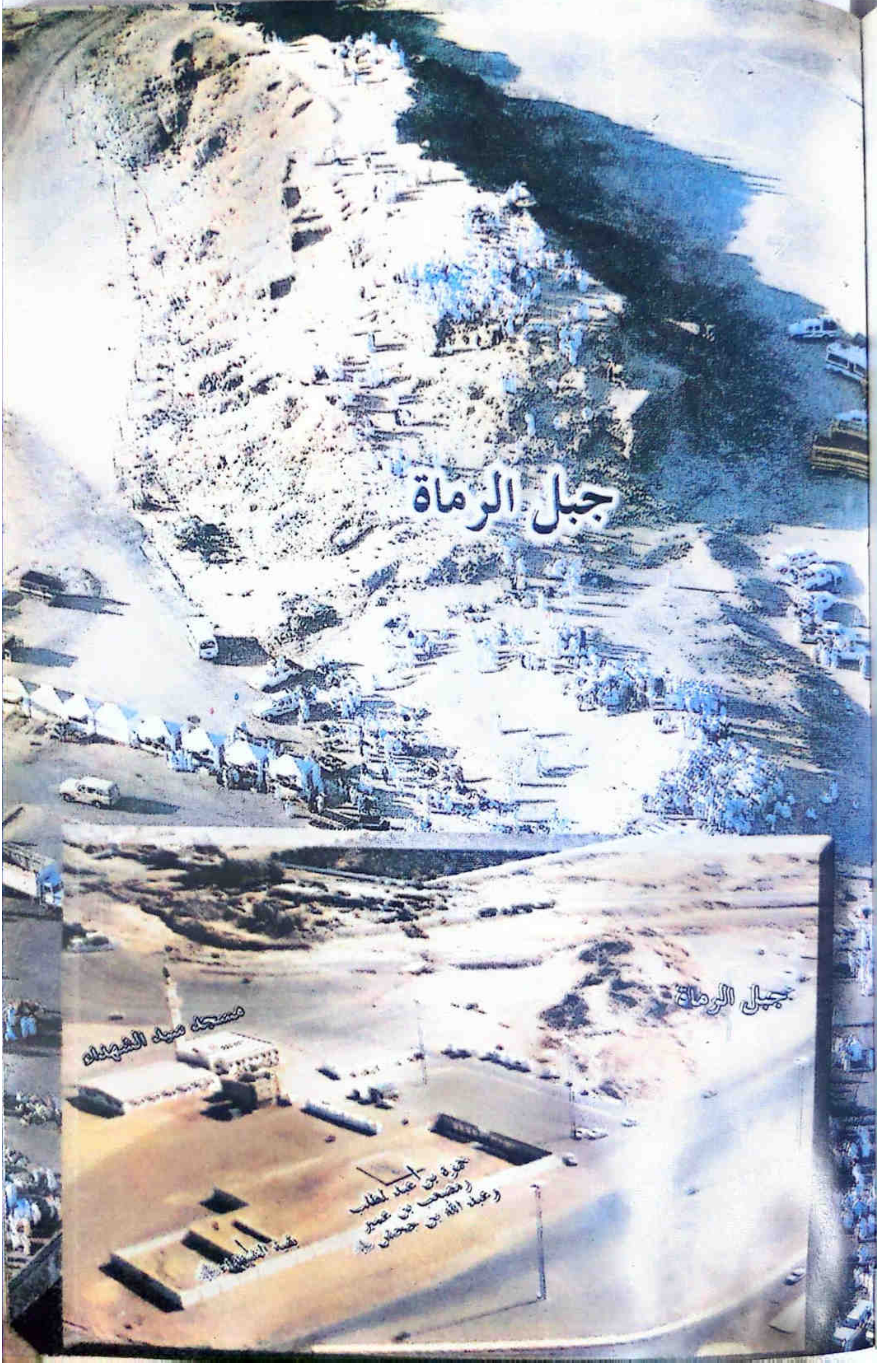


باندھنا، پیسے اور خطوط ڈالنا، دیواروں کو چومنا اُن سے چمٹنا یا طواف کرنا وغیرہ۔

غزوہ حمراء الاسد: حمراء الاسد ایک وسیع جگہ ہے جو جبل عیر کے قریب مدینہ منورہ کی جنوبی سمت تقریباً ۱۶ کلومیٹر کی مسافت پر واقع ہے۔ یہاں ایک پہاڑ بھی ہے جو جبل حمراء الاسد کے نام سے متعارف ہے اور ابیار علی میقات سے مکہ مکرمہ جاتے ہوئے واضح نظر آتا ہے۔

اس غزوہ کا پس منظر یہ ہے کہ قریش میدان احد سے لوٹے تو ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے کہ جب تم نے مسلمانوں پر غلبہ پالیا تھا پھر ان کو چھوڑ کیوں دیا؟ واپس چلو تاکہ باقی لوگوں کو بھی ختم کردیں۔ بارگاہ نبوت میں یہ خبر پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ کو کفار کے تعاقب کا حکم دیا۔ زخمی صحابہؓ اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے اشارہ پر حمراء الاسد روانہ ہوگئے، قرآن کریم کی یہ آیت اُنکی مدح سرائی میں نازل ہوئی ترجمہ "ایسے مومن جنہوں نے زخم کھانے کے بعد بھی اللہ اور رسول کی پکار پر لبیک کہا... " (سورۃ آل عمران: ۱۷۲) بعض کفار نے مسلمانوں کو ڈرانا چاہا کہ قریش تو تمہیں واپس آکر ختم کرنے کا پروگرام بنا رہے ہیں تو مسلمانوں نے جواب دیا ﴿حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل ﴾ جب کفار کو مسلمانوں کی روانگی اور اپنے اللہ پر پختہ اعتماد کی اطلاع ملی تو وہ واپس مکہ مکرمہ روانہ ہوگئے۔ اِس غزوہ کی بابت مزید معلومات:

سنہ	مسلم تعداد	کفار کی تعداد	مسلم علمبردار	فوری سبب	نتیجہ
شوال ۳ھ ۶۲۵ء	۶۳۰	۲۹۷۰	سیدنا علیؓ	قریش کا دوبارہ حملہ کا پروگرام	قریش مکہ واپس چلے گئے


جبل الرماة
جبل الرماة
مسجد سيد الشهداء
حمزة بن عبد المطلب
ومصعب بن عمير
وعبد الله بن جحش
بقية الشهداء

مسجد رایہ

خندق کی کھدائی کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خیمہ ذباب پہاڑی پر نصب تھا، وہاں مسجد بنادی گئی. شاہ فہد کے دور حکومت میں اِسکی ترمیم وتوسیع کی گئی۔

جبل ذباب: اس کو جبل رایہ بھی کہتے ہیں۔ یہ مسجد نبوی کے شمال مغربی کونے سے تقریباً ۴۰۰ میٹر کے فاصلے پر ہے۔ اور جبل سلع کی شمالی جانب ۱۵۰ میٹر دور شارع عثمانؓ (شارع عیون) کے شروع میں واقع ہے۔ خندق کی کھدائی کے دوران آپؐ کا خیمہ اس پر نصب تھا۔ تاکہ آپؐ کام کی نگرانی فرمائیں۔ پھر اس جگہ مسجد بنادیگئی جو مسجد رایہ کے نام سے متعارف ہے۔ اس پہاڑ کے شمالی طرف وہ مشہور معجزہ رونما ہوا جس میں آپؐ کی ضرب سے سخت چٹان ریزہ ریزہ ہوگئی اور ایک چمک نمودار ہوئی جس نے پورے مدینے کو روشن کردیا نیز حضرت جبریلؑ نے خوشخبری دی کہ آپ کی امت قیصر وکسریٰ کے محلات اور صنعاء کو فتح کرے گی۔

لگائی ایک ضرب ایسی کہ پتھر سے ضیاء نکلی — زبانِ پاک سے اللہ اکبر کی صدا نکلی
کھلے اہل نظر پر باب کچھ رنگیں نظاروں کے — ضیاء ایسی کہ چمکے جس سے دامن کوہساروں کے

اس سے مسلمانوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی جبکہ منافقین نے اس خبر کو جھٹلایا۔ اسی سلسلہ میں یہ آیات نازل ہوئیں ترجمہ: آپ کہیں: اے اللہ! ملک کے مالک تو جسے چاہے حکومت دے اور جس سے چاہے چھین لے، جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلیل کرے، بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ [آل عمران:۲۶]

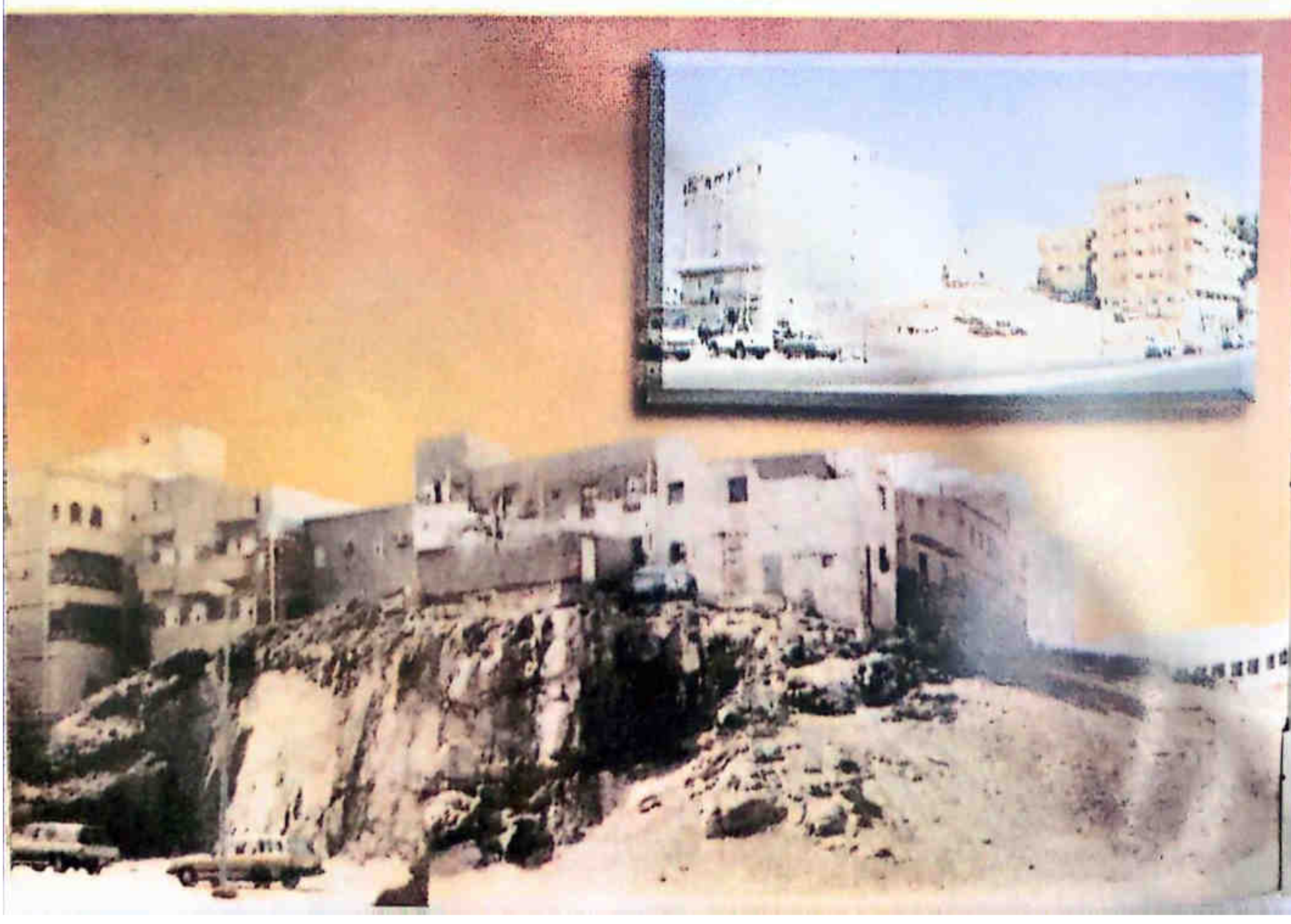
خندق کی کھدائی

جب مشرکین کے قبائل اکٹھے ہوئے کہ مسلمانوں کے خلاف فیصلہ کن جنگ لڑیں



مسجد الراية — مسجد رایہ

جبل ذباب — جبل ذباب



تو آقائے مدنی ﷺ نے اپنے صحابہ ؓ سے مشورہ کیا۔ حضرت سلمان فارسی ؓ نے خندق کھودنے کی تجویز پیش کی جو آپ ﷺ نے پسند فرمائی اور بنو حارثہ کی آبادی سے بنوعبید کے پہاڑ تک خندق کھودنے کی تجویز طے ہوئی۔

میری رائے میں خندق کھود لیں ہم گرد لشکر کے   مہیا ہوں ہمارے سامنے انبار پتھر کے
اگر اِک خطۂ محفوظ میں ہو فوج اسلامی   تو دیکھیں گے عدو اس مرتبہ بھی روئے ناکامی
رسول پاک ؐ نے اِس رائے کی تحسین فرمائی   پسندِ خاطر عالی ہوئی سلمان ؓ کی دانائی

اور ہر دس افراد کے گروپ نے ۲۰ میٹر خندق کھودی۔ سرور عالم ﷺ نے بھی اپنے جاں نثاروں کے ہمراہ کام کیا۔ آپ ؐ یہ دعائیہ اشعار بھی پڑھتے تھے۔

(ترجمہ) اے اللہ اگر تیرا فضل احسان نہ ہوتا تو ہمیں ہدایت نہ ملتی ہم خیرات نہ کرتے اور نماز نہ پڑھتے، ہم پر سکون نازل کر اور دشمن کے سامنے ثابت قدم رکھ، ان کفار نے ہم پر لڑائی مسلط کی ہے لیکن ہم انہیں فتنہ وفساد پھیلانے نہیں دیں گے۔

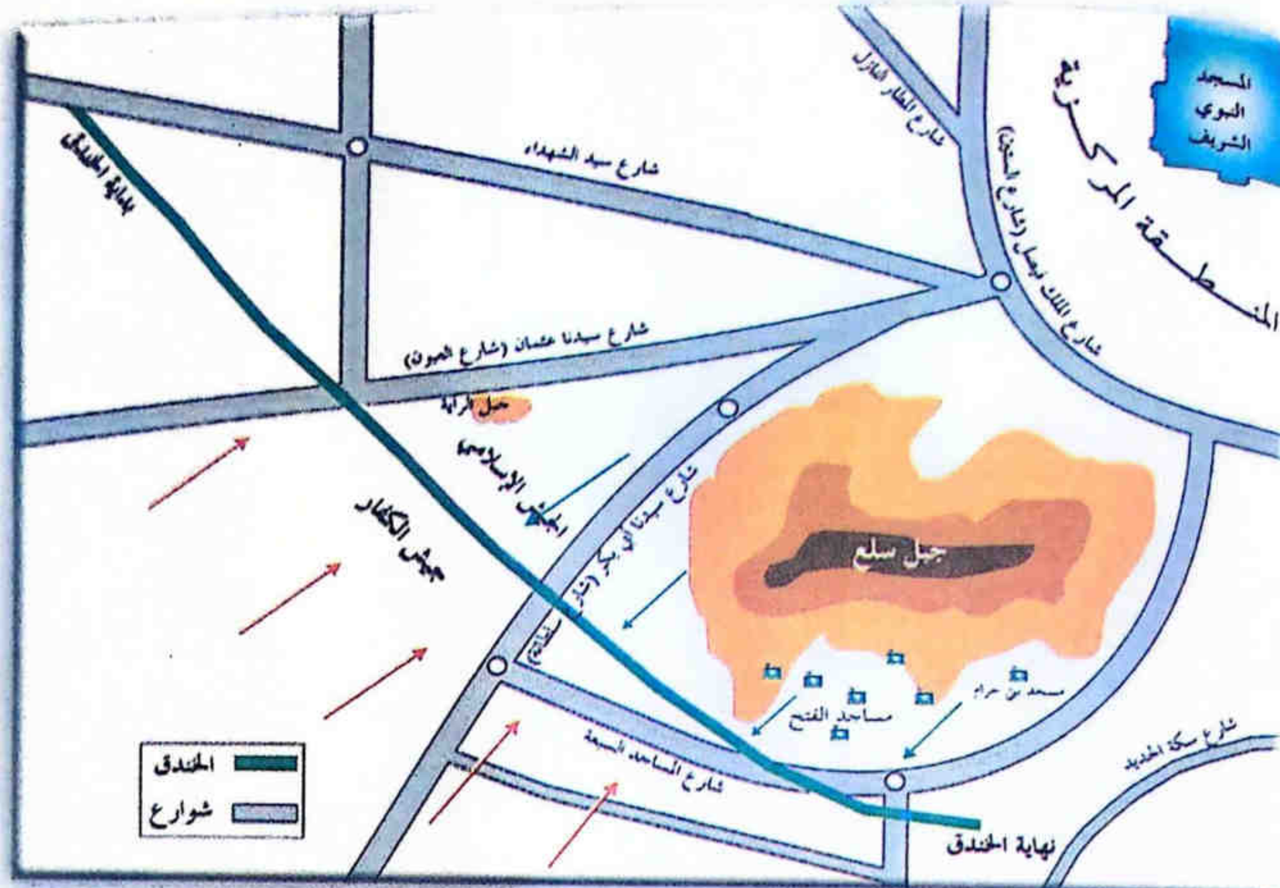
جب مشرکین نے خندق دیکھی تو حیران ہو کر کہا: اللہ کی قسم عربوں میں یہ تدبیر متعارف نہ تھی۔

نہ پیش آئی تھی یہ صورت عرب کو اپنی جنگوں میں   مگر خندق نے کھنڈت ڈال دی اُنکی امنگوں میں

الغرض مسلمان کی دفاعی تدبیر کامیاب ہوئی، اللہ تعالیٰ نے فتح عطا کی۔

اندازہ یہ ہے کہ خندق مسجد مستراح کے قریب سے شروع ہو کر جبل ذباب کے شمال سے گذرتی ہوئی مساجد فتح کے قریب پہنچ کر مکمل ہوئی جسکی لمبائی تقریباً ۵،۲ کلومیٹر، چوڑائی ۴ میٹر اور گہرائی ۳ میٹر تھی۔ واللہ اعلم۔

جنگ خندق: جنگ سے پہلے خندق کھود لینے کے سبب یہ نام متعارف ہوا۔ کفار کے گروہ مسلمانوں کو نیست و نابود کرنے آئے تھے لہٰذا اسے جنگ احزاب بھی



رسم تقريبي للخندق والغزوة

خندق اور جنگ خندق کا تقریبی نقشہ

منظر لجبل سلع

جبل سلع



کہتے ہیں ۔ اس میں مسلمانوں کو بڑی مشکلات کا سامنا ہوا۔ نبی خاتم ﷺ نے بہت دعائیں کیں جو بالآخر قبول ہوئیں ۔ اللہ کے فرشتوں نے کفار کے خیموں کی طنابیں کاٹ دیں۔ کفار کے گھوڑے ایک دوسرے سے ٹکرائے ، انکے دلوں میں رعب آ گیا، فرشتوں نے نعرۂ تکبیر بلند کیا تو کافر بھاگ گئے ۔

اُڑتی دوڑتی اُٹھتی ہوئی بڑھتی ہوئی آندھی — زمین کو روندتی افلاک پر چڑھتی ہوئی آندھی
توے الٹے اندھی چولہوں میں ہنڈیاں بجھ گئی آ گیں — جھلس کر رہ گئے منہ اور کپڑوں میں لگیں آ گیں
نہ چولھا تھا نہ ہنڈیا تھی نہ خیمہ تھ نہ ڈیرا تھا — فقط دہشت ہی دہشت تھی اندھیرا ہی اندھیرا تھا

غزوۂ خندق کی بابت مزید تفصیلات:

موقع محل	سنہ	مسلمانوں کی تعداد	کفار کی تعداد	مدت جنگ	فوری سبب
سلع پہاڑ کا مغربی دامن	شوال ۵ ھ ۶۲۷ ء	۳۰۰۰ اور بقول ابن حزم ۹۰۰	۱۰۰۰۰	۲۲ دن	کفار مکہ اور حلیفوں کا حملہ

مسلم شہداء	مقتول کافر	قائد اسلام	قائد کفار	نتیجہ	نزول قرآن
۸		نبی خاتم ﷺ	ابوسفیان	دفاع مدینہ میں کامیابی	سورۂ احزاب کی آیت ۹ تا ۲۵ آل عمران کی آیت ۲۶

جبل سلع: مدینہ منورہ کے عین وسط میں ایک بڑا پہاڑ ہے، اس کے مغربی دامن میں قبیلہ بنوحرام کی آبادی تھی، قریب ہی وہ غار ہے جس میں نبی اکرم ﷺ جنگ خندق کے دوران رات کو قیام فرماتے ۔ اسی پہاڑ کے ایک ٹیلے پر آپ ﷺ کا خیمہ تھا جہاں آپ ﷺ جنگی صورتحال کی نگرانی فرماتے اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگتے ۔

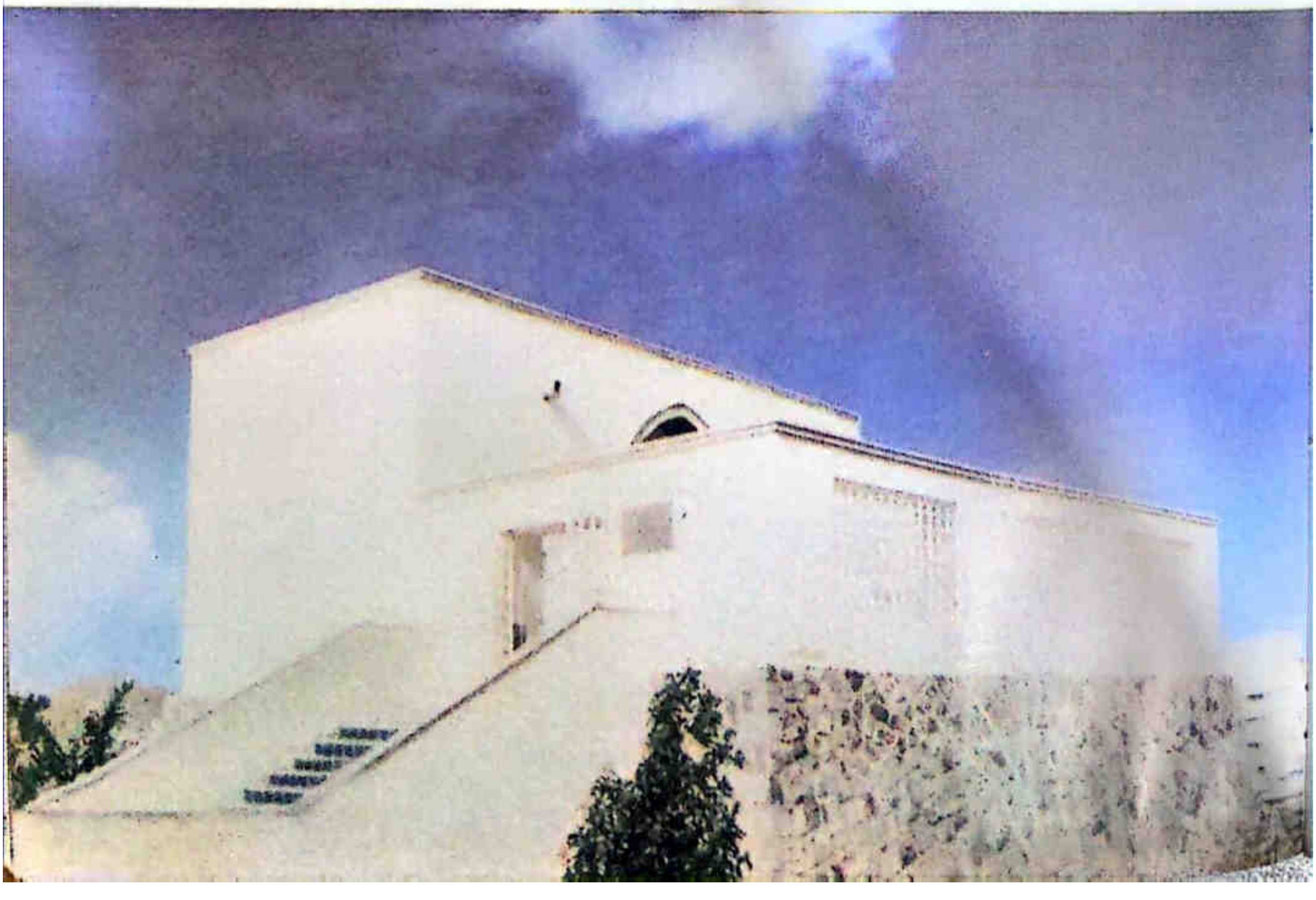
☆ آپ ﷺ کی بعض دعائیں یہ ہیں: اے اللہ! قرآن نازل کرنے والے، جلدی حساب لینے والے کفار کو شکست دے اور اُنکے قدم اکھاڑ دے ۔

لا إله إلا الله وحده أعز جنده وغلب الأحزاب وحده فلا شيء بعده



منظر للمساجد السبعة قديماً — مساجد سبعہ کا قدیم منظر

مسجد الفتح — مسجد فتح



☆ ایک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں. اس نے اپنے لشکر کو عزت دی، اپنے بندے کی مدد کی اور کفر کی جماعتوں پر اکیلا غالب آیا، اس کے بعد کوئی نہیں۔

☆ بدھ کے دن حضرت جبریل علیہ السلام فتح و نصرت کی خوشخبری لیکر حاضر ہوئے۔ بعد میں وہاں جو مسجد بنائی گئی وہ مسجد فتح کے نام سے متعارف ہوگئی۔

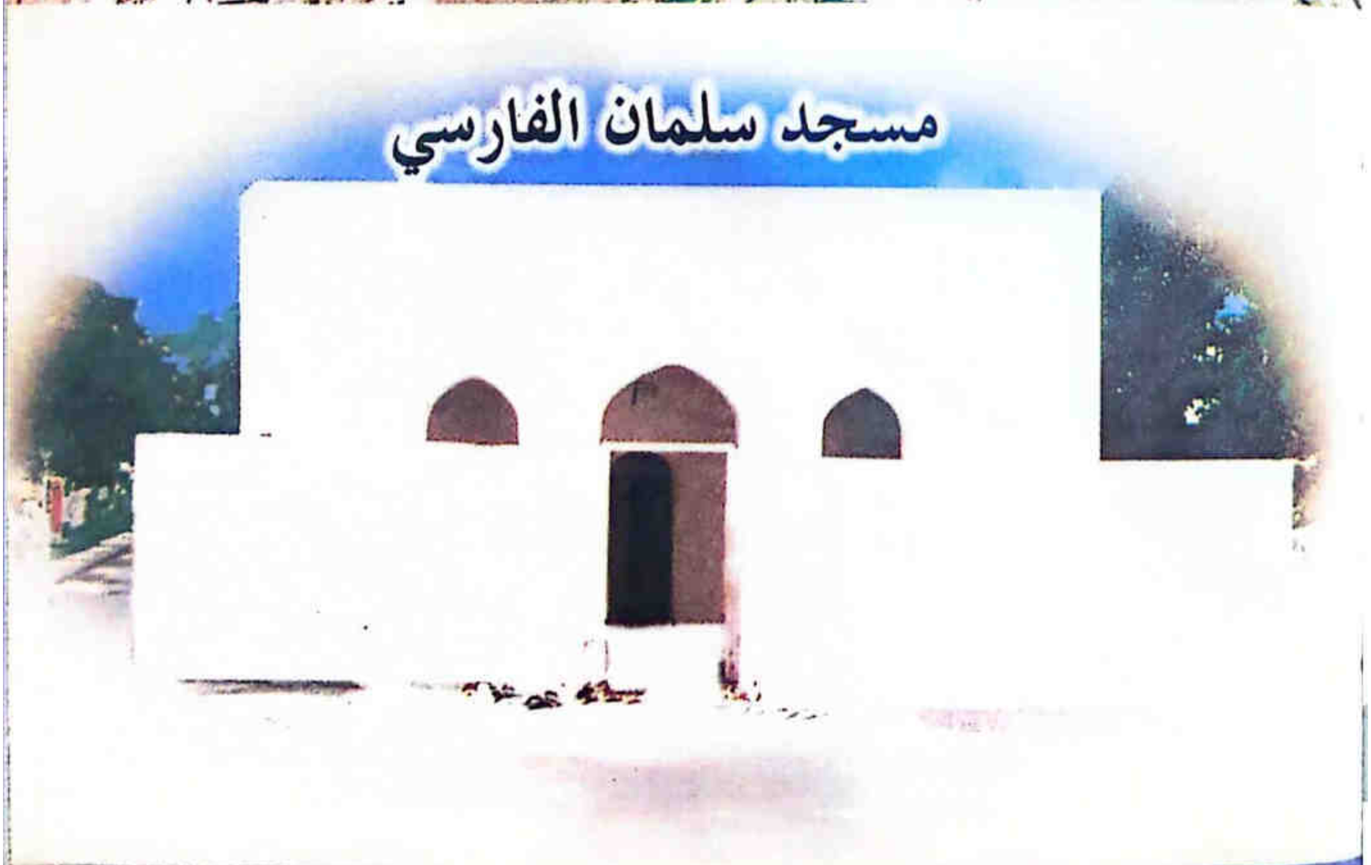
یہ پہاڑ مدینہ منورہ کے درمیان میں ہے حکومت سعودیہ نے اس کے ارد گرد لوہے کے مضبوط جنگلے نصب کر دیئے ہیں، اور اس کی خوبصورتی کیلئے مصنوعی آبشار بنائے ہیں جنگ خندق کے دوران اسی پہاڑ کے دامن میں حضرات صحابہؓ کا قیام تھا، اسے اب میدان فتح کہتے ہیں، حکومت سعودیہ نے یہاں ایک خوبصورت باغیچہ بنادیا ہے جسے باغیچۂ فتح کا عنوان دیا گیا اس کی وسعت ۶۰۷ مربع میٹر تھی لیکن ۱۴۲۴ھ میں بننے والی مسجد خندق سے اس میدان فتح کا رقبہ کم ہوگیا ہے۔ جبل سلع کی بابت مزید معلومات:

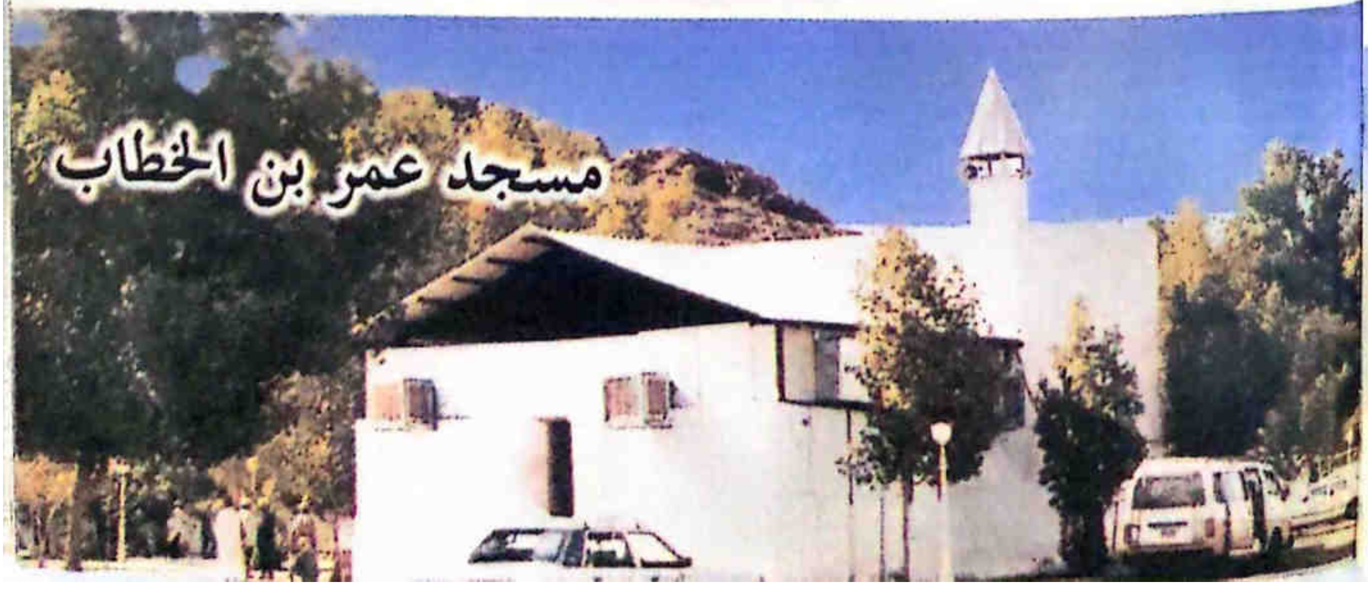
مسجد نبوی سے فاصلہ	بلندی	لمبائی	چوڑائی	محیط
۶۹۰ میٹر	۱۰۰ میٹر	۱۰۵۰ میٹر	۳۱۵ سے ۹۲۰ میٹر تک	۲٫۴ کلومیٹر

پہاڑیوں کے سلسلے جدا جدا ملے — کہیں پہ جوئبار ہے کہیں پہ آبشار ہے
یہیں وہ ارضِ پاک ہے شرف دیا گیا جسے — کہیں پہ سبزہ زار ہے کہیں پہ مرغزار ہے
نظر نظر پہ چھا گئی دلوں میں پھر سما گئی — مدینے کی بہار کیا بہار در بہار ہے

مساجد سبعہ: سلع پہاڑ کے دامن میں واقع ہیں: مسجد فتح، مسجد سلمان فارسیؓ، مسجد علیؓ، مسجد عمرؓ، مسجد سعد بن معاذؓ، اور مسجد ابوبکرؓ. غزوہ خندق کے دوران مسجد فتح کی جگہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعائیں کیں. شاہ فہد کے زمانہ میں انمیں سے بعض مساجد کی ترمیم کی گئی۔ ۱۴۲۴ھ میں جبل سلع کے اسی دامن میں مسجد خندق کے نام سے ایک بڑی مسجد بنادیگئی ہے اور مساجد سبعہ میں بعض مسجدیں اسمیں شامل ہوگئی ہیں۔


مسجد أبي بكر


مسجد سلمان الفارسي


مسجد عمر بن الخطاب

مسجد بنی حرام

حضرات صحابہ کرامؓ کے زمانہ میں یہاں مسجد بنی ہوئی تھی، اِس علاقہ میں انصار کا ایک قبیلہ آباد تھا. یہ مسجد سلع پہاڑ کی مغربی سمت اور مساجد سبعہ کے جنوب میں واقع ہے خادم حرمین شریفین شاہ فہد کے دور حکومت میں اسکی تعمیر و توسیع ہوئی اِسکا رقبہ ۱۲.۵۰×۱۶ام = ۲۰۰ مربع میٹر ہے۔

بنو حرام: بنوسلمہ میں ایک شخص کا نام حرام تھا یہ اسی کی اولاد ہیں۔ اس نام سے دشمن پر رعب ڈالنا مقصود ہوتا تھا کہ وہ اِس کے مال و آبرو پر حملہ نہیں کرسکتا۔ گویا یہ اس کے لئے حرام ہیں۔

☆ اُن کی آبادی جبل سلع کے مغربی دامن میں تھی، وہاں اُن کی مسجد ابھی تک مسجد بنی حرام کے نام سے معروف ہے۔

ظہور معجزہ: انہی کے ایک گھر میں آنحضور ﷺ کا معجزہ رونما ہوا تھا حضرت جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ خندق کی کھدائی کے دوران میں نے دیکھا کہ سرورِ عالم ﷺ نے پیٹ پر پتھر باندھ رکھا ہے، میں نے ایک چھوٹا سا دنبہ ذبح کیا اور بارگاہِ رسالت ﷺ میں آکر عرض کیا: تھوڑا سا کھانا ہے۔ آنجناب اپنے ایک دو جاں نثاروں کے ہمراہ تشریف لائیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کھانا کتنا ہے؟ آپ ﷺ کو بتایا تو ارشاد ہوا بہت اچھا۔ اور اپنے تمام صحابہ کو حکم دیا کہ ساتھ چلو۔ آپ ﷺ نے اپنے دستِ مبارک سے روٹی تقسیم کی، سب کھا چکے تو کھانا باقی تھا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دوسروں کو ہدیہ بھیجو (صحیح بخاری حدیث نمبر ۴۱۰۶)۔

☆ ان کی بستی کے قریب پہاڑ میں ایک غار ہے جو غار بنی حرام کہلاتی ہے۔

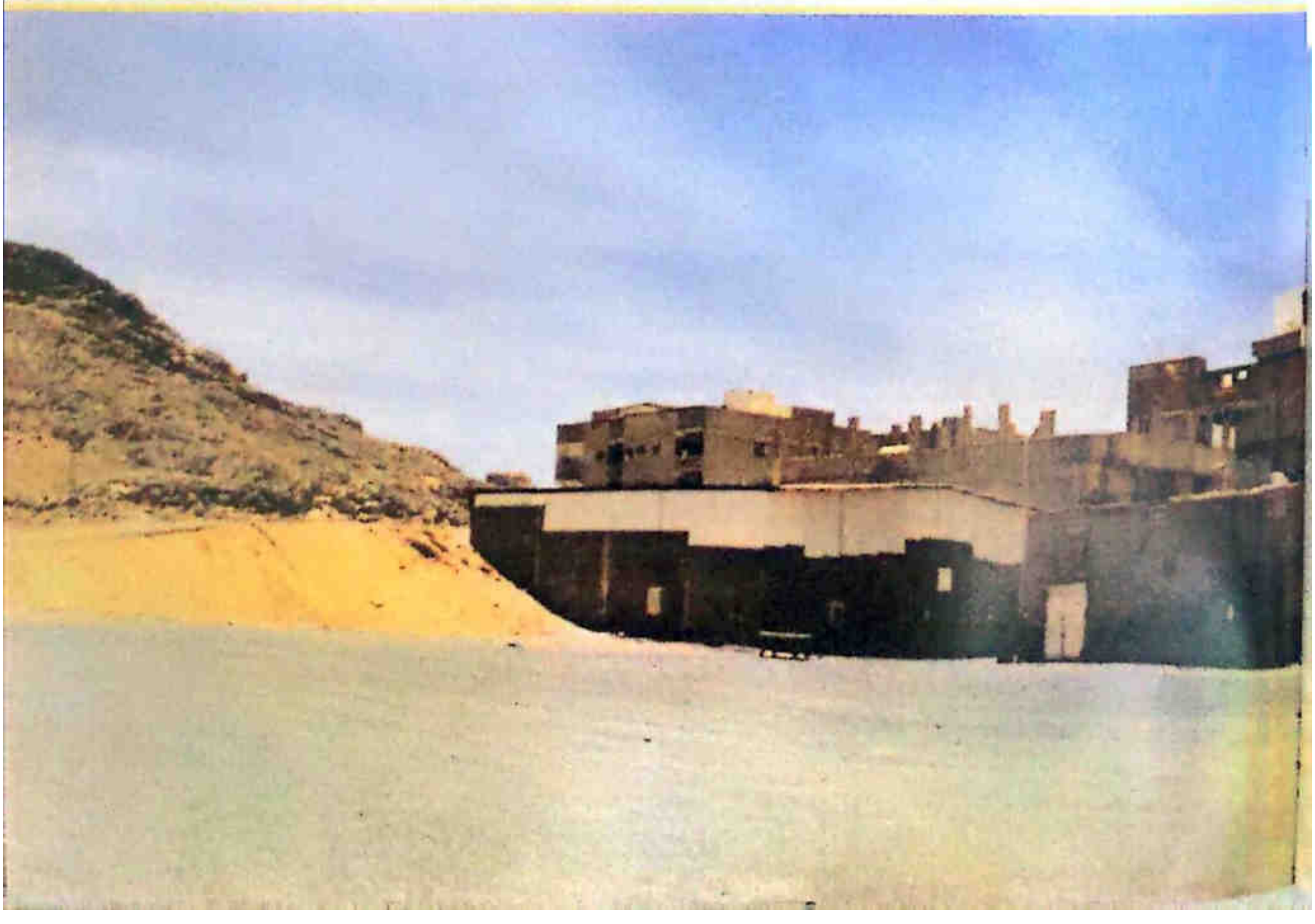


مسجد بني حرام قديماً وحديثاً

مسجد بنوحرام کا جدید وقدیم منظر

موقع قبيلة بني حرام

قبیلہ بنوحرام کا علاقہ



آنحضور ﷺ جنگ خندق کے دوران رات کو اس میں قیام فرماتے۔

☆ اِسی قبیلہ کے حضرت عبداللہ بن حرامؓ غزوہ اُحد کے پہلے شہید ہیں۔اُن کی بابت آنحضور ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اُن کے ساتھ بغیر کسی حجاب کے بات کی ہے، یہ سعادت کسی اور کو حاصل نہیں۔ اور فرمایا ہے کہ: مانگو، میں دوں گا۔ انہوں نے عرض کیا کہ اے اللہ! دنیا میں واپس بھیج دیں کہ دوبارہ شہید ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ طے شدہ فیصلہ ہے کہ کسی کو واپس نہیں بھیجوں گا۔ پھر عرض کیا کہ: دنیا والوں کو میری اطلاع کردیجئے: تو اللہ تعالیٰ نے سورہ آل عمران کی آیت ۱۶۹ تا ۱۷۱ نازل فرمائیں۔

مسجد بنی قریظہ

بنو قریظہ یہودیوں نے غزوہ خندق کے دوران غدّاری کی اور معاہدہ توڑ دیا. آنحضور ﷺ نے حکم الٰہی کے مطابق انکا محاصرہ کیا. اس دوران آپ ﷺ نے جہاں نمازیں ادا کیں وہاں یہ مسجد بنادی گئی، جو اب عوالی میں زہراء ہسپتال اور وطنی ہسپتال کے درمیان واقع ہے. شاہ فہد کے زمانہ میں اسکی مرمّت کی گئی۔ (اب منہدم ہو چکی ہے)

غزوہ بنی قریظہ (یہودی)

حرہ شرقیہ میں وادی مہزور کے کنارے مدینہ منورہ کے جنوب مشرق میں مسجد نبوی شریف سے چار کلومیٹر دور بنو قریظہ آباد تھے۔ مسلمانوں کا ان سے امن معاہدہ تھا۔ لیکن جنگ خندق کے دوران انہوں نے غدّاری کی اور معاہدہ توڑ دیا۔ جنگ سے واپسی پر حضرت جبریل علیہ السلام نے پیغام دیا کہ بنو قریظہ کا محاصرہ کرلیا جائے۔ آپ ﷺ نے صحابہؓ کو حکم دیا کہ وہاں پہنچ کر نماز عصر پڑھیں (صحیح بخاری حدیث نمبر ۴۱۱۸)۔

محاصرہ کے نتیجے میں انہوں نے حضرت سعد بن معاذؓ کو فیصل بنایا۔ انہوں



مسجد بني قريظة قديماً
مسجد بنو قریظہ کا قدیم منظر

مسجد بني قريظة بعد الترميم
ترمیم کے بعد مسجد بنو قریظہ کا منظر



نے فیصلہ دیا کہ اِن کے جنگجوؤں کوقتل کردیا جائے اور اِنکی آل اولاد کوغلام بنالیا جائے۔

اِس غزوہ کی بابت مزید معلومات:

موقع محل	سنہ	امیر مدینہ	مسلم مجاہد	یہودی تعداد	مسلم علمبردار	فوری سبب
عوالی میں مقام حاجزہ	ذیقعدہ ۵ھ = ۶۲۷ء	حضرت عبداللہ بن ام مکتومؓ	۳۰۰۰ یا ۹۰۰	۶۰۰ جنگجو	حضرت علیؓ	غزوۂ خندق میں غدّاری، معاہدے سے دستبرداری

کافر علمبردار	مدت محاصرہ	مسلم شہداء	کافر مقتول	نتیجہ	فیصل	نزول قرآن
کعب بن اسد	۲۵ راتیں	۱+۱	۶۰۰	جنگجوؤں کا قتل اورآل اولاد کی غلامی	حضرت سعد بن معاذؓ	سورہ احزاب کی آیت ۲۶، ۲۷

مسجد میقات

مدینہ منورہ سے ۱۲ کیلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے، یہ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ جانے والوں کا میقات ہے. امام الانبیاء ﷺ مکہ مکرمہ جاتے اورآتے ہوئے یہاں ٹھہرتے اور نماز ادا فرماتے۔

خادم حرمین شریفین شاہ فہد کے زمانہ میں اِسکی تعمیر نو اورتوسیع ہوئی جسمیں پانچ ہزار نمازیوں کی گنجائش ہے. گنبد کی بلندی ۲۸ میٹر اور مینار کی بلندی ۶۴ میٹر ہے. اخراجات کا اندازہ دوسوملین ریال ہے.



مسجد المیقات؛ و فی الإطار موقع مسجد المنارتین

مسجد میقات اور چوکھٹے میں قدیم مسجد منارتین

مسجد منارتین

منارتین دو پہاڑیوں کا نام ہے. یہ مسجد اُنکے قریب ہونے کی وجہ سے مسجد منارتین کہلاتی ہے. اِسکا محل وقوع مسجد عنبریہ اور دوسری گول سڑک کے درمیان ہے اور پیٹرول پمپ سے چند میٹر کے فاصلہ پر ہے، مسجد منہدم ہوچکی تھی اور پتھروں کا ڈھیر اُس کی نشاندہی کرتا تھا۔

☆ اِس مسجد کی تاریخی اہمیت کے پیشِ نظر خادم حرمین شریفین شاہ فہد نے ۱۴۲۴ھ میں اسکی تعمیر وتوسیع کرائی۔

بیداء (آیت تیمّم کے نزول کی جگہ)

مدینہ منورہ کے جنوب مغرب میں مسجد نبوی شریف سے تقریباً ۹ کلومیٹر کے فاصلہ پر صحراء ہے، ذوالحلیفہ (ابیار علی) کے بعد بیداء کا علاقہ ہے پھر ذات الجیش ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں جب ہم بیداء یا ذات الجیش پہنچے تو میرا ہار گم ہوگیا۔ آپ ﷺ اس کی تلاش میں ٹھہر گئے، حضرات صحابہؓ بھی ٹھہرے رہے اور قریب قریب پانی دستیاب نہ تھا۔ بعض لوگوں نے حضرت ابوبکرؓ کو شکایت کی کہ دیکھو عائشہؓ نے کیا کیا ہے؟ وہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہؓ کو روکے ہوئے ہے، یہاں پانی دستیاب نہیں، اور قافلے کے ہمراہ بھی پانی نہیں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ نے مجھے ڈانٹا۔ صبح ہوگئی اور رسول اللہ ﷺ کے پاس پانی نہیں تھا تو اللہ تعالیٰ نے وحی بھیج دی کہ ایسی حالت میں تیمّم کرلیا کرو، حضرت اُسید بن حضیرؓ فرمانے لگے: ابوبکرؓ کی اولاد تمہارے طفیل عطاء ہونے والی یہ کوئی پہلی برکت نہیں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ بالآخر جب اونٹ روانگی کیلئے اٹھا تو میرا ہار اس کے نیچے سے مل گیا۔ (تفصیل: صحیح بخاری حدیث نمبر ۳۳۴)

☆ بیداء کا ذکر ایک اور حدیث میں بھی آیا ہے۔ ارشاد نبوی ہے: **ایک لشکر کعبہ پر حملہ کرنے آئے گا۔ وہ بیداء میں دھنس جائے گا۔** (صحیح بخاری نمبر ۲۱۱۸)

انصار کے بعض قبائل

بنو نجّار: نبی اکرم ﷺ کا ننھیال قبیلہ ہے۔ چونکہ آپ ﷺ کے پردادا جناب ہاشم نے بنو نجار کی خاتون سلمیٰ بنت عمرو سے شادی کی تھی۔ آپ ﷺ کے دادا جناب عبدالمطلب انہی کے فرزند ہیں ۔ بنو نجّار کے لئے اس سے بڑھ کر سعادت کیا ہو گی کہ پیغمبر آخرالزماں ﷺ کا خاندانی تعلق اس سے ہے۔

آپ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو ہر طرف سے مرحباً مرحباً کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں لیکن آنجناب ﷺ بنو نجار کے حضرت ابو ایوب انصاریؓ کے ہاں قیام فرما ہوئے، چونکہ حکم الٰہی کے مطابق اونٹنی یہیں آ کر بیٹھی تھی۔

☆ بنو نجار کی زمین پر ہی مسجد نبوی تعمیر ہوئی۔ ☆ حضرت حارثہ بن نعمانؓ بنو نجار کے ایک فرد تھے جنہوں نے مسجد نبوی شریف کے اردگرد اپنی مملوکہ زمین نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کردی کہ اپنی بیویوں کے مکانات بنائیں اور مہاجر صحابہؓ میں تقسیم کردیں۔ ☆ شاعرِ رسول ﷺ حضرت حسّانؓ بھی بنو نجار میں سے تھے۔

☆ انھیں میں سے حضرت امّ بُردہؓ تھیں جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کے فرزند حضرت ابراہیمؑ کو دودھ پلایا، اور وہ انہی کی گود میں فوت ہوئے۔

☆ انصار کے اولین مبلغ حضرت اسعد بن زرارہؓ کا تعلق اِسی قبیلے سے تھا جو بقیع میں سب سے پہلے دفن ہوئے۔

☆ بنو نجار کا اطلاق درج ذیل قبائل اور اُن کی اولاد پر ہوتا ہے: بنو عدی، بنو مالک بنو مازن اور بنو دینار۔ ☆ بنو نجار کی خدمت کے پیشِ نظر آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ انصار میں سب سے افضل بنو نجار ہیں پھر بنو عبدالاُشہل، پھر بنو حارث اور پھر بنو ساعدہ ہیں جبکہ بحیثیت عمومی تمام انصاری قبائل میں فضیلت ہے۔ (صحیح بخاری. حدیث نمبر ۵۳۰۰)

بنو حارث

ان کو بلحارث بھی کہا جاتا ہے۔ اُن کی آبادی عوالی میں سنح مقام پر قربان کے قریب تھی۔ انصار کے قبائل میں فضیلت کے اعتبار سے تیسرے نمبر پر تھے۔

☆ حضرت ابو بکرؓ ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئے تو انہیں کے ہاں قیام کیا، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی قبیلہ کے حضرت خارجہ بن زیدؓ کو اُن کا بھائی بنایا۔

☆ حضرت عائشہؓ سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی مکہ مکرمہ میں ہو چکی تھی۔ روانگی کی بابت روایت ہے کہ اسی قبیلے میں اُن کے قیام کے دوران ہوئی۔ (صحیح بخاری حدیث نمبر ۳۸۹۴).

☆ حضرت ابو بکرؓ نے اسی قبیلے کی خاتون حضرت حبیبہ بنت خارجہؓ سے شادی کی۔ آپ کا انتقال ہوا تو وہ حاملہ تھیں پھر ام کلثومؓ نامی بچی پیدا ہوئی۔

☆ اسی قبیلے کے حضرت زید بن خارجہؓ نے حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں فوت ہو جانے کے بعد گفتگو کی۔ ☆ حضرت عبد اللہ بن رواحہؓ اسی قبیلے کے چشم و چراغ تھے، شاعر رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ غزوۂ مؤتہ کے امیر تھے وہیں شہید ہوئے۔

☆ انہی میں سے حضرت سعد بن ربیعؓ غزوۂ احد میں شہید ہوئے تو آخری وقت میں فرمایا: اے ابی بن کعبؓ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو میرا سلام عرض کرنا اور کہنا: جزاک اللہ عنا خیرا . اور میری قوم کو سلام کہنا اور پیغام دینا کہ: خدارا بیعت عقبہ کی رات آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا ہوا وعدہ پورا کرنا۔ اللہ کی قسم تمہارا کوئی عذر قبول نہیں ہوگا اگر تم میں ایک فرد بھی زندہ ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچے۔

☆ انہی میں حضرت سعدؓ کی بیوی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے میراث کی بابت پوچھنے آئیں تو سورہ نساء کی نمبر ۱۱ اور بعد والی آیات نازل ہوئیں۔

رسم تقريبي لمساكن القبائل
بالمدينة المنورة في عهد النبي ﷺ



بنو بیاضہ (خزرجی)

ان کی آبادی حرہ غربیہ میں بنو سلمہ سے ایک میل کے فاصلہ پر تھی۔

☆ حضرت ماعزؓ کو یہاں سنگسار کیا گیا۔

☆ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے قبل یہاں جمعہ کی نماز پڑھی گئی۔ جیسا کہ حضرت عبدالرحمٰنؓ کہتے ہیں کہ میرے والد کعبؓ جمعہ کی اذان سنتے تو حضرت اسعد بن زرارہؓ کو دعائیں دیتے۔ میرے پوچھنے پر وجہ بتائی کہ انہوں نے بنو بیاضہ کے علاقے میں پہلا جمعہ پڑھایا تھا اور نمازیوں کی تعداد چالیس تھی۔ (سنن ابوداود. حدیث نمبر ۱۰۶۹)

☆ غزوہ بنو مصطلق سے واپس آتے ہوئے عبداللہ ابن ابی منافق نے کہا: عزت والا ذلیل کو مدینے سے نکال دیگا۔ جب یہ منافق بنو بیاضہ کی بستی میں پہنچا تو اُس کے بیٹے نے تلوار سونت کر کہا: اللہ کی قسم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت کے بغیر تو مدینے میں داخل نہ ہوگا۔ تاکہ تجھے معلوم ہوجائے کہ تو ذلیل ہے یا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُسے مدینہ جانے دو۔ بیٹے نے عرض کیا کہ: میرے باپ کا نفاق واضح ہوگیا ہے، اگر اجازت دیں تو قتل کردوں، چونکہ مجھے گوارا نہیں کہ کوئی اور اُسے قتل کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا میں اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اس پر سورہ منافقون نازل ہوئی۔

بنو عبدالاشہل

اوس کا مشہور قبیلہ ہے۔ اسلام کے لئے اِن کی بڑی خدمات ہیں، اِسی لئے بنو نجّار کے بعد فضیلت میں اِن کا درجہ ہے۔ اِن کی بستی حرہ شرقیہ میں بنو ظفر کے شمال مشرقی جانب تھی۔



قبائل الخزرج
بنو النجار
بنو الحارث
بنو ساعدة
بنو سلمة
بنو حرام
بنو سالم
بنو بياضة
بنو زريق
بنو عوف
بنو جشم
بنو كعب
بنو دينار
بنو عدي
بنو زيد مناة
بنو غنم
بنو مازن
بنو مالك
بنو عمرو
بنو طريف

☆ تبلیغِ اسلام کا حکیمانہ انداز: اوس قبیلے کے سردار حضرت سعد بن معاذؓ بنوعبدالاشہل کے چشم و چراغ تھے۔ ایک دن بڑے غضبناک ہوکر حضرت مصعب بن عمیرؓ کو اسلام کی دعوت و تبلیغ سے روکنے کے لئے آئے تو حضرت مصعب بن عمیرؓ نے فرمایا: ذرا بیٹھ کر ہماری بات سُن لیں، اگر آپ کو اچھی لگے تو قبول کرلیں ورنہ ہم آپ کے علاقے سے چلے جائیں گے۔ حضرت سعدؓ نے کہا: ہاں تم نے اصول کی بات کی ہے۔ پھر آپ نیزہ گاڑ کر بیٹھ گئے۔ حضرت مصعبؓ نے انہیں قرآن کریم سنایا اور اِسلام پیش کیا تو وہ مسلمان ہوگئے۔ اور اپنے قبیلے میں واپس آکر فرمایا: اے بنوعبدالأشہل: میرے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ جواب ملا: تم ہمارے سردار ہو اور سردار زادے ہو اور ہم میں سب سے افضل رائے رکھتے ہو۔ آپ نے فرمایا: تمہارے مردوں اور عورتوں سے میری بول چال حرام ہے تا آنکہ تم مسلمان ہوجاؤ۔ سب نے اسلام قبول کرلیا۔ سوائے ایک شخص اُصیرم کے جو جنگ احد والے دن مسلمان ہوا اور شہید ہوگیا ابھی اس نے ایک نماز بھی نہیں پڑھی تھی۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا: عمل تھوڑا کیا اور اجر بہت زیادہ پا گیا۔

☆ جب حضرت سعد بن معاذؓ کا انتقال ہوا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا: سعد کی موت سے اللہ تعالیٰ کا عرش ہل گیا۔

بنوساعدہ

خزرج کا مشہور قبیلہ ہے۔ اُن کی آبادی مسجد نبوی شریف کی شمال مغربی سمت تھی۔ اس میں ایک جگہ سقیفہ بنی ساعدہ تھی جس کا محلِ وقوع اب مسجد نبوی کی دوسری سعودی توسیعی عمارت سے ۲۰۶ میٹر کے فاصلہ پر موجودہ باغیچہ میں ہے۔

☆ آنحضور ﷺ اس سقیفہ میں تشریف لائے، پانی پیا اور نماز پڑھی، صحابہؓ


بنو ظفر
بنو حارثة
بنو عوف
بنو مرة
بنو عبد الأشهل
بنو غنم
بنو جشم
بنو امرؤ القيس
بنو عمرو بن عوف
بنو معاوية
بنو واقف
بنو كلفة
بنو عمرو
بنو زعوراء
بنو عمر النبيت
بنو مرة الجعادرة
بنو خطمة
بنو مالك
قبائل الأوس

کرامؓ بھی اس کے سائے میں بیٹھتے تھے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد صحابۂ کرامؓ یہاں جمع ہوئے اور حضرت ابوبکرؓ کو خلیفۂ راشد منتخب کیا۔

☆ اسی سقیفہ کی شمالی جانب کچھ فاصلے پر بنوساعدہ کا کنواں تھا جس کا تذکرہ احادیث شریفہ میں بئر بضاعہ کے نام سے آتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس کا پانی استعمال کیا۔

☆ بنوساعدہ کے سربراہ حضرت سعد بن عبادہؓ بڑے سخی اور بہادر تھے۔ انہوں نے اسلام کی بڑی خدمت کی۔

☆ حضرت ابودجانہؓ کا تعلق بھی اسی قبیلے سے تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ احد میں ان کو اپنی تلوار عطا فرمائی، اور انہوں نے بہادری کے خوب جوہر دکھائے۔

☆ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوساعدہ کو انصار کے چار افضل قبائل میں شمار کیا۔

☆ بنوساعدہ کی تین شاخیں درج ذیل ہیں: بنوعمرو بن ساعدہ، بنوثعلبۃ بن ساعدہ، بنوطریف بن ساعدہ

سقیفہ بنی ساعدہ

مسجد نبوی شریف کی مغربی جانب ۲۰۶ میٹر کے فاصلہ پر ہے. اب وہاں باغیچہ ہے، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں نماز ادا کی، آرام فرمایا اور پانی پیا. قبیلہ بنوساعدہ کے صحابہؓ کی مجلس یہیں تھی۔

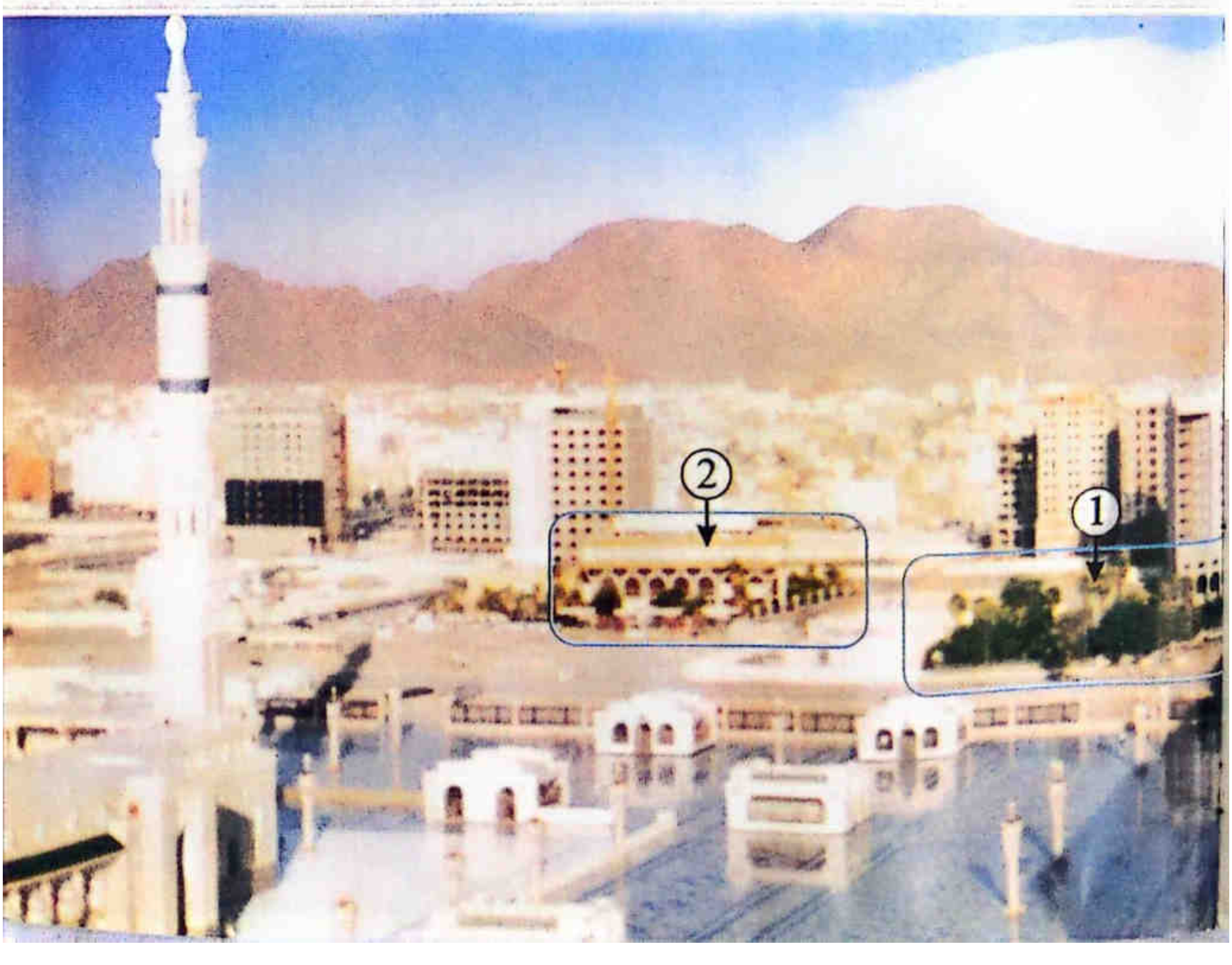
☆ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مہاجرین وانصار کے ذمّہ دار خلیفۂ راشد کی تعیین کیلئے یہاں اکٹھے ہوئے تو انصاری خطیب نے فرمایا:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:

ألا أخبركم بخير دور الأنصار؟ قالوا: بلى يا رسول الله. قال بنو النجار ثم الذين يلونهم بنو عبد الأشهل ثم الذين يلونهم بنو الحارث بن الخزرج ثم الذين يلونهم بنو ساعدة.

صحيح البخاري (رقم الحديث ٥٣٠٠)

موقع سقيفة بني ساعدة ومكتبة الملك عبد العزيز　　سقیفہ بنو ساعدہ اور کنگ عبدالعزیز لائبریری کا محل وقوع

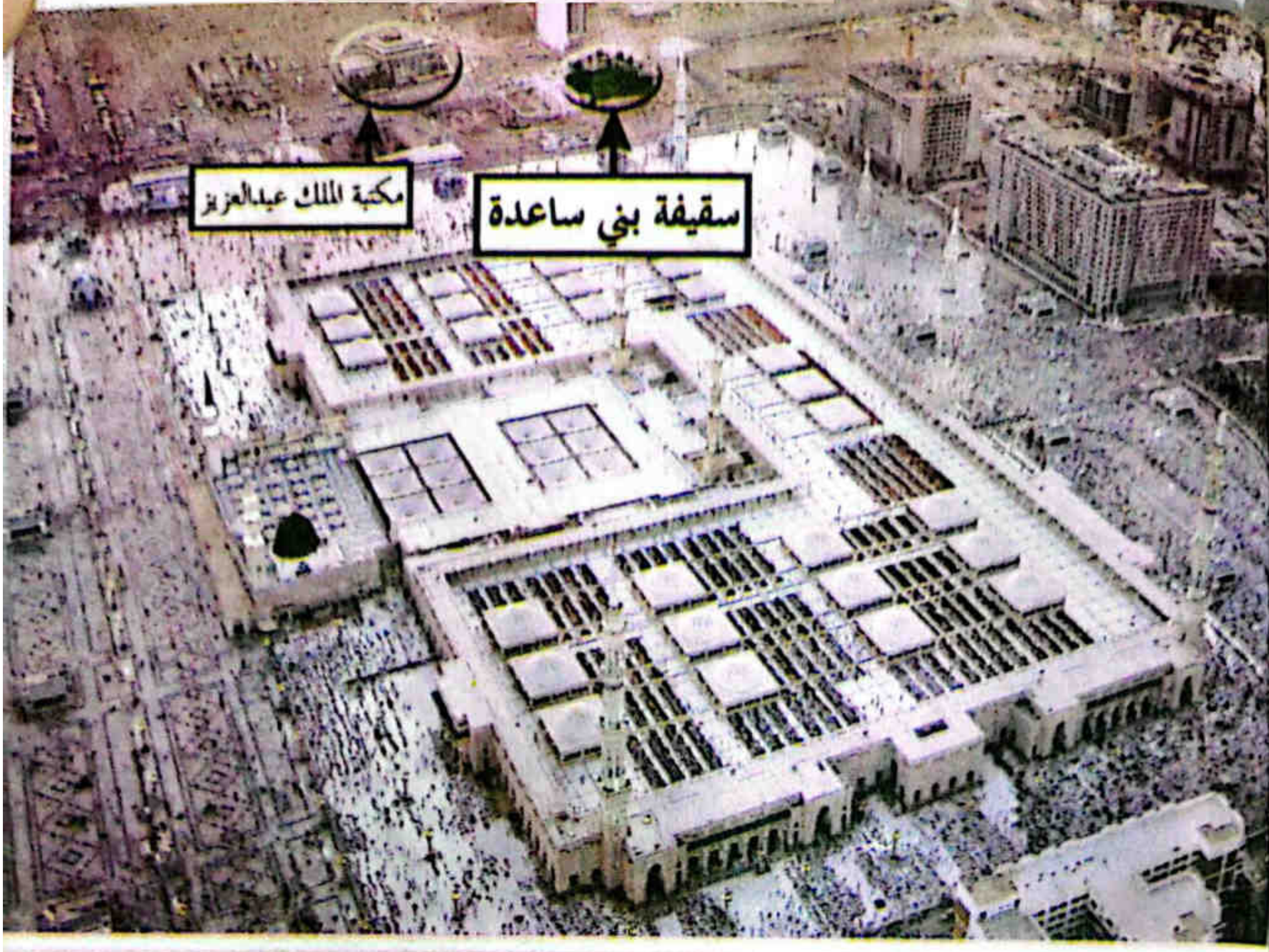


''ہم اللہ کے دین کے مددگار اور اسلام کی فوج ہیں...''

حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: ''ہمیں انصار کے فضل و احسان کا اعتراف ہے، لیکن عربوں کا مزاج یہ ہے کہ وہ قریش کے علاوہ کسی اور کی امارت قبول نہیں کرینگے لہٰذا امیر ہم مہاجرین میں سے ہونا چاہیے اور اسکے وزراء آپ حضرات میں سے ہوں۔ میں اِس مقصد کیلئے عمر بن خطابؓ یا ابوعبیدہ بن جراحؓ کا نام پیش کرتا ہوں.'' حضرت عمرؓ نے فرمایا: ''ابوبکرؓ ایمان قبول کرنے والے پہلے صحابی رسولﷺ ہیں، عمر میں بڑے ہیں، دو میں سے دوسرے ہیں (یارِ غار)، نبی اکرم ﷺ کی خلافت اور آپ لوگوں کے معاملات چلانے کیلئے سب سے زیادہ موزوں ہیں...''

انصاری خطیب نے فرمایا: ''پیغمبر اسلام ﷺ مہاجر تھے لہٰذا آپکا خلیفہ بھی مہاجرین میں سے ہونا چاہیے اور ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے مددگار تھے اب آپکے خلیفہ کے مددگار (انصار) ہونگے.''

حضرت عمرؓ نے انکی تصدیق کی اور بیعت کیلئے حضرت ابوبکرؓ کا ہاتھ بڑھایا تو ایک انصاری نے جلدی سے بیعت کی، پھر حضرت عمرؓ نے بیعت کی، پھر مہاجرین و انصارؓ نے بیعت کی، دوسرے دن مسجد نبوی شریف میں بقیہ مہاجرین و انصارؓ نے بیعت عمومی کی.

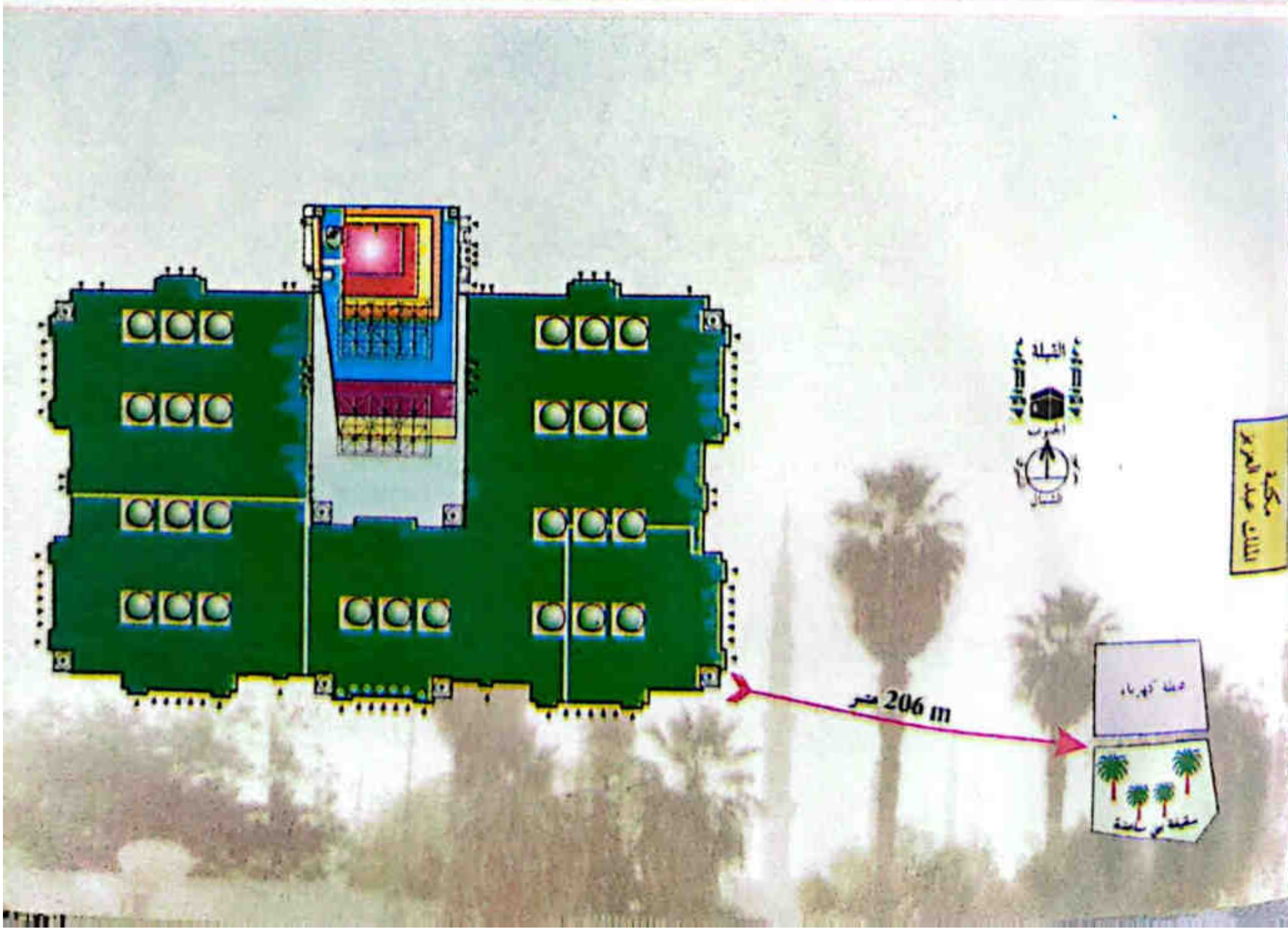


موقع سقيفة بني ساعدة

سقیفہ بنو ساعدہ کا محل وقوع

موقع السقيفة من توسعة المسجد النبوي

دوسری سعودی توسیع سے سقیفہ بنو ساعدہ کی جگہ



مدینہ منورہ کی وادیاں

وادی عقیق: طائف سے شروع ہوکر مدینہ منورہ سے گزرتی ہے اور حجاز کی طویل ترین وادی ہے۔ راستہ میں اسکے نام نقیع، عقیق الحسا، اور عقیق ہیں۔ یہ وادی مقام غابہ (خلیل) پہنچ کر وادی بطحان اور وادی قناۃ میں ضم ہوکر ختم ہوجاتی ہے۔ وادی عقیق کے دو میدان ہیں ایک چھوٹا جس میں بئر عثمانؓ اور مدینہ یونیورسٹی ہے دوسرا بڑا میدان جس میں ابیار علی بئر عروہ اور اس کے اردگرد کا علاقہ ہے۔ صحیح بخاری و مسلم میں ارشاد نبوی ہے: میرے اللہ نے مجھے پیغام بھیجا ہے کہ: اس مبارک وادی (عقیق) میں نماز ادا کر۔

یہ وادی اپنے میٹھے پانی، لطیف ہوا، نرم مٹی۔ اور زرخیز زمین کی وجہ سے ہمیشہ اعیان حکومت، اصحاب ثروت اور اہل ذوق کی توجّہ کا مرکز رہی۔ حضرت عروہ بن زبیرؓ، سعید بن عاصؓ اور مروان بن حکمؓ وغیرہ کے محلات و باغات یہیں تھے۔

وہ خوش رنگ پتوں میں جنبش ہوا سے
وہ سر سبز شاخیں خمیدہ خمیدہ
وہ شاداب سبزہ کھجوروں کے جھرمٹ
نہالانِ گلشن کشیدہ کشیدہ

وادی بطحان: مدینہ منورہ کی مرکزی وادیوں میں سے ایک ہے۔ یہ قبا کے مشرقی علاقے سے گذر کر مدینہ منورہ وسط میں مسجد غمامہ کے قریب پہنچتی ہے وہاں سے جبل سلع کے قریب مساجد فتح کے سامنے سے گذرتی ہوئی غابہ (خُلیل) میں پہنچ کر ختم ہوجاتی ہے۔ اس کے تین نام ہیں۔ جہاں سے شروع ہوتی ہے ام عشر



جسر قديم للقطار على وادي العقيق

وادی عقیق پر ٹرین کا پل

منظر من وادي العقيق

وادی عقیق کا ایک منظر



کہلاتی ہے اس کا درمیانی حصہ قربان کہلاتا ہے، یہ وادی چونکہ مدینہ منورہ کی آبادی کے درمیان سے گذرتی تھی شاید اسی پس منظر میں مدینہ کی مرکزی آبادی کے قریب سے وادی کی گذرگاہ قربان کہلائی اور وہ علاقہ آج تک قربان کے نام سے متعارف ہے۔ جب یہ مدینہ منورہ کی مرکزی آبادی سے گذرتی ہے تو ابوجیدۃ کہلاتی ہے۔

☆ حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ بطحان جنت کی نہروں میں سے ایک ہے۔ (صحیح جامع صغیر ۷/۱۳) حکومت سعودیہ نے اس پر تین بند بنا کر اسے ڈیم کی شکل دیدی ہے نیز مدنیہ منورہ میں اس کیلئے زیرزمین پختہ گزرگاہ بنادی گئی ہے تاکہ اس کے بہاؤ کے وقت گردوپیش کی آبادی متاثر نہ ہو۔

وادی مذینب: یہ وادی بطحان کی شاخ ہے جس کے کنارے بنونضیر (یہودی) آباد تھے یہ مدینہ منورہ کی مرکزی آبادی سے تقریباً دس کلومیٹر دور سے شروع ہوکر غابہ (خُلیل) میں پہنچ کر ختم ہوجاتی ہے۔

وادی مہزور: یہ مدینہ منورہ کی مشرقی جانب سے شروع ہوتی ہے اور مختلف شاخوں میں تقسیم ہوکر عوالی کے قریب اکھٹی ہوتی ہوئی وادی مذینت میں جا ملتی ہے۔ پھر یہ دونوں وادی بطحان میں مل کر غابہ (خُلیل) پہنچ کر ختم ہوجاتی ہیں۔

☆ بنوقریظہ (یہودی) عوالی میں وادی مہزور کے کنارے آباد تھے۔

وادی قناۃ: پانی کے بہاؤ کے اعتبار سے مدینہ منورہ کی سب سے بڑی وادی ہے جو طائف سے شروع ہوکر مدینہ منورہ کے قریب عاقول تک پہنچتی ہے اور حرہ شرقیہ کی شمالی جانب سے گذرتی ہوئی جبل رماۃ کے قریب پہنچ کر بالآخر غابہ



سد وادي بطحان

وادی بطحان ڈیم

منظر لجسر وادي قناة قرب جبل الرماة

جبل رماۃ کے قریب وادی قناۃ کا منظر

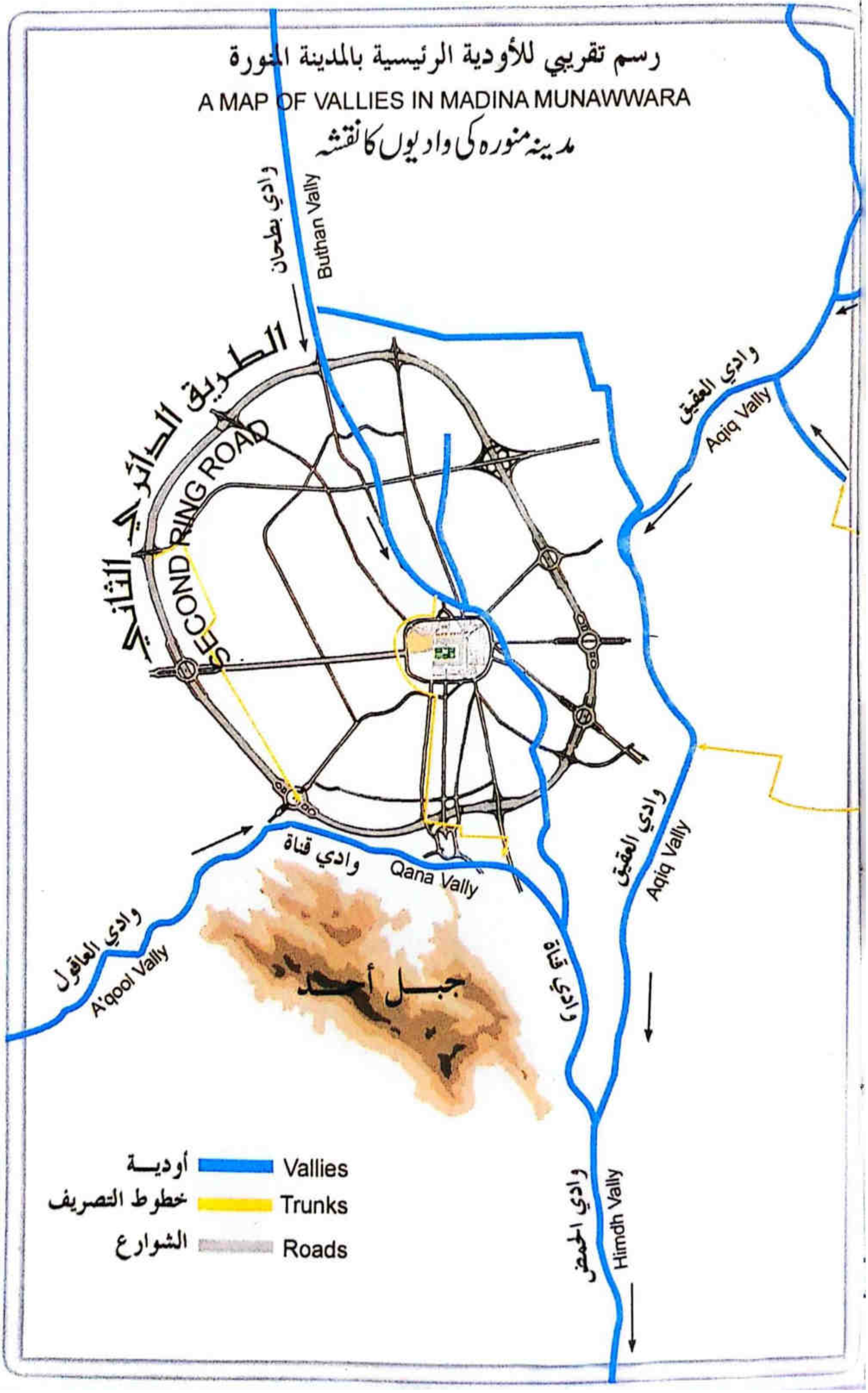


(خُلیل) میں اپنے انجام کو پہنچتی ہے۔ اس کا نام وادی شظاۃ بھی ہے میدان اُحد سے پہلے اسکے جنوبی کنارے پر بنو حارثہ اور بنو عبد الاشہل کی آبادی تھی۔

حضرت حمزہؓ کی منتقلی کا واقعہ: وادی قناۃ جبل رماۃ کے دونوں طرف سے یوں گذرتی تھی کہ جبل رماۃ اُسکے درمیان میں آجاتا۔ سید الشہداء حضرت حمزہؓ اور اُن کے رضاعی بھائی حضرت عبداللہ بن جحش اور حضرت مصعب بن عمیرؓ کی قبور شریفہ وادی کے شمالی کنارہ پر تھیں۔ امیر المؤمنین حضرت معاویہؓ کے دور خلافت میں اتنا اونچا اور تیز تھا کہ قبور شریفہ متاثر ہونے کا خطرہ تھا، لہٰذا اِن حضرات کے اجسام مبارکہ کو وہاں سے نکال کر دوسری جگہ منتقل کر دیا گیا جو آجکل قبرستان کی چار دیواری کے درمیان میں ہے، نیز بعض دیگر صحابہ کرامؓ کی قبور شریفہ کو بھی منتقل کیا گیا۔ وادی کی یہ شمالی شاخ ماضی قریب تک موجود تھی۔ حکومت سعودیہ نے اس کو بند کر دیا اور جنوبی شاخ کو باقی رکھا تاکہ موجودہ قبرستان سے وادی کا ممکنہ حد تک دور کر دیا جائے۔ نیز جبل رماۃ اور قبرستان کا درمیانی علاقہ زائرین کیلئے وسیع ہو جائے۔

عاقول ڈیم اور حجاز کی آگ

وادی عاقول اہالیان مدینہ منورہ کی اہم تفریح گاہ ہے، شارع مطار کے دوار سے ریاض روڈ پر تین کلومیٹر کے فاصلے پر دائیں طرف مڑیں تو مزید تین کلومیٹر کے فاصلے پر وادی عاقول اور ڈیم نظر آئے گا۔ بارش کے بعد وادی قناۃ بھری ہے تو یہاں پانی جمع ہو جاتا ہے اور تا حد نظر پانی نظر آتا ہے۔ جسکی مقدار کروڑوں



رسم تقريبي للأودية الرئيسية بالمدينة المنورة
A MAP OF VALLIES IN MADINA MUNAWWARA
مدینہ منورہ کی وادیوں کا نقشہ
وادي بطحان
Buthan Vally
الطريق الدائري الثاني
SECOND RING ROAD
وادي العقيق
Aqiq Vally
وادي قناة
Qana Vally
وادي العاقول
A'qool Vally
جبل أحد
وادي العقيق
Aqiq Vally
وادي الحمض
Himdh Vally
أوديـــة
Vallies
خطوط التصريف
Trunks
الشوارع
Roads

مکعب میٹر ہوتی ہے، ماہرین کا کہنا ہیکہ عاقول میں زیرزمین پانی کا محفوظ ذخیرہ مدینہ منورہ میں سب سے زیادہ ہے، شاید اکثر لوگوں کا عاقول ڈیم کی تاریخی حیثیت، حجاز کی آگ سے اس کا تعلق اور اسمیں پنہاں دروس وعبر کی تفاصیل معلوم نہیں، واضح رہے کہ اس آگ کے ظہور کی خبر ہمارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی جو سنہ ۶۵۴ھ میں نمودار ہوئی اور جلے ہوئے پتھر وادی کے رستہ میں یوں جمع ہو گئے کہ وادی قناۃ کا پانی رُک کر ڈیم کی شکل اختیار کرگیا۔ تا آنکہ ۶۹۰ھ میں پانی کے مسلسل دباؤ پتھروں میں سے رستہ بنا لیا اور وادی بہنے لگی۔ ان پتھروں کی بڑی مقدار تا حال بن لادن ڈیم کے قریب موجود ہے، نیز عاقول کے اردگرد کالے پتھر اسی آگ کے جلے ہوئے ہیں۔ ذیل میں مزید تفصیل ملاحظہ ہو:

حجاز کی آگ: ارشاد نبوی ہے: قیامت سے پہلے سرزمینِ حجاز سے آگ نمودار ہوگی جس کی روشنی سے بُصریٰ میں اونٹوں کی گردنیں دیکھی جاسکیں گی (صحیح بخاری کتاب الفتن حدیث نمبر ۷۱۱۸)۔

نیز ارشاد نبوی ہے: قیامت سے پہلے حجاز کی ایک وادی میں آگ نمودار ہوگی جسکی روشنی سے بُصریٰ میں اونٹوں کی گردنیں دیکھی جائیں گی۔ (بُصریٰ با کے ضمہ کے ساتھ تبوک اور شام کے درمیان ایک علاقہ ہے، اس سے مراد عراق کا شہر بصرہ نہیں ہے)۔

علامہ سمہودیؒ کہتے ہیں کہ حجاز کی جس آگ کا تذکرہ اس حدیث نبوی میں ہوا ہے وہ ۶۵۴ھ میں نمودار ہوئی تھی اور تین ماہ تک بھڑکتی رہی تاکہ لوگ عبرت حاصل کریں اور آخرت کی آگ سے ڈریں، یہ آگ مکہ مکرمہ، ینبع تیماء اور بُصریٰ سے نظر آتی تھی، جس سے ثابت ہوا کہ یہ وہی آگ ہے جسکی خبر رسول خاتم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی اور یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تھا۔



منظر للماء في وادي العاقول وادی عاقول میں پانی کا منظر

سد وادي العاقول عاقول ڈیم



علامہ ابن حجرؒ کہتے ہیں کہ اس حدیث سے مراد وہ آگ ہے جو مدینہ منورہ کے ارد گرد سنہ ۶۸۴ ھ میں نمودار ہوئی۔

علامہ قسطلانیؒ (جو اس آگ کے ظہور کے وقت مکہ مکرمہ میں تھے) فرماتے ہیں: جمعہ کے روز دوپہر کے وقت یہ آگ نمودار ہوئی اور فضا اس کے دھوئیں سے کالی ہوگئی اور اندھیرا چھا گیا، رات کے وقت اس کے شعلے نظر آنے لگے، مدینہ منورہ کی جنوب مشرقی جانب یہ آگ ایک بڑے شہر کیطرح نظر آتی تھی پھر بنوقریظہ یہودیوں کے علاقہ کی طرف بڑھی پھر حرہ شرقیہ میں بڑھتی ہوئی وادی قناۃ میں بھڑکنے لگی جب وہ کسی پہاڑ اور چٹان سے گذرتی تو اس کو ریزہ ریزہ کردیتی اسکے شعلے پہاڑوں اور ٹیلوں کی طرح محسوس ہوتے تھے، اور یہ پتھروں کو یوں دور پھینکتی تھی جیسے سمندر کی موجیں ہوں وہ یوں بڑھتی اور بھڑکتی تھی جیسے دریا میں طغیانی آگئی ہو اور اُسکی آواز آسمانی بجلی کی گرج کڑک کی طرح تھی۔ وہ بڑے بڑے پتھروں کو بہاتی ہوئی لیجا رہی تھی جو وادی کے آخر میں جمع ہوگئے اور وادی پر ایک طبعی بند کی شکل بن گئی۔ بعد میں جب وادی میں پانی آیا تو یہاں رک گیا اور تاحدّ نظر پانی ہی پانی نظر آنے لگا پھر سنہ ۶۹۰ ھ میں پانی کے دباؤ سے یہ بند ٹوٹ گیا اور وادی قناۃ اپنے طبعی انداز میں بہنے لگی۔

سعودی حکومت نے وادی قناۃ عاقول میں مختلف بند باندھ کر پانی کو ڈیم کی شکل دیدی ہے تاکہ یہ پانی زراعت میں استعمال ہو اور وادی کے تیز بہاؤ کی وجہ سے مدینہ منورہ میں سیلاب کی شکل نہ بنے۔

غابہ: (جنگل) مدینہ منورہ کی شمالی سمت اور جبل احد کی مغربی جانب ایک جگہ ہے، جہاں گھنے درخت تھے، چونکہ تمام وادیوں کا پانی مدینہ منورہ سے گذر کر یہاں جمع ہو جاتا ہے۔ اب وہاں ڈیم بنا دیا گیا ہے تاکہ اس پانی سے استفادہ کیا جا سکے، آجکل یہ جگہ خُلیل کہلاتی ہے جو مسجد نبوی شریف سے تقریباً بارہ کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔

☆ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا منبر اسی جنگل کی لکڑی سے بنایا گیا۔

☆ حضرت زبیر بن عوامؓ کی ملکیتی زمین بھی اسی علاقہ میں تھی۔

☆ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیس اونٹ یہاں چَر رہے تھے کہ عبدالرحمٰن فزاری کے لشکر نے حملہ کیا اور چرواہے کو قتل کر کے اونٹ لے گیا۔ حضرت سلمہ بن اکوعؓ کو معلوم ہوا تو انہوں نے شامی ثنیۃ الوداع پر ایک آواز لگائی اور اکیلے ہی حملہ آوروں کا تعاقب کیا اور دشمن پر پتھر اور تیر برسائے تو وہ بھاگے، حضرت سلمہؓ نے تعاقب جاری رکھا تا آنکہ مسلمان کمک بھی پہنچ گئی اور دشمن اونٹ چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اس واقعہ کا تذکرہ صحیح بخاری کی حدیث نمبر ۴۱۹۴ میں بھی ہے۔

مدینہ منورہ کے بعض تاریخی کنویں

مدینہ منورہ کے سات مشہور تاریخی کنویں درج ذیل ہیں۔ بئر عہن، بئر اریس، بئر خاتم، بئر بصة، بئر بضاعہ، بئر غرس، بئر رومہ، بئر عثمان، بئر حا۔

بئر رومہ: (بئر عثمانؓ) مسجد نبوی شریف سے تقریباً ۵, ۳ کلو میٹر اور مسجد قبلتین سے ایک کلومیٹر کے فاصلہ پر از ہری محلّہ میں وادی عقیق کے کنارے واقع ہے۔ اوراب محکمہ زراعت کے تابع ہے۔

جب نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو میٹھے پانی کا یہ بڑا کنواں ایک یہودی کی ملکیت تھا، جو لوگوں کو پینے کا پانی قیمتاً مہنگا دیتا تھا۔ نبی خاتم ؐ نے فرمایا: جو شخص مسلمانوں کیلئے بئر رومہ خریدے گا اسے جنت میں اس سے بہتر انعام ملے گا۔ حضرت عثمانؓ نے آدھا کنواں خرید کر مسلمانوں کیلئے وقف کردیا۔ یہودی نے کہا: ایک دن آپ کا اور ایک دن میرا۔ حضرت عثمانؓ والے دن مسلمان اپنی دو دن ضروت کا پانی بھر لیتے اور یہودی سے نہ خریدتے، وہ کہنے لگا: آپ نے تو میرا کاروبار خراب کردیا۔ حضرت عثمانؓ نے باقی نصف حصہ بھی خرید لیا، اور امیر، غریب و مسافر سب کیلئے وقف کردیا۔ (تفصیل کیلئے۔ جامع ترمذی حدیث نمبر ۳۶۹۹، ۳۸۰۳، سنن نسائی)

بئر اریس: (بئر خاتم) مسجد قباء کے قریب مغربی جانب واقع تھا۔ چودھویں صدی ہجری کے آخر میں سڑک کی توسیع کیلئے دفن کردیا گیا۔ ایک دن نبی رحمت ﷺ نے پنڈلی سے کپڑا ہٹایا اور اس میں پاؤں لٹکا کر بیٹھ گئے، حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بطور دربان کھڑے ہوگئے، تھوڑی دیر بعد حضرت ابوبکرؓ آئے اور حاضری کی اجازت مانگی۔

آپؐ نے حضرت ابوموسیٰؓ کو فرمایا کہ: انہیں اجازت دیدو اور جنت کی بشارت سناؤ۔ وہ آکر آپؐ کے دائیں طرف بیٹھ گئے پھر حضرت عمرؓ نے آکر اجازت مانگی۔ آپؐ نے فرمایا: انہیں بھی اجازت دے دو اور جنت کی خوشخبری سناؤ۔ وہ آپؐ کے بائیں طرف بیٹھ گئے۔ پھر حضرت عثمانؓ آئے اور اجازت مانگی۔ آپؐ نے فرمایا: اجازت دیدو اور جنت کی بشارت سناؤ نیز بتادو کہ ان پر ایک بڑی آزمائش آئیگی، وہ آکر سامنے بیٹھ گئے۔

☆ اس کنویں کو بئر خاتم (انگوٹھی والا کنواں) کہنے کی وجہ یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی استعمال کی جو آپؐ کے بعد خلیفہ اول حضرت ابوبکرؓ اور پھر خلیفہ دوم حضرت عمرؓ کے ہاتھ میں رہی پھر خلیفہ سوم حضرت عثمانؓ کے ہاتھ میں تھی کہ اچانک اس کنویں میں گرگئی۔ اس پر **محمد رسول اللہ** لکھا ہوا تھا۔ (صحیح مسلم حدیث نمبر ۲۹۱)

بئر حا: مسجد نبوی شریف کی شمالی جانب حضرت ابوطلحہ انصاریؓ کا باغ تھا، اس میں ایک کنواں تھا جو ماضی قریب تک موجود رہا۔ سنہ ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء میں دوسری سعودی توسیع کے دوران مسجد میں شامل ہوگیا۔ اب اس کی جگہ باب ملک فہد نمبر ۲۱ میں داخل ہوکر چند میٹر کے فاصلہ پر بائیں طرف ہے۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ انصار مدینہ میں حضرت ابوطلحہؓ کے زیادہ باغ تھے، مسجد نبوی کے سامنے بیر حا والا باغ انہیں بہت پسند تھا۔ رسول اللہ ﷺ یہاں تشریف لاتے اور بئر حا کا پانی نوش فرماتے، جب یہ آیت نازل ہوئی "تم ہرگز نیکی کو نہیں پہنچ سکتے جب تک اپنی پسندیدہ چیز اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو" [آل عمران :۹۲]۔ تو حضرت ابوطلحہؓ نے اس فرمان الٰہی کے حوالے سے عرض کیا: آقا! بئر حا والا باغ جو مجھے زیادہ پسند ہے اللہ کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں۔ آپؐ اسے جہاں مناسب سمجھیں

استعمال فرمائیں ۔اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ٹھہرو۔ یہ تو بڑا نفع بخش سودا ہے، یہ تو بڑا نفع بخش سودا ہے، اب میری رائے ہے کہ تم اسے اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کردو۔ حضرت ابوطلحہؓ نے عرض کیا۔آقا ایسا ہی کرتا ہوں ۔ (صحیح بخاری حدیث نمبر ۴۵۵۴)

بئر بضاعہ: سقیفہ بنی ساعدہ کی شمالی جانب بنوساعدہ کا مشہور کنواں تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کا پانی استعمال فرمایا۔مدینہ منورہ کے مرکزی علاقہ کی تنظیم وتنسیق کے دوران اس کا اثر بھی زائل ہوگیا۔

بئر غرس: مسجد قبا کی شمالی جانب تقریباً ایک کلومیٹر کے فاصلہ پر مدارس شاوی کے قریب ہے جسکے گرد دیوار بنا کراوپر چھت ڈال دی گئی ہے، میرے آقا ﷺ اسکا پانی نوش فرماتے تھے، اور آپ ﷺ نے اپنی وفات کے بعد اسکے پانی سے غسل دینے کی وصیت فرمائی: ایک شاعر کہتے ہیں:

مجھے بیرغرس کی چاہ ہے میری تشنگی ہی گواہ ہے
یہ وہ تشنگی نہیں تشنگی جو بجھے شرابِ سرور سے

بئر سقیا: (ملاحظہ ہو : مسجد سقیا)

بئر عروۃ : حضرت عروۃ بن زبیرؓ نے یہ کنواں کھدوایا تھا۔ مکہ مکرمہ کیلئے قدیم سڑک شارع عمرؓ پر وادی عقیق کے پل کے قریب بائیں جانب واقع ہے، مسجد نبوی شریف سے تقریباً ۳٫۵ کلومیٹر دور ہے اور ابھی تک محفوظ ہے۔قریب ہی قصر عروۃ ہے۔ تاریخی کتب میں یہاں مسجد عروۃ کا ذکر بھی ملتا ہے۔بئر عروۃ کی بابت مؤرخین لکھتے ہیں کہ اس کا پانی بہت ہلکا اور میٹھا تھا۔عربی شاعری میں بھی اسکا تذکرہ ملتا ہے۔



بئر غرس — بئرغرس (کنواں)

قصر عروة بن الزبير — عروہ بن زبیر کا قلعہ نما محل



قصرِ عروہ

رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ کو عقیق کی زمین عطا فرمائی اور یہ تحریر لکھ دی: بسم اللہ الرحمن الرحیم. اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال بن حارث رضی اللہ عنہ کو عقیق کی یہ زمین عطا کی تا کہ وہ اسے آباد کرے۔''

☆ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسند آرائے خلافت ہوئے تو فرمایا: اے بلال رضی اللہ عنہ اس عطائے نبوی کو آباد کرو، جتنی زمین آباد کرلو وہ تمہاری ہے اور باقی زمین میں لوگوں میں تقسیم کردوں گا، حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: تم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا عطیہ مجھ سے واپس لینا چاہتے ہو؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں یہ زمین اِس شرط پر دی تھی کہ تم آباد کروگے نہ اس لئے کہ تم اِس پر قبضہ جمائے رکھو۔

الغرض جس زمین کو حضرت بلال رضی اللہ عنہ آباد نہ کرسکے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ اُن سے واپس لے کر مسلمانوں میں تقسیم کردی۔ اور بئر عروہ کی جگہ کھڑے ہوکر فرمایا: یہ بڑی اچھی زمین ہے کون لینا چاہتا ہے؟ حضرت خوات بن جبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ مجھے دیدیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اُنکو دیدی۔

☆ سنہ ۴۱ھ میں حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اِسمیں سے کچھ جگہ خرید کر باغ لگایا اور بہت بڑا قلعہ نما محل بنایا جسکے آثار آج تک موجود ہیں۔



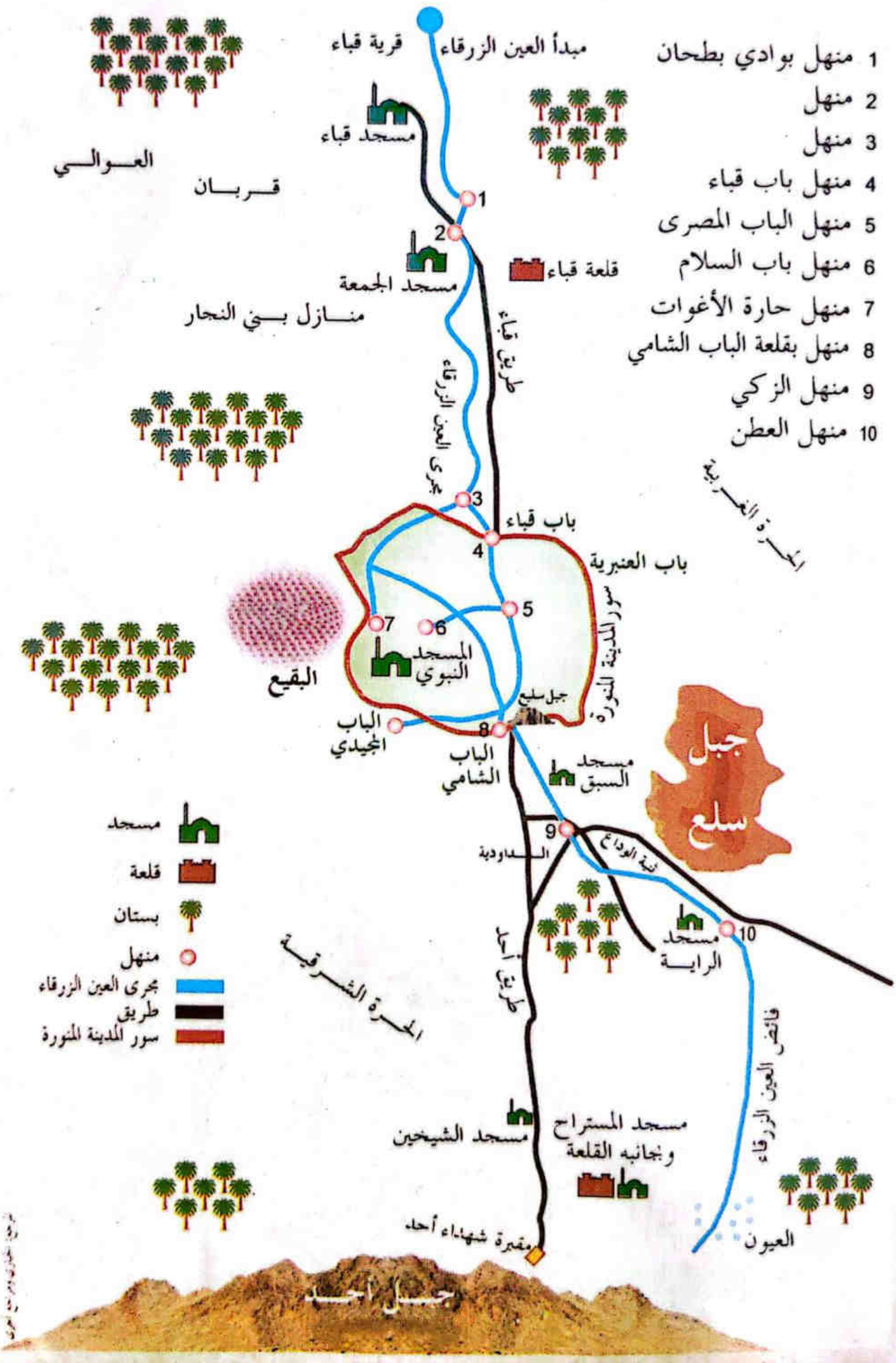
عین الزرقاء

مدینہ منورہ کے رہائشی کنووں کا پانی استعمال کرتے تھے، جب امیر المؤمنین حضرت معاویہؓ نے دمشق میں آب رسانی کا جدید نظام قائم کیا تو مدینہ منورہ کے گورنر حضرت مروان کو لکھا کہ: مجھے حیا آتی ہے کہ دمشق کے باسیوں کو گھر کے قریب پانی میسّر ہو اور مدینہ منورہ کے باسی دور دراز کنووں سے پانی لائیں، لہٰذا وہاں بھی آب رسانی کا بہتر نظام قائم کرو۔ مروان نے ماہرین کے مشورہ کے بعد قبا کے کنووں کو باہم ملایا اور اُنکے پانی کو ایک زیر زمین نہر میں جاری کیا جو قبا سے شروع ہو کر مدینہ منورہ سے گذرتی، اور مختلف جگہ اُسے اِس انداز سے کھولا کہ لوگ اپنی ضرورت کا پانی لے سکیں۔

یہ نہر چودھویں صدی کے وسط تک اہلِ مدینہ کو سیراب کرتی رہی، ۱۳۴۹ھ میں ملک عبدالعزیزؒ نے ایک نگران کمیٹی تشکیل دی جس نے اسکی مرمت کی اور پھر اِسمیں پائپ ڈال کر آب رسانی کے ایک جدید نظام کی بنیاد رکھی۔ تا آنکہ ہر گھر میں سرکاری پانی کا کنیکشن دیدیا گیا پھر پانی کے بڑھتے ہوئے استعمال کے پیش نظر سمندری پانی کو صاف کرکے اِسمیں ملا دیا، اب محکمہ آب رسانی نے مختلف علاقوں میں بیس ٹینکیاں بنادی ہیں جہاں سے پانی سپلائی ہوتا ہے۔ سب سے بڑی اور خوبصورت ٹینکی قبا میں ہے جسکی بلندی ۹۰ میٹر ہے۔

ہمیں اللہ تعالیٰ کی اس عظیم نعمت کی قدر کرتے ہوئے پانی کے استعمال میں میانہ روی سے کام لینا چاہیئے۔

رسم تقريبي لمجرى العين الزرقاء ومناهلها سنة ١٣٥٤هـ



مسجد نبوی شریف کی لائبریری

سنہ ۱۳۵۲ھ میں یہ لائبریری قائم ہوئی اور شیخ احمد یاسین خیاری (متوفی ۱۳۸۰ھ) اس کے پہلے نگران مقرر ہوئے، سنہ ۱۳۹۹ھ میں اِسے مسجد نبوی شریف کی شمالی سمت باب عمرؓ سے متصل ہال میں منتقل کردیا گیا، مسجد نبوی شریف کی دوسری سعودی توسیع کے بعد اب یہ لائبریری مسجد کے درمیان میں آچکی ہے دوسری سعودی توسیع کے ایک دروازہ کا نام باب عمرؓ رکھ دیا گیا ہے لہٰذا لائبریری سے متصل اس دروازہ کو باب عمرؓ قدیم کہا جاتا ہے، مسجد کی توسیع کے ساتھ ہی لائبریری کو بھی وسعت دیگئی جو سات مطالعہ ہالوں پر مشتمل ہے اور اسمیں ساٹھ ہزار سے زائد مطبوعہ کتب ہیں جنکی تفصیل درج ذیل ہے:

پہلا اور دوسرا مطالعہ ہال باب عمرؓ قدیم سے متصل ہے پہلے ہال میں علوم حدیث اور دوسرے ہال میں علوم تفسیر سے متعلقہ کتب ہیں، باب عثمانؓ قدیم سے متصل تین ہالوں میں سے تیسرا ہال اصول فقہ اور فقہ کی کتب پر مشتمل ہے جو مذہب حنفی مذہب مالکی مذہب شافعی اور مذہب حنبلی کے عنوانات کے تحت مرتب ہیں، چوتھا ہال تاریخی کتب اور پانچواں ہال مخطوطات پر مشتمل ہے، ۲۲ نمبر دروازے کے قریب تہہ خانہ میں رسائل ومجلّات کی لائبریری ہے جبکہ ۲۹ نمبر دروازہ سے متصل خواتین کی لائبریری ہے۔

مسجد نبوی شریف کی لائبریری صبح ۳۰، ۷ سے شام ۹ بجے تک مسلسل کھلی رہتی ہے، سنہ ۱۴۲۳ھ میں دولاکھ سے زائد افراد نے اس سے استفادہ کیا۔

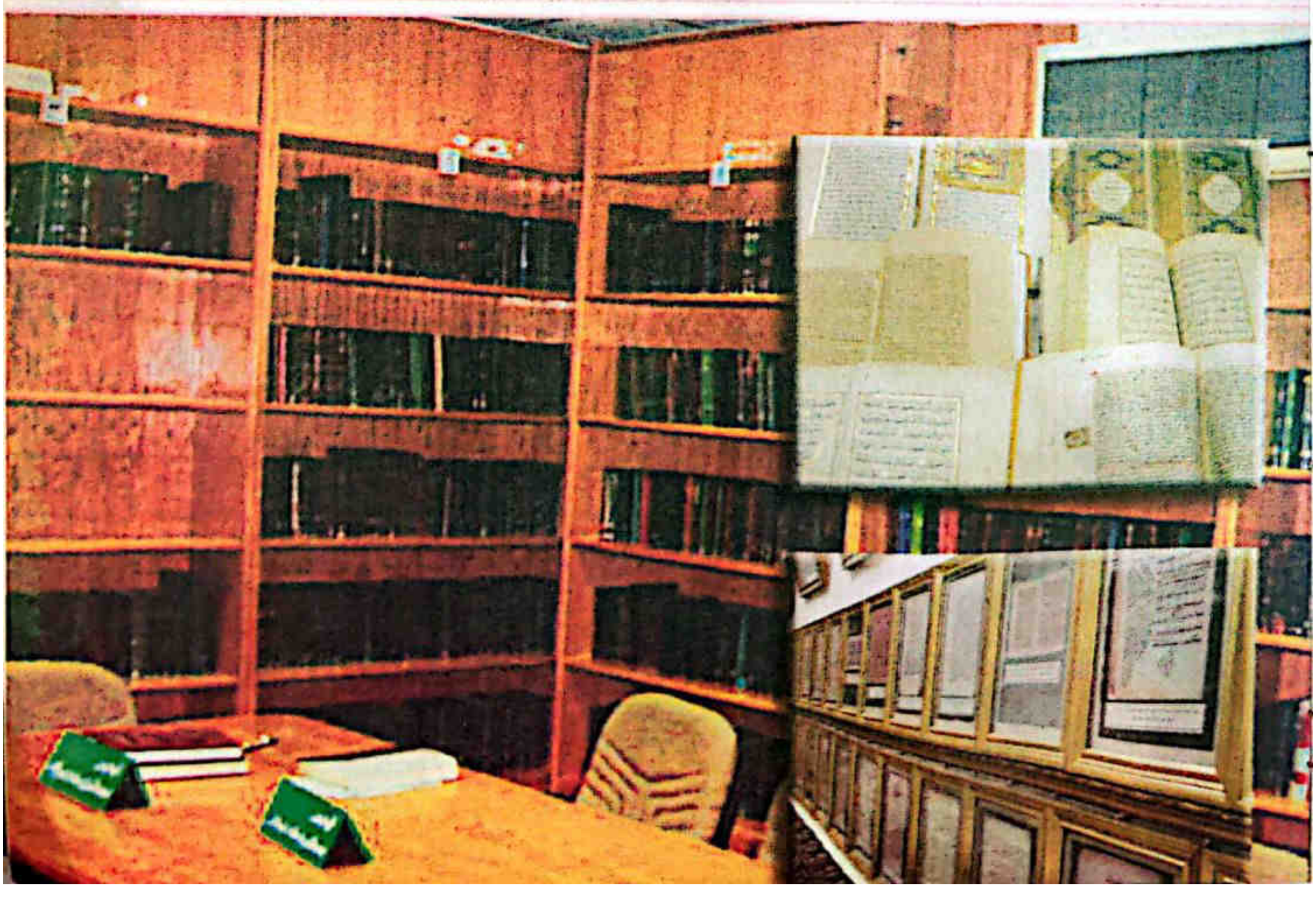


مكتبة المسجد النبوي الشريف

مسجد نبوی شریف کی لائبریری

مكتبة المسجد النبوي الشريف

مسجد نبوی شریف کی لائبریری



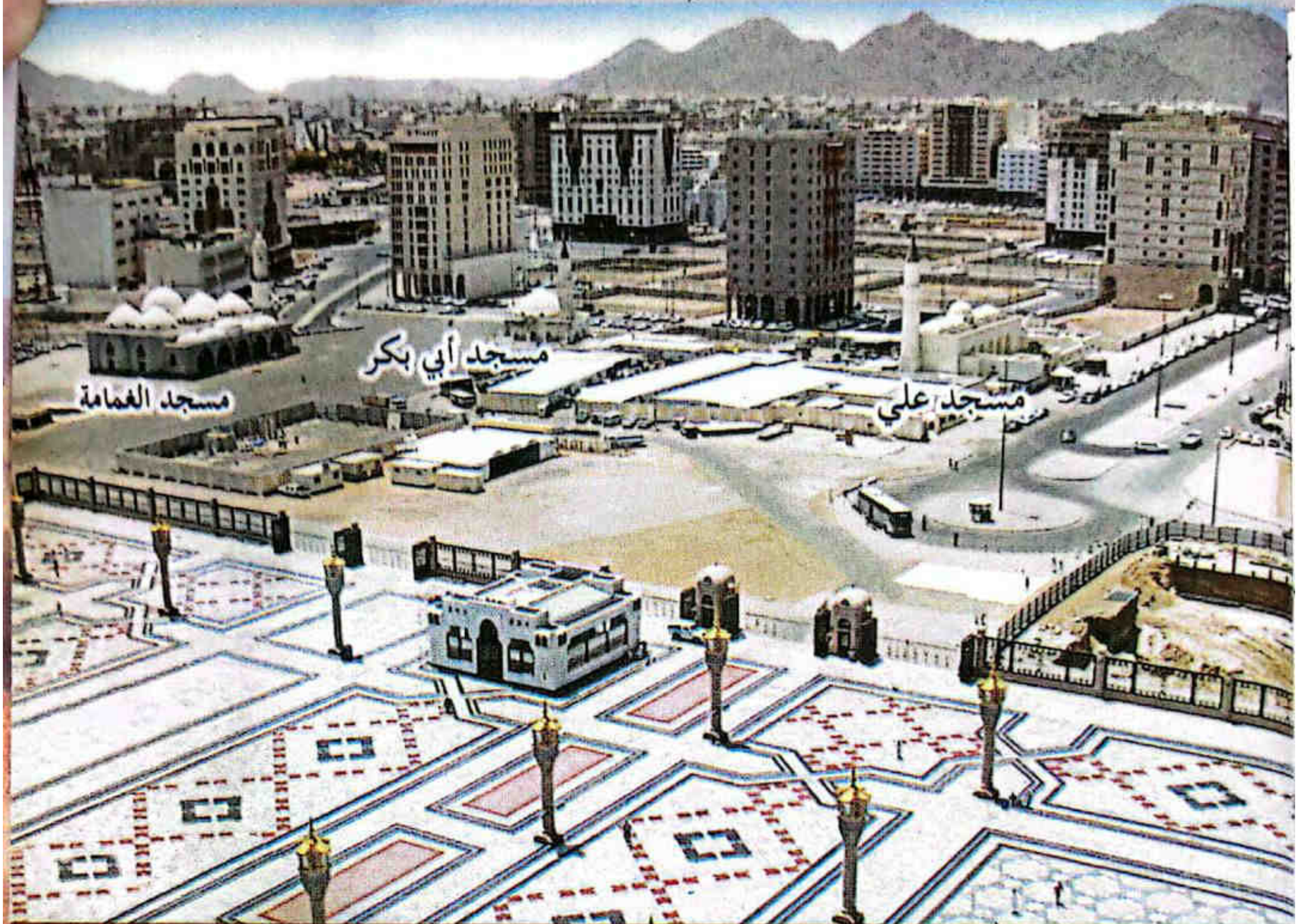
ملک عبدالعزیز لائبریری

ملک عبدالعزیز لائبریری مدینہ منورہ کی بڑی لائبریری ہے جس کا نظم ونسق سعودی وزارت مذہبی امور کے سپرد ہے۔ اِسمیں بہت سی مطبوع کتابوں کے علاوہ مخطوطات کا بڑا ذخیرہ موجود ہے۔

شاہ فیصل مرحوم نے ۱۳۹۳/۱/۳ھ - ۱۹۷۳/۲/۷ء میں اسکا سنگ بنیاد رکھا، پھر ۱۴۰۳/۱/۱۶ھ - ۱۹۸۲/۱۱/۲ء میں خادم حرمین شریفین شاہ فہد نے اسکا افتتاح کیا۔

یہ لائبریری مسجد نبوی شریف کی مغربی جانب مناخہ روڈ پر واقع ہے، اِسکی چار منزلیں ہیں، جو شعبہ قرآن کریم ، شعبۂ مطبوعات ، شعبہ مخطوطات ، شعبہ برائے خواتین اور کانفرنس ہال وغیرہ پر مشتمل ہیں۔ اسمیں قرآن کریم کے ۱۸۷۸ مخطوط نسخے موجود ہیں جن میں قدیم ترین دو نسخے سنہ ۴۸۸ھ اور سنہ ۵۴۹ھ کے لکھے ہوئے ہیں۔ جبکہ عام مخطوط کتب کی تعداد ۱۳۰۰۰ ہے جنکی حفاظت کا خاطر خواہ بندوبست کیا گیا ہے، جبکہ نادر مطبوعہ کتابوں کے لئے ایک ہال مخصوص کیا گیا ہے جنکی تعداد ۲۵۰۰۰ ہے اور دیگر مطبوعہ کتب ۴۰۰۰۰ سے متجاوز ہیں ، اس لائبریری میں ایم اے اور پی ایچ ڈی کے مقالہ جات اور علمی مجلّات کو جمع کرنے کا بھی اہتمام ہے۔

اس لائبریری کی ایک اور اہم خصوصیت یہ ہے کہ اِسمیں مدینہ منورہ کی



ساحة مصلى العيد (المناخة) عیدگاه (مناخہ)

مكتبة الملك عبدلعزيز کنگ عبدالعزیز لائبریری



بہت سی قدیم و جدید لائبریریوں کو جمع کردیا گیا ہے۔ جنمیں عارف حکمت لائبریری ، محمودیہ لائبریری ، مدینہ منورہ کی پبلک لائبریری اور مدرسہ احسانیہ، مدرسہ ساقزلی ، مدرسہ شفاء ، مدرسہ عرفانیہ ، مدرسہ قازانیہ ، مدرسہ کیلی ناظری، اور رباط سید نا عثمانؓ رباط جبرت ، رباط قرہ باش ، رباط بشیر آغا ، اور مدینہ منورہ کے بعض علماء کی لائبریریاں شامل ہیں۔

یہ لائبریری صبح و شام کھلتی ہے۔ مطالعہ کے علاوہ اہم مضامین کی فوٹو کاپی کرنے کی سہولت بھی موجود ہے نیز یہاں مختلف اوقات میں علمی اجتماعات بھی منعقد ہوتے رہتے ہیں۔

مرکز تحقیقات - مدینہ منورہ

یہ ادارہ مدینہ منورہ سے متعلق معلومات کو مختلف مصادر و مراکز سے جمع کرتا ہے اور تحقیق و ریسرچ کے بعد انہیں نشر و اشاعت کیلئے تیار کرتا ہے نیز اسکے تحقیقی کام کو ویب سائٹ سے منسلک کر دیا گیا ہے تاکہ مدینہ منورہ پر تحقیقی کام کرنے والے اُس سے استفادہ کر سکیں۔

ابھی تک اس مرکز نے سی ڈی پر مختلف پروگرام تیار کیے ہیں اور بعض تحقیقی کتابیں شائع کی ہیں جنمیں فیروز آبادی کی ''المغانم المطابة فی معالم طابة'' سرفہرست ہے یہاں سے ایک سہ ماہی تحقیقی رسالہ بھی شائع ہوتا ہے مرکز نے مدینہ منورہ کے تین تاریخی ماڈل تیار کیے ہیں:

۱- قدیم فیصل (دیوار) کے درمیان مدینہ منورہ کے خدّ و خال. (ماڈل کا سائز: ۸,۵×۵,۵م=۴۵ مربع میٹر ہے۔

۲- اُ: شارع ملک فیصل کے درمیان ترقیاتی اسکیم سے قبل مدینہ منورہ کا منظر. ماڈل کا سائز ۳×۴=۱۲ مربع میٹر ہے۔

ب: ترقیاتی اسکیم کی تکمیل کے بعد کا منظر ۳×۴=۱۲ مربع میٹر ہے۔

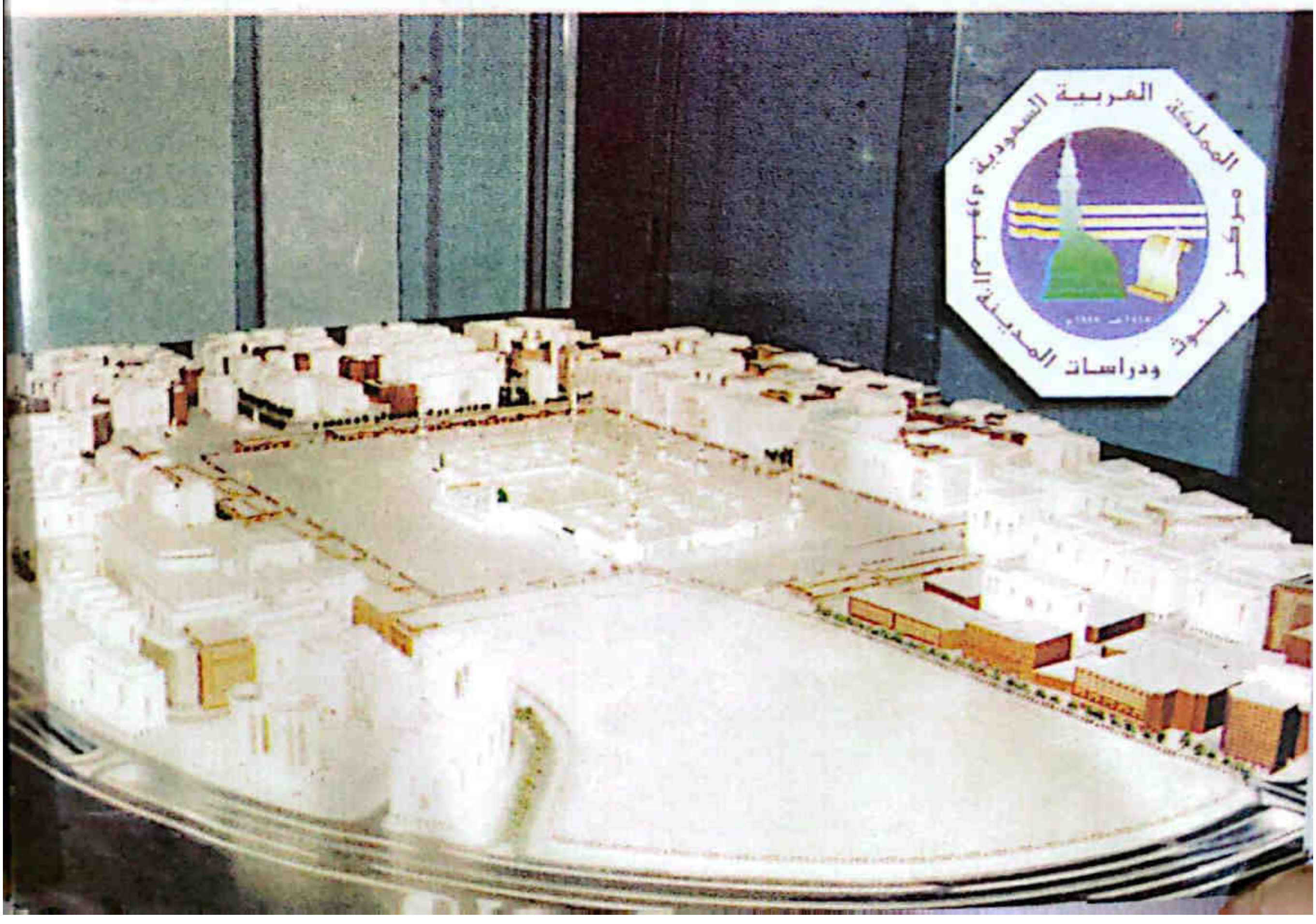


جانب من مجسم المدينة المنورة (منظر قديم)

مدینہ منورہ کا ماڈل (قدیم منظر)

مجسم المنطقة المركزية بعد التطوير

تعمیروترقی کے بعد منطقہ مرکزیہ کا ماڈل



مدینہ منورہ، ترقیاتی پروگرام

خادم حرمین شریفین شاہ فہد بن عبدلعزیز - رحمۃ اللہ - نے فرمایا:

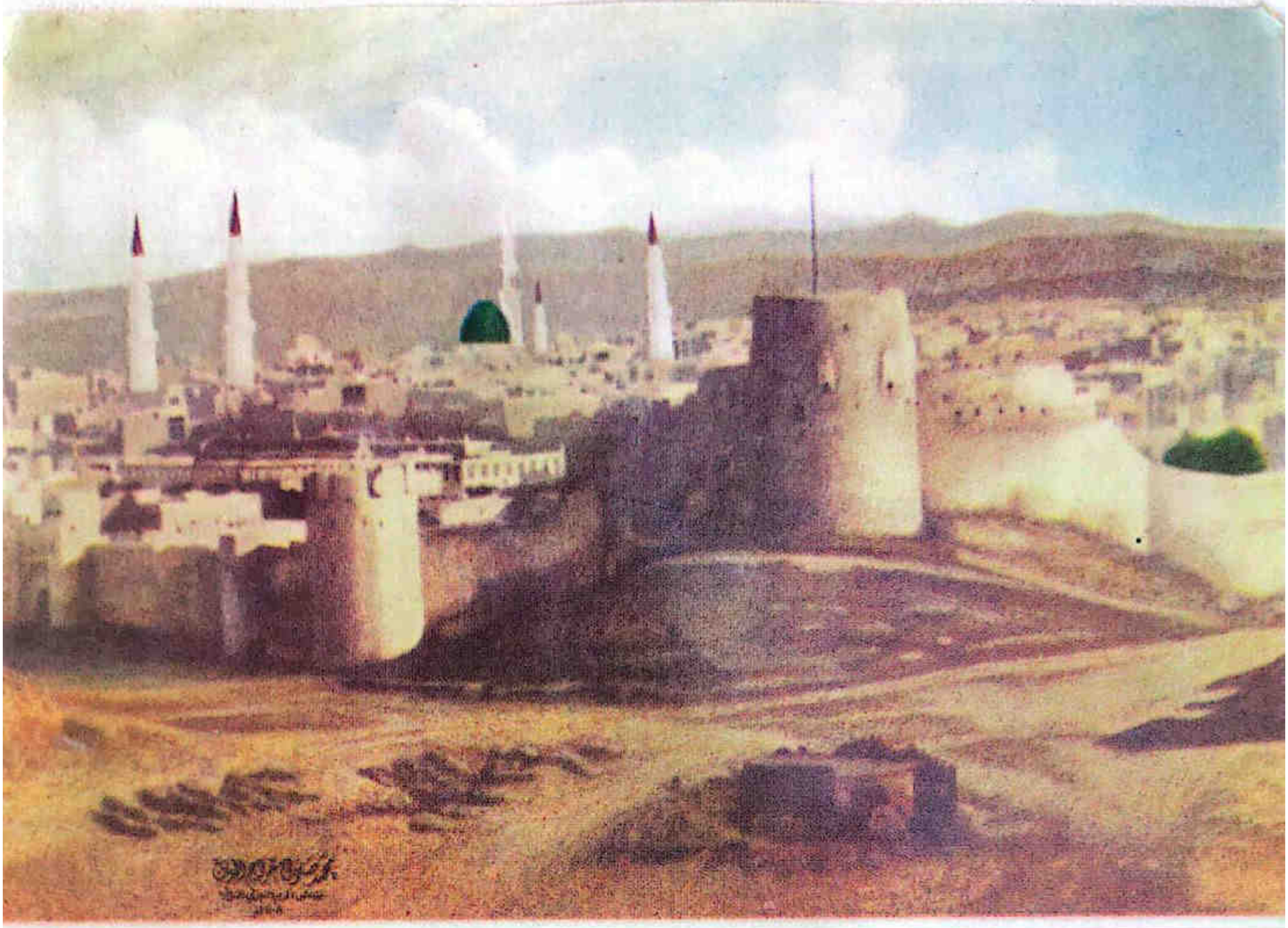
☆ حرمین شریفین اور مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کی ترقی کیلئے میں جو کچھ کرسکتا ہوں اسمیں ایک لمحہ بھی تردّد نہیں کروں گا۔

☆ ان شاء اللہ ہم اسلام، مسلمانوں، بیت اللہ اور مسجد نبوی شریف کی خدمت کرتے رہیں گے۔

☆ آج مدینۃ الرسول ﷺ میں یہ اعلان کرتے ہوئے مجھے خوشی محسوس ہورہی ہے کہ جب سے میں نے اپنے لئے صاحب الجلالہ کی بجائے خادم حرمین شریفین کا لقب اپنایا جوکہ میرے لئے باعث شرف ہے۔

☆ حکومت سعودیہ کے بنیادی مقاصد میں شامل ہے کہ جب اللہ کو منظور ہے طواف اعتکاف اور رکوع وسجدہ کرنے والوں کے لئے حرمین شریفین پاک صاف رہیں اور ہر اُس چیز سے دور رہیں جو حج وعمرہ اور صحیح عبادت کی راہ میں رکاوٹ بن سکتی ہے۔

خادم حرمین شریفین - رحمۃ اللہ - نے مدینہ منورہ کی ترقیاتی اسکیموں کو آگے بڑھا کر اپنے اِن اقوال کو عملی جامہ پہنایا، مسجد نبوی شریف کی تعمیر وتوسیع، تاریخی مساجد کی تعمیر وترمیم، بقیع شریف کی توسیع، منطقہ مرکزیہ کی تنظیم نو اور سڑکوں کا جال اس حقیقت کا عملی ثبوت ہے۔ پہلی رنگ روڈ کی تنظیم وتوسیع، ۲۷ کلو میٹر لمبی دوسری

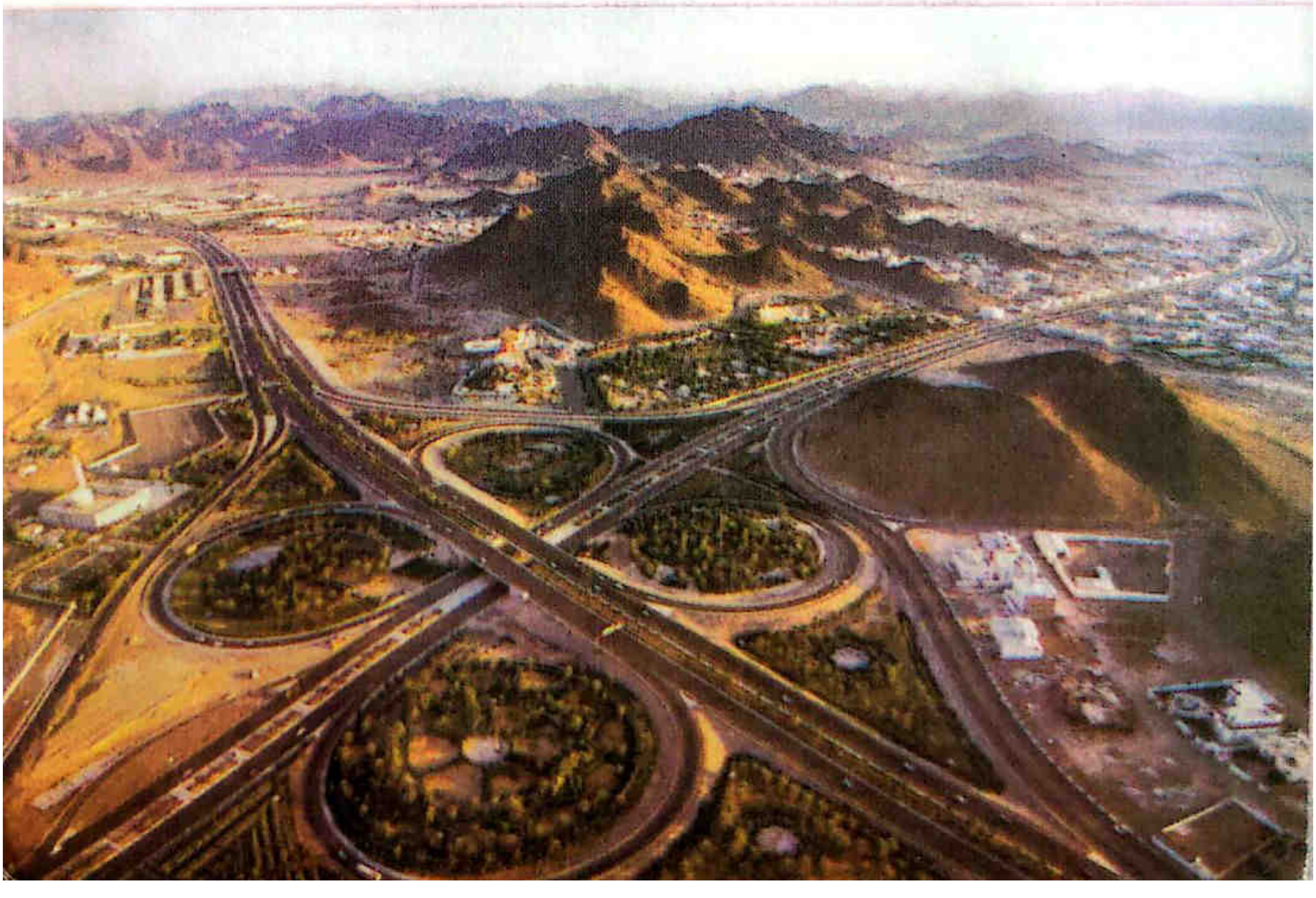


منظر للمدينة المنورة سنة ١٣٢٠هـ

1905 میں مدینہ منورہ کا ایک منظر

منظر للمدينة المنورة بعد التطوير

مدینہ منورہ کا ایک جدید منظر



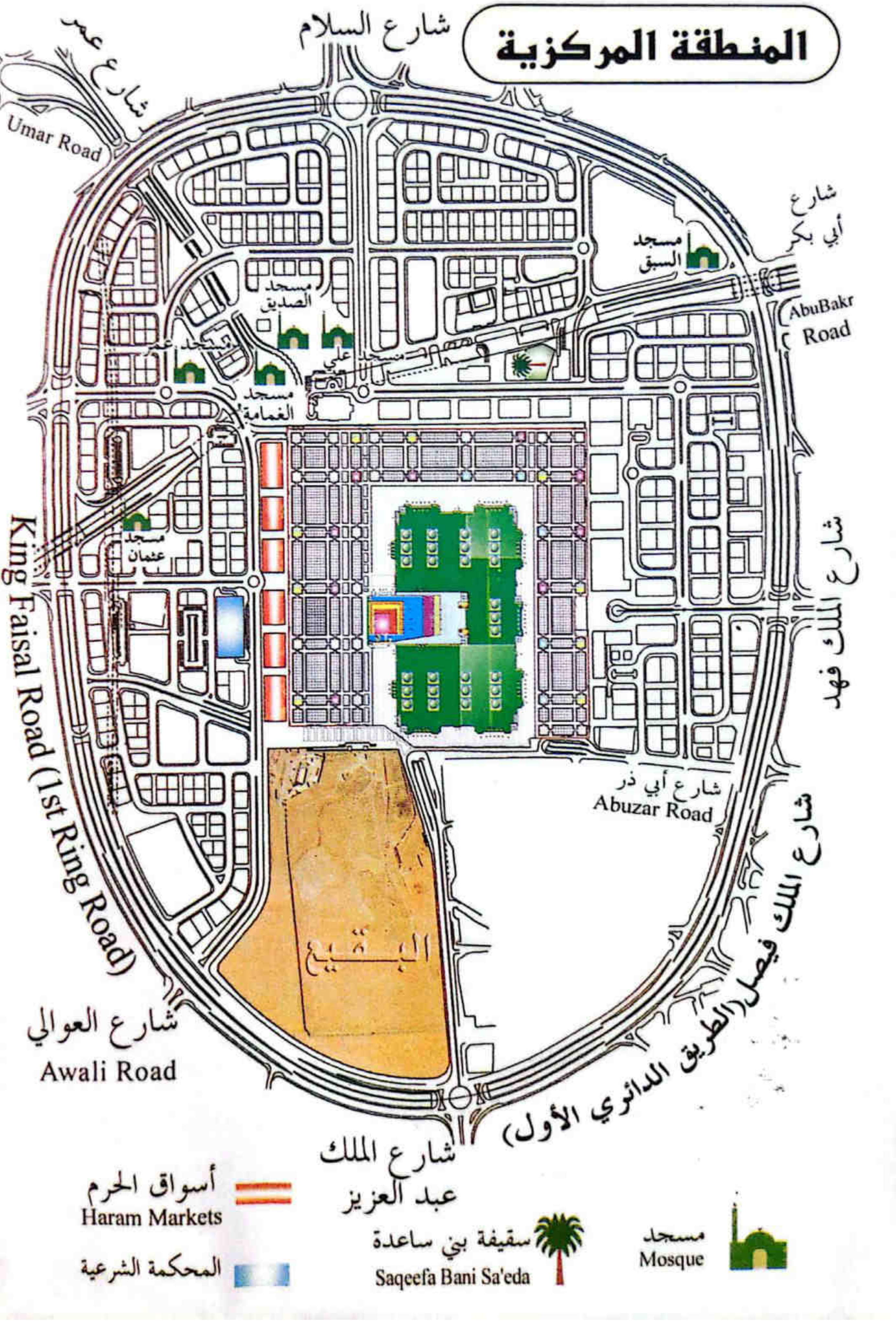
رنگ روڈ اور ۷۰ کلو میٹر لمبی تیسری رنگ روڈ، مسجد نبوی شریف سے ۱۳ کلو میٹر لمبی کنگ عبدالعزیز روڈ اور جبل احد تک کنگ فہد روڈ کے علاوہ بہت سی سڑکوں کی تعمیر نے وقت کی بچت کے ساتھ ساتھ نقل وحرکت کو آسان بنادیا ہے اور تعمیر و ترقی کی نئی راہیں کھلی ہیں۔

☆ یہاں اس خوبصورت حقیقت کا اظہار بھی مناسب ہے کہ مدینہ منورہ کی مرکزی اور ذیلی شاہراہوں کو خلفاء راشدین اور صحابہ کرام و علماء امتؓ کیطرف منسوب کیا گیا ہے مثلاً: شارع سلطانہ کا نیا نام شارع ابوبکر صدیقؓ، شارع مکہ قدیم کا نام شارع عمر فاروقؓ، شارع عیون کا نام شارع عثمان ذوالنورینؓ، شارع عوالی کا نام شارع علی مرتضیٰؓ ہے نیز شارع تبوک کا نام شارع خالد بن ولیدؓ اور احد جانے والی ایک سڑک کا نام شارع سید الشہداءؓ ہے وغیرہ۔

دوسرے شہروں سے ملانے کیلئے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ۴۲۳ کلو میٹر لمبی شارع ہجرہ اور ینبع کو ملانے کیلئے ۱۷۳ کلو میٹر اور قصیم کو ملانے کے لئے ۴۵۰ کلومیٹر لمبی سڑکیں بچھائی گئی ہیں جبکہ قدیم سڑکیں اِن سے لمبی اور تنگ تھیں۔

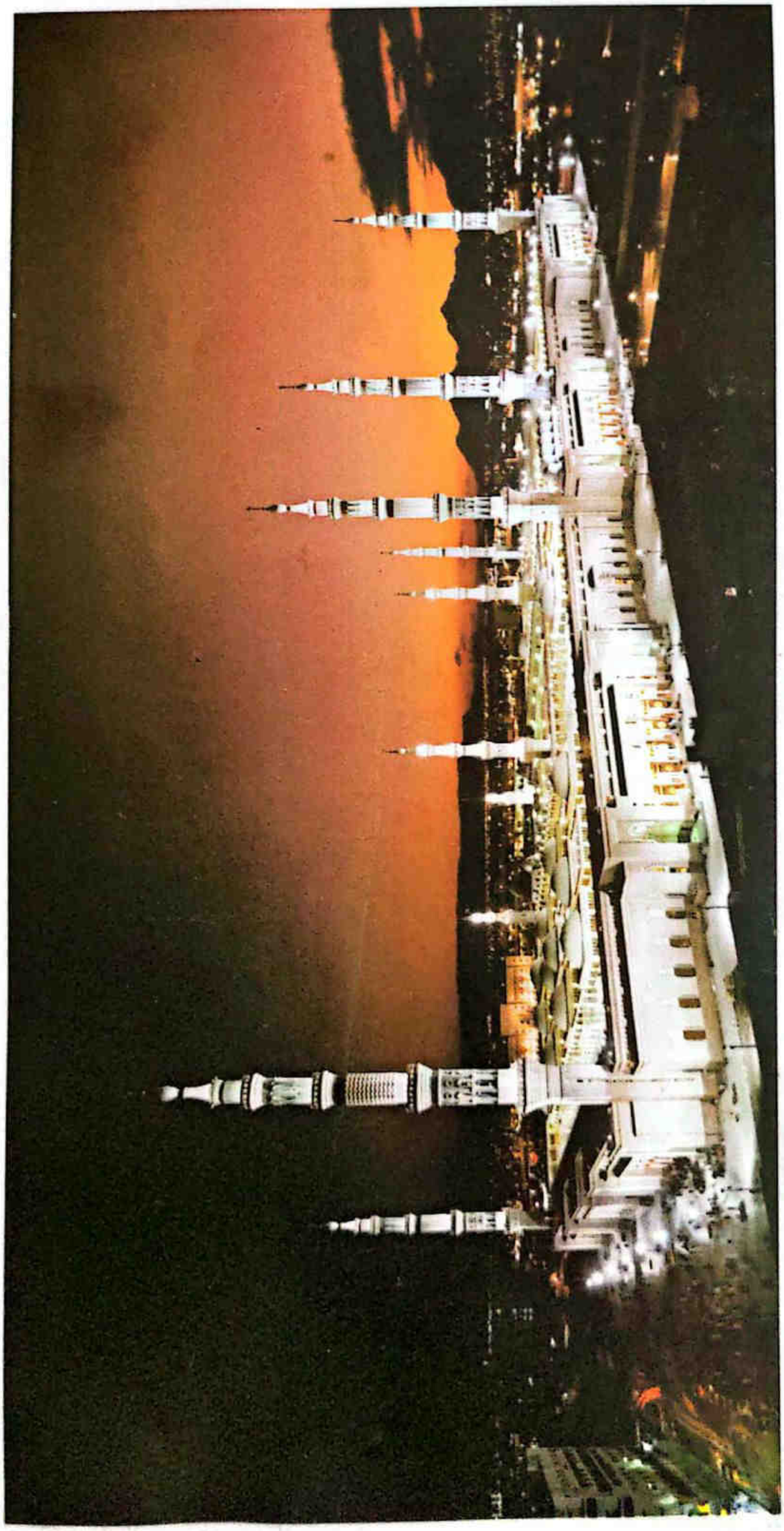
ترقی کے دیگر شعبوں میں تعلیم عام کرنے کے لئے اسکول کالج اور یونیورسٹیوں کا قیام، زراعت کی ترقی، تفریحی پارک، پانی بجلی اور اتصالات وغیرہ شامل ہیں۔ جبکہ تمام شعبہ ہائے زندگی میں مسلسل ترقی کیلئے شبانہ روز محنت جاری ہے جسے ہر وہ شخص عملاً دیکھتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے قیام مدینہ منورہ اور زیارت کا شرف بخشا ہے۔

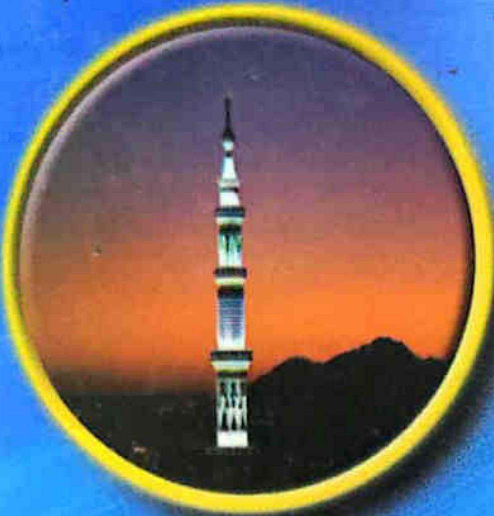
المنطقة المركزية

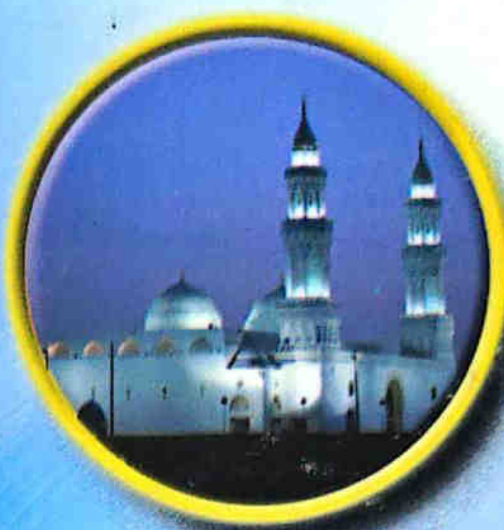


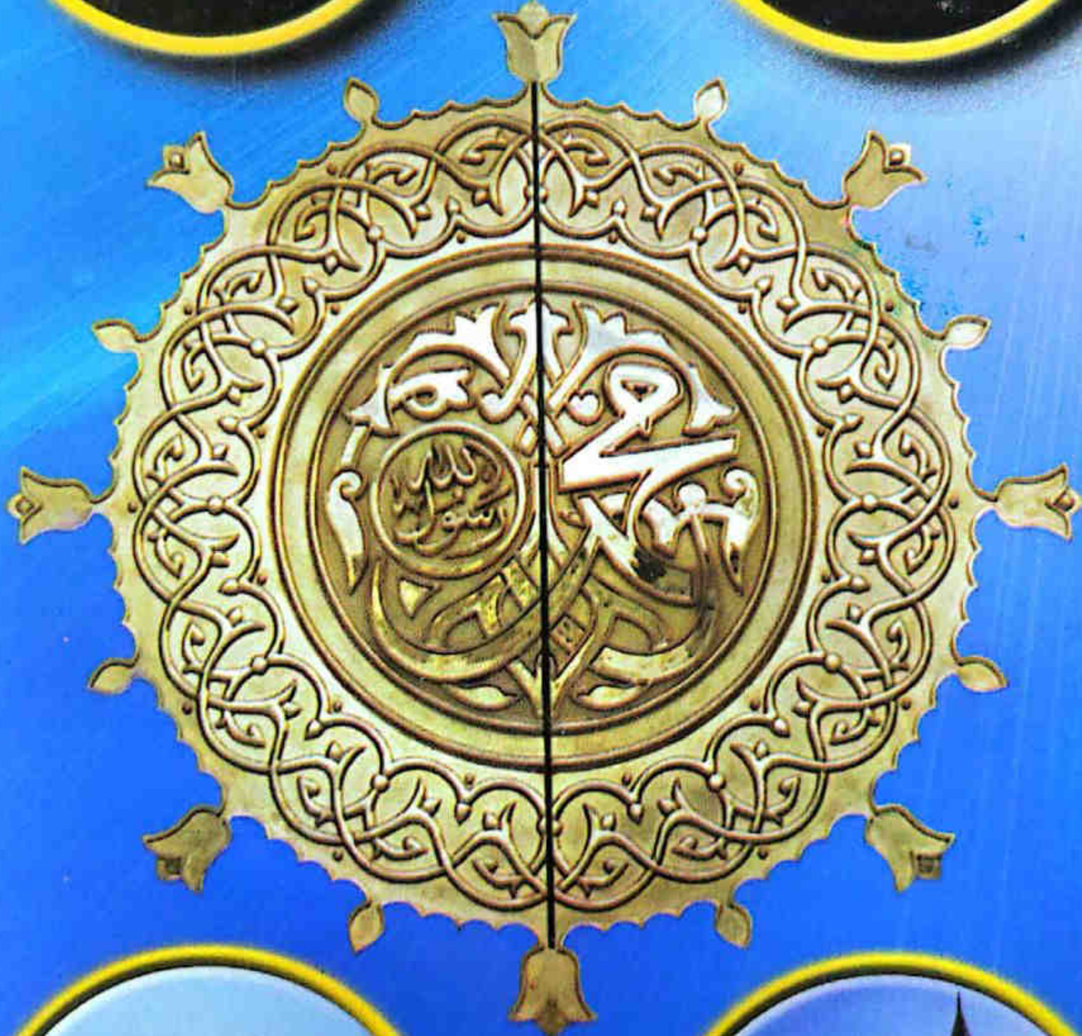
فہرست مضامین

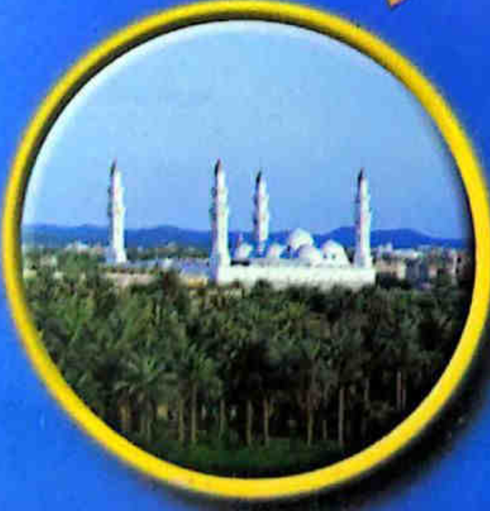
مدینہ منورہ کی تاریخی مساجد













Rs.170/-